WATTAN
The Urdu Daily

روزنامہ
وطن
بڈگام

جمعہ
18 اکتوبر 2024

FRIDAY
18-OCTOBER-2024

صفحہ 08
بھارتی ٹیم 46 رنز پر آل آوٹ

صفحہ 08
روی چندر ایشون گولڈ ڈک پر آوٹ

The Urdu Daily WATTAN Budgam ■ RNI No. JKURD/2011/37141 ■ Vol: 14 | No: 233 | Pages: 08 ■ روپے 02 قیمت ■ 08 صفحات ■ 233 شمارہ نمبر ■ 14 جلد

وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے کابینہ کی پہلی میٹنگ کی صدارت کی

حکمرانی کے اہم چیلنجوں کا لیا جائزہ

عوامی شکایات کے ازالے اور بیوروکریسی کے اندر شفافیت کو فروغ دینے پر توجہ مرکوز کی

سرینگر / / کے این ایس //

عمر عبداللہ، جنہوں نے مرکز کے زیر انتظام ریاست جموں وکشمیر کے پہلے وزیر اعلیٰ کے طور پر حلف لیا، نے آج اپنی حکومت کی افتتاحی کابینہ کی میٹنگ کی صدارت کی۔ انہوں نے نو تشکیل شدہ کابینہ نے گورننس کے اہم چیلنجوں کا جائزہ لیا۔ عوامی شکایات کے ازالے اور بیوروکریسی کے اندر شفافیت کو فروغ دینے پر توجہ مرکوز کی۔ کشمیر نیوز سروس (کے این ایس) کے مطابق نیشنل کانفرنس (این سی) کے رہنما عمر عبداللہ نے منگل کو لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا کی زیر نگرانی ایک تقریب میں اپنا حلف لیا۔ کابینہ کے اجلاس کے دوران اہم انتظامی امور پر تبادلہ خیال کیا گیا اور حکومت کی فوری ترجیحات کا خاکہ پیش کیا گیا۔ نو تشکیل شدہ کابینہ نے اہم گورننس چیلنجز کا جائزہ لیا، عمل کو ہموار کرنے، عوامی شکایات کو دور کرنے اور بیوروکریسی کے اندر شفافیت کو فروغ دینے پر توجہ دی۔ ٹیم نے جاری ترقیاتی منصوبوں کی پیش رفت کا بھی جائزہ لیا۔ نئی حکومت کی اولین ترجیحات میں پورے جموں وکشمیر میں بنیادی ڈھانچے، صحت کی دیکھ بھال، تعلیم اور روزگار کے مواقع کو فروغ دینا شامل ہے۔ کابینہ کا یہ اجلاس خطے میں برسوں کی سیاسی غیر یقینی صورتحال کے بعد عبداللہ کی قیادت کے کردار میں واپسی کی نشاندہی کرتا ہے۔ اجلاس سے قبل، انہوں نے گزشتہ روز سول سیکریٹریٹ میں سیکریٹریز اور اہم افسران کے ساتھ مشاورت کی تاکہ ایگزیکٹو اور بیوروکریسی کے درمیان ہموار ہم آہنگی کو یقینی بنایا جاسکے، جس سے ان کی انتظامیہ کے لیے فیصلہ کن لہجہ طے کیا جا سکے۔ بدھ کو SKICC میں پانچ وزراء کے ہمراہ حلف لینے کے ایک دن بعد جمعرات کو مرکز کے زیر انتظام ریاست جموں وکشمیر کے پہلے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے یہاں اپنی حکومت کی پہلی کابینہ کی میٹنگ کی صدارت ۔۔۔101

وزیر اعلیٰ نے آگ سے تباہ شدہ مروہ کشتواڑ کا دورہ کیا

متاثرین کیلئے امداد میں اضافے کا وعدہ کیا، پرائم منسٹر ریلیف فنڈ کے تحت مدد کی اپیل کی

سرینگر / / کے این ایس //

جموں وکشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے جمعرات کو کشتواڑ کے مرواہ گاؤں کا دورہ کیا تاکہ حالیہ تباہ کن آگ کے متاثرین سے ملاقات کی جا سکے۔ عمر نے گہری تشویش کا اظہار کیا اور انہیں یقین دلایا کہ ان کی حالت زار پر توجہ نہیں دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ "یہ ہماری ذمہ داری تھی کہ ہم یہاں کے لوگوں تک پہنچیں اور انہیں یہ احساس دلائیں کہ وہ اس مشکل وقت میں تنہا نہیں ہیں۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم ان کی مدد کریں اور انہیں ایک ۔۔۔102

پکھر پورہ بڈگام میں حادثہ
19 سی آر پی ایف اہلکار زخمی

سری نگر: ۱۷ اکتوبر //

وسطی کشمیر کے بڈگام ضلع میں جمعرات کو فورسز کی ایک گاڑی کے سڑک سے پھسل جانے کے نتیجے میں کم از کم 19 سی آر پی ایف اہلکار زخمی ہوئے، جن میں سے 2 کی حالت تشویشناک ہے۔ جے کے این ایس کے مطابق ذرائع نے بتایا کہ سی آر پی ایف اہلکاروں کو لے جانے والی گاڑی سڑک سے پھسل کر پولیس اسٹیشن پکھر پورہ کھانیگام کے قریب ایک کھائی میں گر گئی، جس کے ۔۔۔103

6 سال بعد مرکزی زیر انتظام علاقے جموں وکشمیر کا بجٹ 26-2025 اسمبلی میں پیش کیا جائیگا

وزیر خزانہ کی تقرری کے بعد بجٹ کی تیاریاں شروع ہوں گی، نئی حکومت سے بہت زیادہ توقعات

سری نگر: ۱۷ اکتوبر //

پارلیمنٹ میں مسلسل 5 سالانہ بجٹ پیش کرنے کے بعد، جموں وکشمیر کا بجٹ برائے مالی سال 26-2025 قانون ساز اسمبلی میں پیش کیا جائے گا جب بھی وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کی سربراہی والی حکومت بجٹ اجلاس بلائے گی۔ جے کے این ایس کے مطابق اگرچہ وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کیساتھ 5 وزراء نے بدھ کو یہاں ایک تقریب میں عہدے اور رازداری کا حلف لیا ہے، لیکن وزراء کو وزارتوں یا محکموں کی تقسیم ہونا ابھی باقی ہے جبکہ کابینہ میں کم از کم مزید 3 وزراء کو شامل کرنا ہے اور جسے بھی خزانے کی وزارت ملے گی، اُسے جموں وکشمیر یونین ٹیریٹری کا پہلا بجٹ پیش کرنے کا اعزاز حاصل ہوگا۔ سابق وزیر اعلیٰ محبوبہ مفتی کی سربراہی والی پی ڈی پی، بی جے پی ۔۔۔104

پونچھ اور راجوری جنگلات کا وسیع پیمانے پر آپریشن

ممکنہ چھپے بیٹھے جنگجوؤں کو ڈھونڈ نکالنے کیلئے ہیلی کاپٹر اور کتوں کی خدمات حاصل

سرینگر / 17 اکتوبر //

سیکورٹی فورسز نے جموں اور کشمیر کے پونچھ اور راجوری کے جڑواں سرحدی اضلاع میں مختلف مقامات پر ملیٹنٹوں کا پتہ لگانے کے لیے بڑے پیمانے پر تلاشی مہم شروع کی ہے۔ وائس آف انڈیا کے مطابق حکام نے بتایا کہ کچھ مشکوک مسلح افراد کی موجودگی کی اطلاع کے بعد بدھ کی رات دیر گئے پونچھ ضلع کے گورسائی ٹاپ علاقے میں موہری شاہ ستار میں پولیس اور فوج نے مشترکہ تلاشی آپریشن شروع کیا۔ انہوں نے بتایا کہ سیکورٹی فورسز نے جنگل کی طرف بڑھتے ہوئے دہشت گردوں کو چیلنج کیا، جس کے نتیجے میں ایک ۔۔۔105

سنجیو کھنہ ہونگے ملک کے نئے چیف جسٹس

جسٹس چندر چوڑ نے مرکزی حکومت سے کی سفارش

سرینگر / 17 اکتوبر //

ملک کا 51 واں سی جے آئی بننے کے بعد سنجیو کھنہ اس عہدہ پر 23 مئی 2025 تک برقرار رہیں گے۔ انہیں 18 جنوری 2019 کو سپریم کورٹ کا جج بنایا گیا تھا۔ وائس آف انڈیا کے مطابق سپریم کورٹ کے دوسرے سب سے سینئر جج جسٹس سنجیو کھنہ اگلے چیف جسٹس آف انڈیا (سی جے آئی) ہوں گے۔ اس سلسلے میں موجودہ سی جے آئی ڈی وائی چندر چوڑ نے مرکز سے سفارش کی ہے۔ مرکزی حکومت یہ سفارش منظور کر لیتی ہے تو 10 نومبر کو جسٹس کھنہ چیف جسٹس آف انڈیا کا عہدہ سنبھال لیں گے۔ وہ ملک کے 51 ویں سی جے آئی ہوں گے۔ ڈی وائی چندر چوڑ 10 نومبر کو سبکدوش ہونے والے ہیں۔ چیف جسٹس آف انڈیا بننے کے بعد سنجیو کھنہ اس عہدہ پر 13 مئی 2025 تک برقرار رہیں گے یعنی وہ اس باوقار عہدہ کی ذمہ داری 6 مہینوں ۔۔۔106

جموں وکشمیر یوٹی کو ریاستی درجے کی بحالی کا معاملہ

سپریم کورٹ عرضی پر غور کرے گی، متفرق درخواست سے نمٹ لوں گا: چیف جسٹس

سری نگر: ۱۷ اکتوبر //

سپریم کورٹ نے جمعرات کو کہا کہ وہ جموں وکشمیر کو ریاست کا درجہ بحال کرنے کیلئے ایک عرضی کی فہرست پر غور کرے گی۔ جے کے این ایس مانٹرنگ ڈیسک کے مطابق درخواست گزاروں کی طرف سے پیش ہونے والے سینئر وکیل گوپال سنکرارائنن نے چیف جسٹس آف انڈیا ڈی وائی چندر چوڑ، جسٹس جے بی پاردی والا اور جسٹس منوج مشرا پر مشتمل بنچ پر زور دیا کہ اس درخواست کی فوری سماعت کی ضرورت ہے۔ سینئر وکیل گوپال سنکرارائنن نے تین رکنی بینچ سے استدعا کی کہ جموں وکشمیر کو ریاست کا درجہ دینے کے لیے ایک اہم Miscellaneous-Application (متفرق درخواست) ہے۔ چیف جسٹس آف انڈیا ڈی وائی چندر چوڑ نے اس کے جواب میں کہا کہ میں اس سے نمٹ لوں گا۔ جموں وکشمیر کو ریاست کا درجہ بحال کرنے کی ۔۔۔107

جموں وکشمیر حکومت کا اہم فیصلہ

ڈیمانڈ 51 (پولیس) کے فنڈس جاری کرنے کو منظوری

سری نگر: ۱۷ اکتوبر //

جموں وکشمیر حکومت نے مالی سال 25-2024 کیلئے وزارت داخلہ کی جانب سے پولیس کے تحت آنے والے ڈیمانڈ 51 (پولیس) کے فنڈس جاری کرنے کو منظوری دے دی ہے۔ جاری کردہ فنڈس کل بجٹ کا 50 فیصد ہونگے۔ جے کے این ایس کے مطابق یہ فنڈس، پولیس، جیل خانہ جات، فائر اینڈ ایمرجنسی سروسز، اور فرانزک سائنس لیبارٹری جیسے اہم محکموں کیلئے مختص کیے جائیں گے۔ جاری کردہ فنڈس کل بجٹ کا 50 فیصد ہونگے، اور یہ فنڈز ضروری آپریشنل اخراجات جیسے کہ تربیت، دفتری اخراجات، اور آلات کا احاطہ کریں گے۔ تمام ۔۔۔108

جموں کشمیر میں سیاست نے دکھائے کئی رنگ

سرینگر / ۱۷ اکتوبر //

وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے لوک سبھا انتخابات میں ہار کا سامنا کرنے کے محض 131 دنوں بعد بطور وزیر اعلیٰ اقتدار حاصل کیا۔ گزشتہ دہائی نے ریاست کی سیاست میں بڑی تبدیلیاں لائی ہیں۔ ان تبدیلیوں نے عمر عبداللہ کو تمام رنگ دکھائے۔ عمر عبداللہ کو ایک دہائی قبل اقتدار سے ہٹا دیا گیا تھا۔ پی ڈی پی ۔۔۔109

ریاست کے بغیر حکومت کی تشکیل ادھوری محسوس

ریاستی حیثیت کی مکمل بحالی تک جدوجہد جاری رہے گی: راہل گاندھی

سری نگر: ۱۷ اکتوبر //

لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف اور کانگریس کے سینئر لیڈر راہل گاندھی نے کہا ہے کہ ریاست کے بغیر حکومت کی تشکیل آج ادھوری محسوس ہوتی ہے۔ لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر کا یہ ردعمل سری نگر میں عمر عبداللہ کی حلف برداری کی تقریب میں شرکت کے چند گھنٹے بعد آیا ہے۔ جے کے این ایس کے مطابق مائیکرو بلاگنگ سائٹ ایکس پر ایک بیان میں راہل گاندھی نے کہا کہ وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ اور جموں وکشمیر کے لوگوں کو مبارکباد۔ تاہم، ریاست کے بغیر حکومت کی تشکیل آج ادھوری محسوس ہوئی ہے۔ کانگریس ۔۔۔110

عدالت میں رکھی جانیوالی قانون کی دیوی تبدیل

آنکھوں سے پٹی ہٹائی گئی اور ہاتھ میں آئین نظر آرہا ہے

سرینگر / 17 اکتوبر //

برطانوی دور سے 'انصاف کی دیوی' کا جو مجسمہ عدالتوں میں دکھائی دیتا رہا ہے، اس میں اب بڑی تبدیلی کی گئی ہے۔ چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ کی ہدایت پر اب مورتی کی آنکھوں پر پڑی پٹی کو ہٹا دیا گیا ہے۔ وائس آف انڈیا کے مطابق سپریم کورٹ کے چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ کی ہدایت پر اب عدالتوں میں نظر آنے والی 'انصاف کی دیوی' میں کچھ اہم تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ یہ تبدیلی واضح طور پر ایک بڑا پیغام دے رہا ہے، حالانکہ اس تبدیلی پر سوشل میڈیا میں کچھ اعتراضات بھی سامنے آئے ہیں۔ دراصل انصاف کی دیوی کی جو مورتی عدالتی کمروں میں اب تک نظر آتی تھی، وہ اب دیکھنے کو نہیں ۔۔۔111

17 سے 22 اکتوبر تک موسم عام طور پر خشک: موسمیات مرکز سرینگر

کشمیر وادی میں 23، 24 اور 25 اکتوبر میدانی علاقوں میں بارش اور بالائی علاقوں میں ہلکی برفباری کا امکان

سری نگر: ۱۷ اکتوبر //

موسمیاتی مرکز سری نگر نے بدھ کو جاری موسمیاتی ایڈوائزری میں تبدیلی کرتے ہوئے جمعرات کو کہا کہ 17 سے 22 اکتوبر تک موسم عام طور پر خشک رہنے کا امکان ہے، تاہم اس دوران کچھ مخصوص میدانی اور بالائی علاقوں میں مختصر مرحلے کی ہلکی بارش اور برف باری متوقع ہے۔ جے کے این ایس کے مطابق حالیہ کچھ ہفتوں سے صبح و شام سردی اور دوران شب درجہ حرارت میں کمی نیز جمعرات کو صبح سے ہی کشمیر وادی میں زیادہ تر وقت بادل چھائے رہنے کے بیچ موسمیاتی مرکز سری نگر نے کہا کہ 17 سے 22 اکتوبر تک موسم عام طور پر خشک رہنے کا امکان ہے۔ موسمیاتی مرکز نے مزید کہا کہ 23 اکتوبر کو عام طور پر موسم ابر آلود اور ہلکی بارش کے امکان کے ساتھ شام اور رات کے وقت کافی وسیع مقامات پر بکھرے ہوئے مقامات پر ہلکی برف باری کا امکان ہے۔ موسمیاتی مرکز سری نگر نے اپنی ایڈوائزری میں کہا کہ 24 اور 25 اکتوبر کو بہت سے مقامات پر ہلکی سے درمیانی بارش اور بالخصوص بالائی علاقوں میں ہلکی ۔۔۔112

کشمیر کے نوجوان مواقع کیلئے بے تاب ہیں: سی ای او اڈیشہ

ہم جموں وکشمیر جیسے علاقوں میں مواقع لانے کیلئے تیار، جہاں کھیلوں کیلئے جنون بے پناہ ہے

سرینگر / / کے این ایس //

کونارک سوریا اڈیشہ کی چیف آپریٹنگ آفیسر (COO) اینکشی پریام سریواستوا نے جمعرات کو سرینگر میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کشمیری نوجوانوں میں کھیلوں کے شعبے میں بے پناہ صلاحیت کی تعریف کی۔ "کشمیر کے نوجوان بھی مواقع کے لیے اتنے ہی بے تاب ہیں جتنا کہ بھارت کے کسی اور شہر میں ہیں،" انہوں نے کہا، اور اس خطے میں چھپے ہوئے ٹیلنٹ اور مقامی کھلاڑیوں کو پروان چڑھانے کے ٹیم کے عزم کو اجاگر کیا۔ کشمیر نیوز سروس (کے این ایس) کے مطابق کونارک سوریا اڈیشہ کی ٹیم نے آج سرینگر میں لیجنڈز لیگ کرکٹ ٹورنامنٹ کے فائنل میں پہنچنے کے بعد اینکشی پریام اور ٹیم کے ڈائریکٹر شری گپتا نے گروپ کے ۔۔۔113

کیا نیند کی خرابی ہمیں جلدی بوڑھا کر دیتی ہے؟

جن ادھیڑ عمر لوگوں میں نیند کی خرابی زیادہ تھی وہ اپنے آپ کو اتنی ہی تیزی سے بوڑھا ہوتا ہوا محسوس کر رہے تھے

لندن: برطانیہ میں ایک حالیہ تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ جو لوگ اکثر خراب نیند کی شکایت کرتے ہیں، وہ خود کو وقت سے پہلے ہی بوڑھا محسوس کرنے لگتے ہیں۔ واضح رہے کہ ماہرین کے نزدیک "معیاری" یا "اچھی" نیند سے مراد یہ ہے کہ آپ جب رات کے وقت سونے کے لیے لیٹیں تو آپ کو زیادہ سے زیادہ 30 منٹ میں نیند آجائے، آپ پوری رات (اپنی عمر کے مطابق) صحیح وقت تک سوتے رہیں، آپ کی نیند نہ ٹوٹے اور اگر رات میں آنکھ کھلے تو صرف ایک مرتبہ، اس سے زیادہ نہیں۔ علاوہ ازیں، جب آپ صبح سو کر اٹھیں اور خود کو تازہ دم محسوس کریں تو اس کا مطلب بھی یہی لیا جائے گا کہ آپ نے رات میں معیاری اور پوری نیند لے لی ہے۔ اب تک کی تحقیقات سے نیند کی خرابی کا تعلق دل، شریانوں اور دماغ کی مختلف بیماریوں سے واضح طور پر سامنے آچکا ہے۔ تازہ مطالعے نے اس فہرست میں ایک اور تشویش کا اضافہ کردیا ہے۔ برطانیہ میں عمر رسیدگی کے حوالے سے جاری ایک طویل مطالعے "پروٹیکٹ اسٹڈی" میں شریک ہونے والے کئی رضا کاروں نے نیند کی خرابی کے ساتھ ساتھ اپنے ذہن میں منفی سوچ بڑھ جانے کی شکایت بھی کی تھی۔ اس پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے "پروٹیکٹ اسٹڈی" میں شریک، پچاس سال یا زیادہ عمر کے 4824 سے بطورِ خاص ان کی نیند اور جذباتی کیفیات کے بارے میں تقریباً تین سال تک وقفے وقفے سے معلومات جمع کی گئیں۔ اس مقصد کے لیے تفصیلی سوالناموں کے ذریعے ان افراد سے نیند کے معیار، دورانیے، یادداشت میں آنے والی منفی تبدیلیوں، تازگی، موٹیویشن اور سرگرمیوں وغیرہ سے متعلق سال میں دو مرتبہ معلومات حاصل کی گئیں۔ معلومات کا تجزیہ کرنے پر پتا چلا کہ جن لوگوں میں نیند کی خرابی زیادہ تھی، وہ منفی خیالات، چڑچڑے پن، مایوسی، یادداشت کی خرابی اور اسی طرح کے دوسرے ذہنی و نفسیاتی مسائل میں زیادہ مبتلا تھے۔ ایسے افراد کی اکثریت کا کہنا تھا کہ وہ خود کو تیزی سے۔ ایسے افراد کی اکثریت کا کہنا تھا کہ وہ خود کو تیزی سے بوڑھا ہوتا ہوا محسوس کر رہے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ عمر بڑھنے کے ساتھ بڑھاپا آنا قدرتی بات ہے لیکن اس طرح سے بوڑھا ہونا ان میں شدید ناگوار قسم کے خیالات بھی پیدا کر رہا ہے۔ ریسرچ جرنل "بیہیویرل اینڈ سلیپ میڈیسن" کے تازہ شمارے میں اس حوالے سے شائع شدہ تحقیق میں ماہرین کا کہنا ہے کہ ناگواری کا یہ احساس ان لوگوں کے ذہنی و نفسیاتی مسائل کو مزید بڑھانے کا باعث بن جاتا ہے۔ اسی لیے ان کا مشورہ ہے کہ دوسرے اقدامات کے ساتھ ساتھ، اگر معیاری نیند پر بھی توجہ دی جائے تو عمر رسیدگی سے وابستہ کئی مسائل کو واقع ہونے سے پہلے ہی روک کر بڑھاپا خوشگوار بنایا جاسکتا ہے۔

کورونا وائرس سے بچانے والی چیونگم بھی ایجاد

یہ پہلا موقع ہے کہ چیونگم کو کسی بیماری کا علاج کرنے کیلیے تیار کیا گیا ہے

امریکی سائنسدانوں نے ایک ایسی چیونگم تیار کرلی ہے جسے چبا کر کورونا وائرس کا پھیلاؤ بڑی حد تک روکا جاسکے گا۔ تفصیلات کے مطابق، کورونا وائرس (سارس کوو 2) سے متاثرہ افراد کے تھوک (لعابِ دہن) میں اس وائرس کی بہت زیادہ مقدار ہوتی ہے جو اسی تھوک کے ساتھ جسم کے اندر پہنچ کر اس بیماری (کووڈ 19) کو شدید تر کرنے کا باعث بن سکتی ہے۔ لہٰذا، ماہرین کا خیال تھا کہ تھوک میں کورونا وائرس کی مقدار کم کرکے اس بیماری کی شدت میں بھی کمی لائی جاسکتی ہے۔ اسی سوچ کے پیشِ نظر انہوں نے ایک ایسی چیونگم تیار کی جس میں "ایس 2" (ACE2) کہلانے والے پروٹین کی وافر مقدار شامل تھی۔ یہ پروٹین کورونا وائرس کو خلیے کی سطح سے چپکنے اور خلیے میں داخل ہونے سے روکتا ہے؛ اور اس طرح یہ کووڈ 19 کا اثر بھی زیادہ سنگین ہونے نہیں دیتا۔ ابتدائی تجربات میں اس چیونگم کا سفوف، کلچر ڈش میں رکھے ہوئے انسانی لعابِ دہن پر کامیابی سے آزمایا جاچکا ہے۔ ان تجربات سے معلوم ہوا ہے کہ صرف 5 ملی گرام چیونگم نے انسانی تھوک میں کورونا وائرس کی مقدار خاصی کم کردی۔ البتہ، جب یہ مقدار بڑھا کر 50 ملی گرام کی گئی تو اس نے تھوک کے نمونوں میں سے کورونا وائرس کی 95 فیصد مقدار ختم کردی۔ اگرچہ یہ ایک امید افزا کامیابی ہے لیکن ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ اس تحقیق کو بہت زیادہ بڑھا چڑھا کر پیش نہ کیا جائے کیونکہ ابھی

پھلوں کا رس نومولود بچوں میں موٹاپے کی وجہ بن جاتا ہے، تحقیق

میری لینڈ: امریکی سائنسدانوں نے چار ہزار سے زائد نوزائیدہ بچوں پر سات سالہ تحقیق کے بعد دریافت کیا ہے کہ اپنی زندگی کے پہلے 12 مہینوں میں باقاعدگی سے پھلوں کا رس پینے والے بچے، بعد کی عمر میں موٹاپے کا شکار ہوجاتے ہیں۔ اس تحقیق میں امریکا کے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ اور دوسرے طبّی اداروں کے ماہرین نے بچوں کی ماؤں سے سوال جواب کیے اور سروے فارم بھروائے جن کا تعلق ان کے بچوں کی روزمرہ غذاؤں سے تھا۔ اگرچہ بچوں کی غذا اور صحت کے حوالے سے 'امریکن اکیڈمی آف پیڈیاٹرکس' کی واضح ہدایات ہیں کہ جب تک کسی بچے کی عمر ایک سال نہ ہوجائے، تب تک اسے پھلوں کا رس (فروٹ جوس) نہ پلایا جائے کیونکہ اس میں صرف مٹھاس ہوتی ہے جبکہ دوسرے اہم غذائی اجزاء موجود نہیں ہوتے۔ ان ہدایات کے باوجود، اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ تقریباً 25 فیصد خواتین نے اپنے بچوں کو پیدائش کے پہلے 6 ماہ میں ہی پھلوں کا رس پلانا شروع کردیا تھا، 49 فیصد نے یہ استعمال 7 سے 12 ماہ کی عمر میں شروع کیا جبکہ صرف 26 فیصد خواتین نے بچوں کی عمر ایک سال (12 ماہ) ہوجانے کے بعد انہیں پھلوں کا رس پلانا شروع کیا تھا۔ سات سالہ تحقیق کے بعد معلوم ہوا کہ جن بچوں نے ایک سال کی عمر کو پہنچنے سے پہلے ہی پھلوں کے رس کا استعمال شروع کردیا تھا، وہ اپنی عمر کے آئندہ برسوں

ہڈیوں کا درد کیوں ہوتا ہے؟ علاج کیسے ممکن ہے؟

ہڈیاں جسم کی ساخت بناتی ہیں اور ہڈیوں میں موجود گودہ خون کے اجزاء تیار کرتا ہے۔ جب بھی ہڈیاں دکھتی ہیں تو کوئی نہ کوئی ایسا امر ضرور ہوتا ہے جو انہیں اذیت پہنچاتا ہے۔ گاہے یورک ایسڈ ہوتا ہے، کبھی اجزائے کیلشیم یا حیاتین ڈی ہوتے ہیں۔ کبھی ہڈیوں کی ساخت نہایت نرم ہوجاتی ہے تو کبھی کافی سخت (برٹل) ہوجاتی ہیں۔ مگر اکثر یہ درد اعصابی کمزوری سے ہوتا ہے جسے جوان اشخاص مشکل سے تسلیم کرتے ہیں۔ ہڈیوں میں چوٹ آنے سے کچھ عرصے بعد یہ درد جنم لے لیتا ہے کیونکہ اکثریت 'فزیو تھراپی' کا سہارا لیتے ہیں، ان میں 'ہیٹ تھراپی' اگر کرائی جائے اور مریض کو سردی سے بچنے کا مشورہ نہ دیا جائے تو عارضی طور پر درد میں آرام ضرور آتا ہے، مگر کچھ عرصے بعد دوبارہ سوجن کی وجہ سے یہ درد عود کر آتا ہے۔ اب اس حال میں ہڈیاں کچھ سخت ہوجاتی ہیں اور دواء کی کیفیت اگر صرف دافع ورم ہو تو کام نہیں کرتی اس لیے ایسی دواء کا استعمال کیا جاتا ہے جو درد کا سبب بننے والے خامرات (اینزائم) کے فعل کو روک دیں۔ بعض نام نہاد ماہرین ایسی ادویہ کا انتخاب کرتے ہیں جو درد کی حس محسوس کرنے والے آخذ خلیات (ری سیپٹر) کو درد اخذ کرنے سے روک دیتے ہیں۔ مشاہدہ شاہد ہے کہ طاقت سے زیادہ ورزش کرنے سے ہڈیاں دکھتی اور کبھی درد کرتی ہیں، اصل وجہ ان عضلات کی دُکھن ہے جو عظام (ہڈیوں) سے جڑے ہوتے ہیں، اصل درد عضلات کا ہوتا ہے مگر مریض یہی سمجھتا ہے کہ ہڈی کا درد ہے۔ اسی طرح مفاصل (جوڑوں) کا درد ہے، گاہے اس کی وجہ دو ہڈیوں کے درمیان مائع (سیال رطوبت) کی خشکی ہوتی ہے جس سے دونوں ہڈیوں کے سرے چلتے پھرتے رگڑ کا شکار ہوتے ہیں، اس کا مستقل حل زیتون کے تیل، بادام کے تیل وغیرہ سے کرنا تھا مگر اکثر اس کا حل مسکن درد اینل جیسک ادویہ سے کیا جا رہا ہے، جس کے نتیجے میں جب تک دواء کھاتے رہیں آرام محسوس ہوتا ہے، جب دواء چھوڑی جائے تو درد عود کر آتا ہے۔ کچھ اشخاص کو جینیاتی طور پر یہ مسئلہ عارض ہوتا ہے جسے ریومیٹائیڈ آرتھرائٹس کہا جاتا ہے مگر اس عارضے میں ہڈیاں / جوڑ سوجھ بھی جاتے ہیں، ہڈیوں کی ساخت کسی حد تک بگڑ جاتی ہے۔ اور جلد پر جوڑوں کے مقام پر سرخی نمودار ہوجاتی ہے۔ طبِ قدیم کے مطابق اس کا حل مصفّیٔ خون ادویہ اور ساتھ مسکن ادویہ سے ہوتا ہے مگر آج کل اکثر ماہرین اسٹرائیڈ کا استعمال کراتے ہیں۔ اسٹیرائیڈ قوی دافع ورم ہے مگر باقی نقصانات مثلاً عادی بناتا کہ اسٹیرائیڈ کے علاوہ باقی ادویہ مفید نہیں رہتیں علاوہ ازیں ایک اسٹیرائیڈ سے ہونا رک جائے تو اس سے قوی اسٹیرائیڈ کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔ ہڈی کے درد کے اسباب 1۔ ورزش نہ کرنا، 2۔ زیادہ گوشت کا استعمال، 3۔ چوٹ آنا چاہے کسی شے سے ٹکرانے سے ہو یا سخت چیز پر گرنے سے، 4۔ حیاتین ڈی، فاسفورس، کیلشیم کی مقدار کا عدم توازن، 5۔ گرم اشیاء کھانے کے بعد ساتھ ہی ٹھنڈی اشیاء کا استعمال، 6۔ اومیگا فیٹی ایسڈ کی کمی، 7۔ سیال خوراک (پانی، جوس، دودھ، لکھن) کا کم استعمال (مگر یاد رہے کہ چہل قدمی ضرور کرنی چاہیے تاکہ جہاں بدن میں جس چیز (حیاتین) کی کمی ہے وہیں پہنچ سکے ورنہ صرف ہاضمہ ہوتا ہے، توانائی حاصل ہوتی

ڈائٹنگ کے لیے ہفتے میں دو دن فاقہ کرنا زیادہ بہتر ہے، تحقیق

لندن: کوین میری یونیورسٹی، برطانیہ کے سائنسدانوں نے دریافت کیا ہے کہ کامیاب ڈائٹنگ کے لیے روزانہ کم کھانے سے بہتر ہے کہ ہفتے میں صرف دو دن فاقہ کیا جائے جبکہ باقی پانچ دن معمول کے مطابق، صحت بخش غذائیں استعمال کی جائیں۔ ڈائٹنگ کے اس طریقے کو "2:5 ڈائٹ" (فائیو ٹو ڈائٹ) بھی کہا جاتا ہے جو کچھ سال پہلے ہی سامنے آیا ہے اور بہت مقبول ہو رہا ہے۔ اس طریقے کے تحت ہفتے کے پانچ دنوں میں معمول کی غذاؤں سے مطلوبہ کیلوریز لی جاتی ہیں (مردوں کے لیے 2000 سے 3000 کیلوریز روزانہ جبکہ خواتین کے لیے 1600 سے 2400 کیلوریز روزانہ کو مناسب سمجھا جاتا ہے)۔ باقی کے دو دنوں میں غذا بہت کم کرتے ہوئے صرف 500 کیلوریز روزانہ تک محدود کردی جاتی ہے۔ اسے میڈیکل سائنس کی زبان میں "فاقہ" (فاسٹنگ) کہا جاتا ہے۔ کیا فائیو ٹو ڈائٹ واقعی میں اتنی بہتر ہے کہ جتنے اس کے بارے میں دعوے کیے جاتے ہیں؟ اس سوال کا جواب جاننے کے لیے کوین میری یونیورسٹی کی ڈاکٹر کیٹی میئرز اسمتھ اور ان کے ساتھیوں نے 300 ایسے رضاکار بھرتی کیے جو موٹاپے میں مبتلا تھے۔ انہیں تین گروپس میں تقسیم کیا گیا جبکہ ہر گروپ میں 100 رضاکار شامل تھے۔ تینوں گروپس میں شامل افراد سے چھ ہفتوں تک تین الگ الگ ڈائٹنگ پلانز پر عمل کروایا گیا۔ اختتام پر معلوم ہوا کہ اگرچہ "فائیو ٹو ڈائٹنگ" اور "روزانہ کم کھانے والی ڈائٹنگ" کے نتائج میں کوئی خاص فرق نہیں تھا لیکن رضاکاروں کی بڑی تعداد نے "فائیو ٹو ڈائٹنگ" پلان کو زیادہ آسان محسوس کیا اور مطالعے کے اختتام تک اس معمول کو جاری رکھا۔ یہی نہیں بلکہ انہوں نے اپنے ملنے جلنے والوں کو بھی موٹاپے کے علاج میں "فائیو ٹو ڈائٹنگ" تجویز کرنا شروع کردی۔ آن لائن ریسرچ جرنل "پی ایل او ایس ون" کے تازہ شمارے میں اس تحقیق کی مکمل تفصیلات شائع ہوئی ہیں جن میں ماہرین نے واضح کیا ہے کہ "فائیو ٹو ڈائٹنگ" اگرچہ زیادہ تر لوگوں کے لیے مفید ہے لیکن 18 سال سے کم عمر افراد اور حاملہ خواتین کو فائدے کے بجائے نقصان پہنچا سکتی ہے۔

پہلے مسکرائیں، پھر بچوں کو سبزیاں کھلائیں تو وہ بھی کھائیں گے

لندن: ماہرین نے سبزیوں اور پھلوں سے منہ چرانے والے بچوں کے لیے ایک زبردست نفسیاتی نسخہ پیش کیا ہے۔ اگر والدین تھوڑی سبزی خود چکھ لیں اور مسکرائیں تو بچہ بھی اسے قبول کرلیتا ہے۔ بالخصوص مائیں بچے کو ڈرا کر، لالچ اور ترغیب دے کر بچوں کو سبزیاں کھلاتی ہیں۔ یا بسا اوقات کسی شے میں چھپا کر دیتی ہیں لیکن یہ بے سود ثابت ہوتا ہے۔ اب سائنسدانوں نے ایک نیا طریقہ بتایا ہے۔ اس نئے ٹوٹکے کو استعمال کرنا بہت آسان ہے اور والدین کو صرف یہ کرنا ہے کہ بچے کو سبزی کھلاتے ہوئے حقیقی انداز میں مسکرائیں اور اس دوران تھوڑی سی سبزی خود بھی کھائیں۔ برطانیہ کی ایسٹن یونیورسٹی سے وابستہ سائنسدانوں نے 4 سے 6 برس تک کے 111 بچوں کو بھرتی کیا اور سب کو دو ویڈیوز دکھائیں۔ ایک ویڈیو میں بالغ فرد کو شاخ گوبھی (بروکولی) مسکرا کر کھاتے ہوئے دیکھا جاسکتا ہے۔ دوسری ویڈیو میں بالغ فرد تاثرات سے عاری سپاٹ چہرے کے ساتھ بروکولی کھائی۔ اب جن بچوں نے پہلی مسکرانے والی ویڈیو دیکھی تھی وہ لاشعوری طور پر سمجھے کہ شاخ گوبھی بہترین ہوتی ہے۔ ان بچوں نے نہ صرف سبزی کھائی بلکہ دیگر بچوں کے مقابلے میں دوگنی زیادہ سبزی کھائی۔ اس طرح پانچ گرام کی بجائے انہوں نے 11 گرام بروکولی کھائی۔ جامعہ سے وابستہ ماہرِ نفسیات کیٹی ایڈورڈز کہتی ہیں کہ بچے جب مشاہدہ کرتے ہیں کہ بڑے سبزیاں مزے سے کھاتے ہیں تو وہ بھی اس جانب راغب ہوتے ہیں۔ اس تجربے میں شاخ گوبھی استعمال کی گئی ہے جو اپنے ذائقے کی وجہ سے کشش نہیں رکھتی لیکن اس کے فوائد بے شمار ہیں۔ اور اگر کوئی تھوڑی دیر ان کے ساتھ بیٹھ کر خوشی خوشی کھاتا ہے تو بچے سبزیوں پر مزید ہاتھ بڑھا سکتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بچے بڑوں کے چہرے کے تاثرات بہت غور سے دیکھتے ہیں اور اس کا اثر لیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے

موسم سرما میں لاحق ہونے والی بیماریوں سے کیسے محفوظ رہیں؟

جوں جوں سردی کا موسم قریب آتا ہے، ننھے منے پھول جیسے بچے زیادہ سردی لگنے سے مختلف قسم کی بیماریوں کا شکار ہونے لگتے ہیں۔ بچوں کا مدافعتی نظام اتنا مضبوط نہیں ہوتا، اس لیے وہ تھوڑی سی بد احتیاطی سے بیماری کا شکار ہوجاتے ہیں، سردیوں میں ناک بہنا، زکام، کھانسی، بخار، سانس کا تیز چلنا بچوں میں ہونے والی عام علامات ہیں۔ ان سب پر مناسب توجہ سے آسانی سے قابو پایا جاسکتا ہے۔ ان حالتوں میں زیادہ تر سانس کے نظام کا اوپر والا حصہ متاثر ہوتا ہے۔ یہ عموماً وائرس کی وجہ سے ہوتا ہے لیکن کوئی اور بیکٹیریا بھی انفیکشن کرسکتا ہے اور مناسب توجہ نہ دینے کی وجہ سے نمونیہ اور ٹی بی جیسے موذی مرض بھی ہوسکتے ہیں جس سے بچے کے لیے بہت زیادہ مشکلات پیدا ہوسکتی ہیں۔ علاج اور بچاؤ: 1- نظام تنفس کے اوپر کے حصہ کی بیماریاں ہیں URTI بھی کہتے ہیں یا تو وائرس کی وجہ سے ہوتی ہیں یا پھر بیکٹیریا کی وجہ سے۔ ان میں بچہ بے چین ہوتا ہے۔ بخار کی وجہ سے جسم گرم محسوس ہوتا ہے۔ ٹانسل اور نظام تنفس کے اوپر والے حصے کے دوسرے حصے سوجے اور پھولے نظر آتے ہیں۔ سانس لینے میں دشواری ہوتی ہے۔ ان سب حالات میں ماں کی ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے۔ اس کا کام ہے کہ تسلی سے بچے کی حرکات وسکنات اور رویے میں تبدیلی کو دیکھے اور ان حالات میں بچے کو ایک صاف اور ہوادار کمرے میں رکھا جائے۔ دوسرے صحت مند بچوں کو اس سے دور رکھا جائے۔ -2 بخار وغیرہ کی صورت میں بچے کو کچھ نہ کچھ کھلاتے پلاتے رہنا چاہیے۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ مائیں اس صورت میں بچے کو کھلانے پلانے سے احتراز کرتی ہیں۔ ماں کو بدستور اپنا دودھ پلاتے رہنا چاہیے اور زیادہ تر پینے والی اشیاء دینا چاہئیں۔ -3 بچے کی نیند اور آرام کا مکمل خیال رکھنا

دماغ بچانا ہے تو سائیکل چلایئے اور تیز قدموں سے چلیے

کیلیفورنیا: روزانہ کی ورزش یا سائیکل چلانے کا عمل بالخصوص بزرگوں میں الزائیمر، ڈیمنشیا اور دیگر دماغی امراض سے دور رکھتا ہے۔ اس سے قبل ورزش کے دماغی اور جسمانی فوائد سامنے آتے رہے ہیں لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ تیز قدمی دماغی زوال کو بھی روک سکتی ہے۔ تحقیق بتاتی ہے کہ جسمانی طور پر متحرک رہنے کا عمل دماغ میں کسی بھی طرح کی اندرونی جلن یا انفلیمیشن کو کم کرتا ہے۔ یہ اندرونی سوزش جسم کے کسی بھی مقام پر ہو وہ غیر معمولی امراض کی وجہ بنتی ہے جن میں کینسر، امراضِ قلب اور دیگر بیماریاں شامل ہیں۔ نئی تحقیق کے تحت بزرگوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ تیز قدموں سے چلنے اور ممکن ہو تو سائیکل چلانے کو معمول بنائیں کیونکہ اس سے اکتسابی صلاحیت بہتر ہوتی ہے اور دماغ توانا بنتا ہے۔ یہ تحقیق یونیورسٹی آف کیلیفورنیا سان فرانسسکو کیٹلن کیسالیتو اور ان کے ساتھیوں نے کی ہے۔ اگرچہ ڈیمنشیا اور الزائمر کو اب بھی مکمل طور پر نہیں سمجھا یا گیا ہے۔ پروفیسر کیٹلن کے مطابق دماغ کے امتیازی خلیات مائیکروگلیا کہلاتے ہیں۔ یہ دماغ سے مضر اثرات صاف کرتے ہیں، لیکن ان کی غیر معمولی سرگرمی سے سوزش، اعصابی بیماری اور دماغی سگنل میں خلل ڈالتی ہے۔ ورزش اس غیر معمولی تحریک کو لگام دیتی ہے۔ سائنسدانوں نے 167 بوڑھے افراد کا جائزہ لیا ہے جس میں ورزش اور مائیکروگلیئل خلیات کے درمیان تعلق نوٹ کیا گیا ہے۔ لیکن کچھ شرکا ایسے بھی تھے جن میں کسی قسم کی دماغی تنزلی نہیں تھی۔ تمام رضاکاروں کو ایک سے دس روز تک دماغی سرگرمی نوٹ کرنے والی ٹوپی بھی پہنائی گئی تھی جو 24 گھنٹے سرگرمی کو نوٹ کرتی رہی تھی۔ معلوم ہوا کہ ورزش سے گلیئل خلیات کی غیر معمولی بلکہ مضر سرگرمی میں کمی واقع ہوئی۔ پھر یہ بھی پتا چلا کہ اگر کوئی ڈیمنشیا یا الزائیمر کا مریض ہے تو ورزش نے اس کے دماغ کو بہت فائدہ پہنچایا اور اعصابی انحطاط کم ہوگیا۔ یہی وجہ ہے کہ اب ڈاکٹر بزرگوں کو بھی ہفتے میں 120 سے 150 منٹ تک تیز قدموں سے

بھارت نے ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کو جمہوری بنایا/ وزیر اعظم

نئی دہلی//

وزیر اعظم نریندر مودی نے آج نئی دہلی کے بھارت منڈپم میں بین الاقوامی ٹیلی کمیونیکیشن یونین- ورلڈ ٹیلی کمیونیکیشن اسٹینڈرڈائزیشن اسمبلی (WTSA) 2024 کا افتتاح کیا۔ جناب مودی نے پروگرام کے دوران انڈیا موبائل کانگریس کے 8ویں ایڈیشن کا افتتاح بھی کیا۔ انہوں نے اس موقع پر لگائی گئی نمائش کا واک تھرو کیا۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے، وزیر اعظم نے مرکزی وزیر مواصلات جناب جیوتیرادیا سندھیا، مواصلات کے وزیر مملکت جناب چندر شیکھر پیمسانی، آئی ٹی یو کی سکریٹری جنرل محترمہ ڈورین بوگڈان مارٹن، مختلف بیرونی ممالک کے وزراء اور معززین، صنعت کے رہنماؤں، ٹیلی کام ماہرین کا خیر مقدم کیا۔ آئی ٹی یو کے معززین کا خیر مقدم کرتے ہوئے جناب مودی نے WTSA کی پہلی میٹنگ کے لیے ہندوستان کو منزل کے طور پر منتخب کرنے کے لیے ان کا شکریہ ادا کیا اور ان کی تعریف کی۔ وزیر اعظم مودی نے کہا جب ٹیلی کام اور اس سے متعلقہ ٹیکنالوجی کی بات آتی ہے تو ہندوستان سب سے زیادہ ہو رہا ہے۔ بھارت کی کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے جناب مودی نے کہا کہ ہندوستان میں موبائل فون استعمال کرنے والوں کی تعداد 120 کروڑ یا 1200 ملین، 95 کروڑ یا 950 ملین انٹرنیٹ صارفین ہے اور حقیقی وقت میں پوری دنیا کے 40 فیصد سے زیادہ ڈیجیٹل لین دین کرتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہندوستان نے یہ ظاہر کیا کہ کس طرح ڈیجیٹل کنیکٹیویٹی آخری میل کی ترسیل کے لیے ایک موثر ذریعہ بن گئی ہے۔ انہوں نے عالمی ٹیلی کمیونیکیشن کے معیار پر تبادلہ خیال کرنے اور ٹیلی کام کے مستقبل پر عالمی بھلائی کے طور پر بحث کے لیے ہندوستان کو منزل کے طور پر منتخب کرنے کے لیے سبھی کو مبارکباد دی۔ ڈبلیو ٹی ایس اے اور انڈیا موبائل کانگریس کی مشترکہ تنظیم کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ ڈبلیو ٹی ایس اے کا مقصد عالمی معیارات پر کام کرنا ہے جبکہ انڈیا موبائل کانگریس کا کردار خدمات سے وابستہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج کا ایونٹ عالمی معیارات اور خدمات کو ایک پلیٹ فارم پر لاتا ہے۔ معیاری خدمات اور معیارات پر ہندوستان کی توجہ پر زور دیتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ ڈبلیو ٹی ایس اے کا تجربہ ہندوستان کو نئی توانائی فراہم کرے گا۔ وزیر اعظم نے اس بات پر زور دیا کہ ڈبلیو ٹی ایس اے اتفاق رائے سے دنیا کو با اختیار بناتا ہے اور انڈیا موبائل کانگریس کنیکٹیویٹی کے ذریعے دنیا کو مضبوط کرتی ہے۔ وزیر اعظم مودی نے کہا کہ اس تقریب میں اتفاق رائے اور رابطہ ایک ساتھ ہے۔ انہوں نے آج کی دنیا میں اتحاد کی ضرورت پر زور دیا جو تنازعات کی زد میں ہے اور کہا کہ ہندوستان وسودھیوا کٹمبکم کے لافانی پیغام کے ذریعے جی رہا ہے۔ انہوں نے ہندوستان کی زیر صدارت جی 20 چوٹی کانفرنس کا ذکر کیا اور ایک زمین ایک خاندان ایک مستقبل کے پیغام کو جاری کرنے کے بارے میں بات کی۔ وزیر اعظم نے اس بات پر زور دیا کہ ہندوستان دنیا کو تنازعات سے نکالنے اور اسے جوڑنے میں مصروف ہے۔ "چاہے وہ قدیم سلک روٹ ہو یا آج کا ٹیکنالوجی روٹ، ہندوستان کا واحد مشن دنیا کو جوڑنا اور ترقی کے نئے دروازے کھولنا ہے۔ ایسی صورتحال میں، وزیر اعظم نے کہا، ڈبلیو ٹی ایس اے اور آئی ایم سی کی یہ شراکت داری ایک عظیم پیغام ہے جہاں مقامی اور عالمی یکجا ہو کر صرف ایک ملک کو نہیں بلکہ پوری دنیا کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ "21ویں صدی میں ہندوستان کا موبائل اور ٹیلی کام کا سفر پوری دنیا کے لیے مطالعہ کا موضوع ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جب کہ موبائل اور ٹیلی کام کو دنیا بھر میں ایک سہولت کے طور پر دیکھا جاتا تھا، تاہم، ٹیلی کام صرف رابطے کا ذریعہ نہیں تھا، بلکہ ہندوستان میں ایکویٹی اور مواقع کا ایک ذریعہ تھا۔ وزیر اعظم نے ریمارکس دیئے کہ ٹیلی کام ایک ذریعہ کے طور پر آج گاؤں اور شہروں، امیر اور غریب کے درمیان فرق کو ختم کرنے میں مدد کر رہا ہے۔

پیوش گوئل نے پی ایم گتی شکتی کے تحت ڈسٹرکٹ ماسٹر پلان کا آغاز کیا

نئی دہلی// تجارت اور صنعت کے مرکزی وزیر جناب پیوش گوئل نے آج پی ایم گتی شکتی کے 3 سال مکمل ہونے کے موقع پر ملک کے 27 توقعاتی اضلاع کے لیے پی ایم گتی شکتی ڈسٹرکٹ ماسٹر پلان کے ضلعی ورژن کا آغاز کیا۔ اس موقع پر بات کرتے ہوئے جناب گوئل نے کہا کہ گتی شکتی بنیادی ڈھانچے کی منصوبہ بندی کے لیے ایک انتہائی اہم ٹول ہے اور اگلے 18 مہینوں میں ملک بھر کے 750 سے زیادہ اضلاع کا احاطہ کرنے کے لیے ضلعی ماسٹر پلان کو وسعت دی جائے گی۔ جناب گوئل نے ہندوستانی شہروں کے لیے سٹی لاجسٹک پلان کی تیاری کی خاطر رہنما خطوط بھی جاری کیے تاکہ شہروں کو اپنے منفرد ویژن، مقاصد اور مقامی خصوصیات کو پورا کرنے کے لیے اپنی لاجسٹکس کی منصوبہ بندی میں مدد ملے۔ اپنے خطاب میں جناب گوئل نے کہا کہ قومی ماسٹر پلان ہندوستان کے لیے عالمی معیار کے بنیادی ڈھانچے کی تعمیر میں قدم رکھنے کے لیے ایک تیز، بہتر، موثر، زیادہ لاگت والا اور اعلیٰ معیار کا آلہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ رفتار اور طاقت آج ہندوستان کی تعریفی خصوصیت ہے کیونکہ یہ ملک دنیا بھر میں اعلیٰ معیار کے جدید انفراسٹرکچر کے لیے پہچانا جاتا ہے جو وقت پر فراہم کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ منصوبہ بندی کی جاتی ہے اور اسے پوری طرح سے عمل درآمد کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سے آنے والے دنوں کی دنیا مستقبل میں اپنے انفراسٹرکچر کی منصوبہ بندی کے لیے استعمال کرے گی۔ وزیر موصوف نے اس بات پر زور دیا کہ پی ایم گتی شکتی ماسٹر پلان میں جغرافیائی اور دیگر جدید ٹیکنالوجی کو اپنانا ٹیکنالوجی کے منظر نامے میں انقلاب لانے کی طرف ایک اہم پیشرفت کی نشاندہی کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پی ایم گتی شکتی میں ہر ڈیٹا کی توثیق کی جاتی ہے، دو بار جانچ پڑتال کی جاتی ہے اور ڈیٹا کو وقتاً فوقتاً اپ ڈیٹ کرنے کے لیے ایک طریقہ کار متعارف کرایا گیا ہے۔ ماسٹر پلان ٹول تیار کرنے کے لیے ٹیم کی تعریف کرتے ہوئے، جناب گوئل نے کہا کہ ایک اعلیٰ ترین انٹیلیجنس قرار دیا اور زور دیا کہ جی آئی ایس سے چلنے والا پلیٹ فارم حکومت کے لیے اہم بجٹ بچانے میں مدد کرے گا اور اس کے ڈیٹا کی مدد سے فیصلہ سازی عمل کی وجہ سے زیادہ کارکردگی کے ساتھ بنیادی ڈھانچے کی تعمیر کا منصوبہ بنانے میں مدد کرے گا۔

ویشنو نے شیتکاری سمردھی خصوصی کسان ٹرین کا آغاز کیا

نئی دہلی// ریلوے، اطلاعات ونشریات اور الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے مرکزی وزیر اشونی ویشنو نے آج مہاراشٹر کے دیولالی سے بہار کے دانا پور تک 'شیتکاری سمردھی خصوصی کسان ٹرین کا افتتاح کیا۔ یہ پروگرام مہاراشٹر کے دیولالی ریلوے اسٹیشن پر منعقد کیا گیا تھا اور وزیر ریلوے نے اسے ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے یہاں کے ریل بھون سے رابطہ قائم کیا تھا۔ اس ٹرین کا افتتاح کرتے ہوئے مسٹر ویشنو نے کہا کہ اس کا مقصد مہاراشٹر کے کسانوں کی پیداوار کو تیزی سے ملک کی دوسری ریاستوں تک پہنچانا ہے۔ یہ ٹرین ناسک، منماڑ، جالگاؤں، بھوساول، اکاڑی، جبل پور، ستنا اور دین دیال اپادھیائے جیسے بڑے اسٹیشنوں پر رکے گی، جس سے کسانوں کو صحیح وقت پر اور صحیح قیمت پر اپنی پیداوار فروخت کرنے کا موقع ملے گا۔ کسان دیولالی اور ناسک جیسے علاقوں سے صرف 4 روپے فی کلو کے حساب سے اپنی پیداوار بہار بھیج سکیں گے۔ وزیر ریلوے کے مطابق اس ٹرین میں چھوٹے اور بڑے کسانوں کے لیے پارسل وین کے ساتھ ساتھ جنرل کلاس کی کوچز بھی لگائی گئی ہیں جس سے کسانوں اور مزدوروں دونوں کو سفری سہولیات میسر آئیں گی۔ دیولالی سے دانا پور تک 1515 کلومیٹر طویل فاصلہ پر فی کلو میٹر کرایہ 28 پیسے فی کلوگرام سے کم ہو گا، جس سے خراب ہونے والی مصنوعات کو کم قیمت پر پہنچانا ممکن ہو سکے گا۔ یہ ٹرین نہ صرف کسانوں کو نئی منڈیاں فراہم کرے گی بلکہ مزدوروں کو سفر کے سستے اور آسان ذرائع بھی فراہم کرے گی جس سے ان کا معیار زندگی بہتر ہوگا۔ مسٹر ویشنو نے کہا کہ یہ مہاراشٹر کے کسانوں کے لیے ایک نئی پہل ہے، جس سے انہیں اپنی فصلوں کی مارکیٹ میں صحیح قیمت حاصل کرنے میں مدد ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ یہ ٹرین کسانوں کے لیے ایک پائلٹ پروجیکٹ کے طور پر شروع کی گئی ہے، اگر کامیاب ہوتی ہے تو مستقبل میں بھی اسی طرح کی کسان ٹرینیں شروع کی جائیں گی۔ انہوں نے مہاراشٹر کے کسانوں اور عوام کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ ٹرین مہاراشٹر کے کسانوں کی دیرینہ مانگ کو پورا کرتی ہے اور ان کی آمدنی میں اضافہ کرے گی۔ یہ خصوصی کسان ٹرین نہ صرف کسانوں کی پیداوار کو منڈی تک بروقت پہنچانے میں مدد کرے گی بلکہ مزدوروں اور عام لوگوں کے لیے سفر کا ایک نیا آپشن بھی فراہم کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ مہاراشٹر میں ریلوے کے ڈویلپمنٹ کے لئے وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں ایک جامع نقطہ نظر اپنایا گیا ہے۔ 2014 سے پہلے مہاراشٹر کو ریلوے کی ترقی کے لیے ہر سال صرف 1171 کروڑ روپے مختص کیے جاتے تھے، جب کہ اس سال یہ بجٹ بڑھا کر 15 ہزار 940 کروڑ روپے کر دیا گیا ہے۔ اس وقت ریاست میں 5870 کلومیٹر نئی ریلوے لائنیں بچھانے کے 41 پروجیکٹوں کو منظوری دی گئی ہے، جن پر کل 81 ہزار کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کی تجویز ہے۔ مزید برآں، مہاراشٹر میں 132 ریلوے اسٹیشنوں کو امرت اسٹیشن کے طور پر تیار کیا جا رہا ہے، اور 318 فلائی اوور اور سڑکوں کے نیچے پلوں کی تعمیر کا کام جاری ہے۔ مہاراشٹر میں ریلوے پروجیکٹوں پر تفصیل سے بات کرتے ہوئے مسٹر ویشنو نے کہا کہ ممبئی سے مختلف اسٹیشنوں کے لیے 11 وندے بھارت ایکسپریس منظور کی گئی ہیں جن میں سے فی الحال چھ ٹرینیں چل رہی ہیں۔

اے آئی سی او ایز دنیا کے حل فراہم کرنے والے ہیں/ دھرمیندر پردھان

نئی دہلی// مرکزی وزیر تعلیم جناب دھرمیندر پردھان نے آج نئی دہلی میں صحت کی دیکھ بھال، زراعت اور پائیدار شہروں پر توجہ مرکوز کرنے والے تین اے آئی سینٹرز آف ایکسیلنس (سی او ای) کے قیام کا اعلان کیا۔ محکمہ اعلیٰ تعلیم کے سکریٹری جناب کے سنجے مورتی، ایپکس کمیٹی کے شریک چیئرمین اور زوہو کارپوریشن کے بانی اور سی ای او جناب سری دھر ویمبو، نیشنل ایجوکیشنل ٹکنالوجی فورم کے چیئرمین پروفیسر انل سہسرابدھے، ایم ڈی، پیک ایکس وی پارٹنرز اینڈ سرج، جناب راجن آنندن، سی ای او کھوسلا لیبس جناب سری کانت ندھامنی، کروچین اے آئی لیبز کے سربراہ ڈاکٹر پروین پنکجاکشن، حکومت ہند کی مختلف وزارتوں کے سینئر افسران، آئی آئی ٹی کے ڈائریکٹرز، اعلیٰ تعلیمی اداروں (ایچ ای آئیز) کے سربراہان، صنعت کے رہنما اور اسٹارٹ اپ کے بانی بھی اس تقریب میں موجود تھے۔ جناب پردھان نے اے آئی آئی ایم ایس- ایمس اور آئی آئی ٹی دہلی، آئی آئی ٹی روپڑ، اور آئی آئی ٹی کانپور کے نمائندوں کو اور ان کے وعدوں اور تعاون کے لیے جو سی او ایز کی قیادت کریں گے ایک پودا اور ایک تختی پیش کی۔ اس موقع پر اے آئی سی او ایز ہیلتھ کیئر، ایگریکلچر اور سسٹین ایبل سٹیز کے متعلقہ ایپکس کمیٹی کے ممبران نے پروجیکٹس کے دائرہ کار اور وسعت کی وضاحت کی۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے جناب دھرمیندر پردھان نے امید ظاہر کی کہ تینوں اے آئی- سی او ایز عالمی عوامی بھلائی کے مندر بن کر ابھریں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مراکز کی نقاب کشائی کے ساتھ اے آئی عالمی منظر نامے میں بھارت کی اسناد کو مستحکم کرنے کے لیے اہم پیش رفت ہوئی ہے۔

نرملا سیتارمن میکسیکو اور امریکہ کے سرکاری دورے پر آج روانہ ہوں گی

نئی دہلی// اپنے پہلے سرکاری دورے کے دوران 20 اکتوبر 2024 تک میکسیکو میں، مرکزی وزیر خزانہ ایک بھارتی وفد کی قیادت کریں گی جس میں وزارت خزانہ کے اہلکار شامل ہوں گے، جو دونوں ممالک کے درمیان بڑھتے ہوئے دوطرفہ اقتصادی اور تجارتی تعلقات کی مثبت سمت کو اجاگر کرے گا۔ اپنے دورے کا آغاز گواڈالاجارا سے کرتے ہوئے، مرکزی وزیر خزانہ محترمہ سیتارمن ٹیک لیڈرز راؤنڈ ٹیبل کی صدارت کریں گی، جس میں عالمی ٹیکنالوجی کے رہنما شامل ہوں گے، جن میں گواڈالاجارا میں موجود بڑے بھارتی آئی ٹی کمپنیوں کے نمائندے بھی شامل ہیں۔ بعد میں، محترمہ سیتارمن ٹی سی ایس کے صدر دفتر کا بھی دورہ کریں گی، جو میکسیکو کے آئی ٹی ماحولیاتی نظام میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے اور اسے میکسیکو کا "سلیکن ویلی" کہا جاتا ہے، جہاں عالمی آئی ٹی اور ٹیک کمپنیوں کی بڑی تعداد موجود ہے۔ محترمہ سیتارمن اپنے ہم منصب، وزیر خزانہ اور عوامی پبلک کریڈٹ آف میکسیکو، عزت مآب جناب روجیلیو رامیریز ڈی لا او، کے ساتھ دوطرفہ ملاقات بھی کریں گی۔ اس کے علاوہ، مرکزی وزیر خزانہ میکسیکو کی پارلیمنٹ کے بھی ارکان کے ساتھ بھی گفتگو کریں گی تاکہ پارلیمانی تعاون کو مضبوط کیا جا سکے اور اقتصادی ترقی کو فروغ دیا جا سکے۔ میکسیکو سٹی میں، محترمہ سیتارمن بھارت-میکسیکو تجارت اور سرمایہ کاری سمٹ میں کلیدی خطاب کریں گی جس میں دونوں ممالک کے صنعت کے اہم رہنما شرکت کریں گے۔ علیحدہ طور پر، محترمہ سیتارمن میکسیکو کے معروف کاروباری شخصیات اور صنعت کے نمائندوں سے بھی ملاقات کریں گی۔ یہ ملاقاتیں کاروباری رہنماؤں اور سرمایہ کاروں کے ساتھ بھارت کی پالیسی کی ترجیحات کو اجاگر کرنے اور غیر ملکی سرمایہ کاری کو فروغ دینے کے اقدامات پر غور کرنے کے مقصد سے کی جا رہی ہیں، تاکہ بھارت کو سرمایہ کاری کے مقام کے طور پر پرکشش بنایا جا سکے۔

عام آدمی پارٹی نے سپریم کورٹ کے فیصلے کا خیر مقدم کیا

چنڈی گڑھ// عام آدمی پارٹی (اے اے پی) نے منگل کے روز سپریم کورٹ کے پنجاب میں پنچایت انتخابات پر روک لگانے سے انکار کرنے کے فیصلے کا خیر مقدم کیا۔ عام آدمی پارٹی کے ترجمان نیل گرگ نے سوشل میڈیا ایکس پر پوسٹ کر کے اسے جمہوریت کی فتح اور پنجاب کی بھگونت مان حکومت کی جیت قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ مخالفین کے لیے بڑا جھٹکا بھی ہے اور سبق بھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ عام آدمی پارٹی کی سیاسی جیت بھی ہے۔ سپریم کورٹ نے ریاست میں پنچایتی انتخابات پر روک لگانے سے یہ کہتے ہوئے انکار کر دیا ہے کہ ریاست میں انتخابات کے لیے ووٹنگ شروع ہو چکی ہے۔ اس سے پہلے، پنجاب اور ہریانہ ہائی کورٹ نے پیر کے روز 200 سے زیادہ نشستوں پر انتخابات پر پابندی ہٹا دی تھی۔

ہندوستان مواصلات اور ٹیکنالوجی کے معاملے میں دنیا کا سب سے متحرک ملک/ وزیر اعظم

نئی دہلی// وزیر اعظم نریندر مودی نے منگل کو کہا کہ آج ہندوستان ٹیلی کمیونیکیشن اور اس سے جڑی ٹیکنالوجی کے معاملے میں دنیا کے سب سے زیادہ متحرک ممالک میں سے ایک ہے۔ یہاں آئی ٹی یو ڈبلیو ٹی ایس اے 2024 اور انڈیا موبائل کانگریس (آئی ایم سی) کا آغاز کرتے ہوئے مسٹر مودی نے کہا کہ ہندوستان، جہاں 120 کروڑ موبائل فون صارفین ہیں اور 95 کروڑ انٹرنیٹ یوزرز ہیں، جہاں دنیا کے 40 فیصد سے زیادہ ریئل ٹائم ڈیجیٹل لین دین ہوتے ہیں، جہاں کنیکٹیویٹی آخری سرے تک پہنچانے کا ایک موثر ذریعہ ثابت ہوئی ہے، عالمی ٹیلی کمیونیکیشن کی حالت اور مستقبل پر بحث بھی عالمی بہبود کا ذریعہ بنے گی۔ مسٹر مودی نے کہا کہ "ڈبلیو ٹی ایس اے اتفاق رائے سے پوری دنیا کو با اختیار بنانے کی بات کرتا ہے۔ انڈیا موبائل کانگریس کنیکٹیویٹی کے ذریعے پوری دنیا کو با اختیار بنانے کی بات کرتی ہے۔ یعنی اس انعقاد میں اتفاق رائے اور کنیکٹیویٹی کو ایک ساتھ جوڑ دیا گیا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ آج کی جھگڑے والی دنیا کے لئے یہ دونوں کتنے اہم ہیں۔ ہندوستان ہزاروں سالوں سے واسودھیو کٹمبکم کے لافانی پیغام کو زندہ کر رہا ہے۔ جب ہمیں جی 20 کی قیادت کرنے کا موقع ملا تو ہم نے ایک زمین، ایک خاندان، ایک مستقبل کا پیغام دیا۔ ہندوستان دنیا کو تنازعات سے نکال کر متحد کرنے میں مصروف ہے۔ وزیر اعظم نے کہا "2014 میں، ہندوستان میں صرف دو موبائل مینوفیکچرنگ یونٹ تھے اور آج 200 سے زیادہ ہیں۔ پہلے ہم زیادہ تر فون بیرون ملک سے درآمد کرتے تھے، آج ہم ہندوستان میں پہلے سے چھ گنا زیادہ موبائل فون مینوفیکچر کر رہے ہیں۔ ہم ایک موبائل برآمد کرنے والے ملک کے طور پر جانے جاتے ہیں اور ہم یہیں نہیں رکے، اب ہم دنیا کو چپس سے لے کر تیار مصنوعات تک مکمل طور پر ہندوستان میں بنے فون فراہم کرنے میں مصروف ہیں۔ ہم ہندوستان میں سیمی کنڈکٹرز میں بھی بہت زیادہ سرمایہ کاری کر رہے ہیں۔

پریمیش شیومنی نے انڈین کوسٹ گارڈ کے ڈائریکٹر جنرل کا عہدہ سنبھالا

نئی دہلی// پریمیش شیومنی نے منگل کو یہاں انڈین کوسٹ گارڈ (آئی سی جی) کے 26 ویں ڈائریکٹر جنرل کے طور پر چارج سنبھالا۔ فلیگ آفیسر نے ساڑھے تین دہائی سے زیادہ عرصے پر محیط اپنے شاندار کیریئر کے دوران ساحلی اور تیز رفتار تقرریوں میں مختلف عہدوں پر خدمات انجام دیں۔ ڈی جی پریمیش شیومنی نیویگیشن اور ڈائریکشن میں مہارت رکھتے ہیں اور ان کی سمندری کمان میں آئی سی جی کے تمام بڑے جہاز شامل ہیں جن میں ایڈوانسڈ آف شور پیٹرول ویسل سمر اور آف شور پیٹرول ویسل وشوست شامل ہیں۔ فلیگ آفیسر کوسٹ گارڈ ریجن (مشرق)، کوسٹ گارڈ ریجن (مغرب)، کوسٹ گارڈ کمانڈر ایسٹرن سی بورڈ کے سربراہ تھے۔ وہ نیشنل ڈیفنس کالج، نئی دہلی اور ڈیفنس سروسز اسٹاف کالج، ویلنگٹن کے سابق طالب علم ہیں۔ ڈی جی پریمیش شیومنی کو ستمبر 2022 میں ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل کے عہدے پر ترقی دے کر کوسٹ گارڈ ہیڈ کوارٹر، نئی دہلی میں تعینات کیا گیا تھا۔ انہیں اگست 2024 میں ڈائریکٹر جنرل کوسٹ گارڈ کا اضافی چارج دیا گیا۔ اس مدت کے دوران کئی اہم کارروائیاں اور مشقیں انجام دی گئیں جس کے تحت میں کروڑوں روپے مالیت کا منشیات/ نشلی اشیاء اور سونا ضبط کیا گیا، شدید سمندری طوفان کے دوران (میرینز) جہاز پر سوار عملے کے افراد کو باحفاظت نکالا گیا، غیر ملکی کوسٹ گارڈز کے ساتھ مشترکہ مشقیں کی گئیں اور غیر قانونی شکار کے خلاف کارروائیاں انجام دی گئیں اور سمندری طوفانوں/ قدرتی آفات اور ساحلی حفاظتی مشقوں کے دوران انسانی ہمدردی کی بنیاد پر مدد فراہم کی گئی۔ فلیگ آفیسر کو ان کی شاندار خدمات کے لیے 2014 میں تٹ رکشک (ساحلی محافظ) میڈل اور 2019 میں صدر کے تٹ رکشک میڈل سے نوازا گیا تھا۔ انہیں 2012 میں ڈی جی کوسٹ گارڈ کی کمنڈیشن اور 2009 میں فلیگ آفیسر کمانڈنگ ان چیف (مشرق) کے کمنڈیشن سے بھی نوازا گیا۔

ہندوستان کا ڈیٹا صرف ہندوستانی ڈیٹا سینٹرز میں رہنا چاہیے/ آکاش امبانی

نئی دہلی// ریلائنس جیو کے چیئرمین آکاش امبانی نے ہندوستان کے ڈیٹا کو ہندوستانی ڈیٹا سینٹرز میں رکھنے کی وکالت کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں ڈیٹا جنریشن کے پیمانے اور رفتار میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے اور مصنوعی ذہانت (اے آئی) کے ساتھ اس میں اور بھی تیزی آئے گی۔ اس لیے ملک میں اے آئی اور مشین لرننگ ڈیٹا سینٹر قائم کرنے کی ضرورت ہے اور اس کے لیے ہندوستانی کمپنیوں کی حکومت کی جانب سے حوصلہ افزائی ہونی چاہیے۔ انہوں نے حکومت سے ڈیٹا سینٹر پالیسی 2020 کے مسودے کو جلد اپ ڈیٹ کرنے کی بھی درخواست کی۔ مسٹر امبانی نے یہاں آئی ٹی یو ڈبلیو ٹی ایس اے اور انڈیا موبائل کانگریس 2024 کے آغاز پر بات کرتے ہوئے کہا "وکست بھارت کے خواب کو پورا کرنے کے لیے اے آئی انتہائی اہم ہے اور جیو نے اے آئی کے فوائد کو ہر ہندوستانی تک پہنچانے کی کوششیں شروع کر دی ہیں۔ جیسا کہ ہم نے موبائل براڈبینڈ کے ساتھ کیا تھا۔

ہندوستان کا افریقہ کیلئے حمایت کا اعادہ، یو این ایس سی سے خراج "تاریخی ناانصافی"

نیویارک// اقوام متحدہ میں ہندوستان کی نائب مستقل نمائندہ یوجنا پٹیل نے افریقہ کے ساتھ شراکت داری کو مضبوط کرنے کے لئے حکومت ہند کے مختلف اقدامات کو اجاگر کرتے ہوئے افریقہ کے مقصد کے لئے ہندوستان کی حمایت پر زور دیا۔ افریقہ کے لیے شراکت داری پر اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی مکمل میٹنگ میں، ہندوستان نے براعظم میں پائیدار ترقی کے لیے حمایت کا اعادہ کیا۔ سفیر پٹیل نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ کس طرح افریقہ نے گلوبل ساؤتھ کے بہت سے ممالک کی طرح استعماری مشکلات کا سامنا کیا ہے اور اس نے اپنے فطری استحصال کا خمیازہ اٹھایا ہے۔ موجودہ دور کے چیلنجوں کے بارے میں بات کرتے ہوئے جنہوں نے افریقہ کی ترقی کو روکا ہے، سفیر پٹیل نے ترقی پذیر ممالک کو کووڈ-19 وبائی امراض، جاری تنازعات، موسمیاتی تبدیلی، صحت کی حفاظت اور توانائی کی حفاظت کی وجہ سے ہونے والی تباہی کا ذکر کیا۔ انہوں نے روشنی ڈالی کہ اس طرح کے اقدامات نے افریقہ سمیت ترقی پذیر ممالک کی نظامی لچک کو ختم کر دیا ہے۔ سفیر پٹیل نے کہا کہ اس پس منظر کے درمیان، افریقہ کے لیے عالمی شراکت داروں کے لیے اکٹھا ہونا ناگزیر ہو گیا ہے۔ افریقہ کی حمایت کو مضبوط بنانے کے لیے چار اہم ستون ہیں جن پر کام کرنا ہے۔ ان میں خطرے سے دوچار افریقی معیشتیں شامل ہیں جو تیزی سے بڑھتے ہوئے بیرونی قرضوں کی وجہ سے مشکلات کا شکار ہیں۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ سفیر پٹیل نے "رعایتی مالیات تک متوقع رسائی میں اضافہ، فنانسنگ اختراعات کے ذریعے مالیاتی جگہ پیدا کرنا، ایسی حکمت عملی ہیں جن کا مقصد معاشی تبدیلی کی ضرورت ہے۔ انہوں نے افریقہ میں ترقی کو آگے لے جانے کے لیے کہا، مالی ذمہ داری، شفافیت اور عملداری کو یقینی بنانے کے لیے، مالیاتی اختیارات کو دیکھتے وقت سب سے آگے ہونا چاہیے۔ دوسرا اہم ستون امن اور سلامتی کے چیلنجوں سے نمٹنا اور اس بات کو تسلیم کرنا کہ افریقہ میں دہشت گردی پھیل رہی ہے، جس پر توجہ نہ دی گئی تو افریقہ کے کئی حصوں میں امن کے امکانات کو سنگین طور پر خطرے میں ڈال سکتا ہے، جو پہلے ہی مسلح تصادم سے تباہ ہیں۔

بھارت اور آسٹریلیا نے 2+2 سکریٹری سطح کی بات چیت منعقد کی

نئی دہلی// ہندوستان اور آسٹریلیا نے نئی دہلی میں 2+2 سکریٹری سطح کی مشاورتیں منعقد کیں، جن کی مشترکہ صدارت ان کے متعلقہ دفاع اور خارجہ سکریٹریوں نے کی تاکہ دفاعی اور سفارتی تعلقات کو تقویت ملے۔ بات چیت میں دونوں ممالک کے درمیان 2020 میں قائم ہونے والی جامع اسٹریٹجک پارٹنرشپ (CSP) کو مستحکم کرنے اور دوطرفہ اور وسیع تر ہند-بحرالکاہل خطے کے اندر تعاون کو گہرا کرنے پر توجہ مرکوز کی گئی۔ مشاورت کا مقصد باہمی افہام وتفہیم اور دفاعی تعاون، سیکورٹی پارٹنرشپ اور اسٹریٹجک مشغولیت میں مشترکہ کوششوں کو فروغ دینا تھا، جس سے پورے خطے کو فائدہ پہنچے۔ آسٹریلوی اور ہندوستانی حکام کے درمیان اعلیٰ سطحی ملاقاتیں سکریٹری سطح کی بات چیت سے پہلے ہوئیں، جس میں سی ایس پی کو مضبوط بنانے اور مستقبل کے اقدامات پر بات چیت ہوئی۔ بھارت-آسٹریلیا سی ایس پی دفاع اور علاقائی استحکام سمیت مختلف امور پر تعاون کے لیے ایک فریم ورک کے طور پر کام کرتا ہے۔ سالانہ 2+2 وزارتی میٹنگیں سکریٹری سطح کی میٹنگوں سے مکمل ہوتی ہیں، جو سیکورٹی پارٹنرشپ میں مسلسل رفتار کو یقینی بناتی ہیں۔ آسٹریلیا ان تین ممالک میں سے ایک ہے جن کے ساتھ ہندوستان سالانہ لیڈر سطح کے اجلاس منعقد کرتا ہے، جو ان کے دوطرفہ تعلقات کی مضبوطی کو ظاہر کرتا ہے۔ ایک محفوظ اور خوشحال ہند-بحرالکاہل کے لیے ان کا مشترکہ وژن قریبی دفاع، سلامتی اور سفارتی تعاون کو آگے بڑھاتا ہے، جس کا ثبوت وزیر اعظم نریندر مودی اور آسٹریلیا کے وزیر اعظم انتھونی البانی کے درمیان حالیہ ملاقاتوں سے ملتا ہے۔

خاتون جنت محبوب خدا کی محبوب بیٹی

تحریر
پیرزادہ مولوی بلال یوسف

نبوت کے ابتدائی زمانے کا ایک اور واقعہ ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ بازار سے گزر رہے تھے کہ ایک گستاخ کافر نے آپ ﷺ کے سر اقدس میں مٹی ڈال دی اور اپنے خبث باطن کا مظاہرہ کرتے ہوئے بھاگ نکلا۔ آپ ﷺ اسی حالت میں گھر واپس آگئے۔ حضرت فاطمہؓ نے جب آپ ﷺ کی یہ حالت دیکھی تو رونے لگیں۔ وہ آپ ﷺ کا سر دھوتی جاتیں اور فرط غم سے روتی جاتیں۔ آپ ﷺ نے انہیں تسلی دی اور فرمایا "بیٹا صبر کرو! اللہ تمہارے باپ کا حامی و ناصر ہے۔ وہ تمہارے والد کو قریش کی دست درازیوں اور ایذا رسانیوں سے محفوظ رکھے گا۔ حضرت فاطمہؓ کی شادی آپ کے چچازاد بھائی حضرت علیؓ سے ہوئی، جنہوں نے بارگاہ رسالت میں ہی پرورش پائی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے پیغام نکاح پر حضرت فاطمہؓ کی خاموشی کو ان کی رضا مندی سمجھ کر قبول فرمالیا

حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک بیٹیوں میں سے سب سے چھوٹی شہزادی ہیں۔ آپ کا اسم مبارک "فاطمہ" ہے۔ آپ کا لقب بتول اور زہرا ہے۔ بتول کا معنی ہے منقطع ہونا، کٹ جانا چونکہ آپ دُنیا میں رہتے ہوئے بھی دُنیا سے الگ تھیں لہٰذا بتول لقب ہوا۔

زہرا بمعنی کلی آپ جنت کی کلی تھیں۔ آپ کے جسم پاک سے جنت کی خوشبو آتی تھی۔ اس لئے آپ کا لقب زہرا ہوا۔ مختلف روایات کے مطابق آپ اعلانِ نبوت سے ایک سال یا پانچ سال پہلے پیدا ہوئیں۔

حضرت مسور بن مخرمہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فاطمۃ بضعۃ منی فمن اغضبھا اغضبنی وفی روایۃ یریبنی ما ارابھا ویؤذینی ما اذاھا" (حضرت) فاطمہ میرا ٹکڑا ہے جس نے انہیں ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا اور ایک روایت میں ہے جو چیز انہیں پریشان کرے مجھے پریشان کرتی ہے اور جو انہیں تکلیف دے وہ مجھے ستاتا ہے۔

ہجرت کے دوسرے سال غزوہ بدر کے بعد نبی کریم نے ان کا نکاح امیر المومنین حضرت سیدنا علی سے کر دیا۔ نکاح کے موقع پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اے علی آپ کے پاس کوئی چیز ہے؟

امیر المومنین حضرت سیدنا علی نے عرض کیا کہ میرے پاس ایک گھوڑا اور ایک زرہ ہے۔ آپ نے فرمایا: گھوڑا جہاد کے لئے ضروری ہے۔ زرہ کو فروخت کر ڈالو۔ امیر المومنین حضرت سیدنا علی فرماتے ہیں: میں نے زرہ اٹھائی اور بازار مدینہ منورہ میں چلا گیا اور میں نے یہ زرہ امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان بن عفان ذوالنورین کے ہاتھ 400 (چار سو) درہم میں فروخت کردی۔

حضرت فاطمہؓ نبی کریم ﷺ کی سب سے محبوب صاحبزادی ہیں۔ آپؓ کا لقب زہرا ہے۔ آپؓ بعثت نبوی ﷺ سے پانچ سال قبل پیدا ہوئیں۔ آپؓ کی والدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے والی سب سے پہلی خاتون تھیں۔ حضرت عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "جنتی خواتین میں افضل ترین خدیجہ، فاطمہ، مریم اور آسیہ ہیں"۔ ایک اور حدیث میں آپ کو تمام عورتوں کی سردار بھی کہا گیا ہے۔ حضرت فاطمہؓ کم عمری سے ہی نہایت زیرک اور حق پرست تھیں۔ مکی دور کا مشہور واقعہ ہے کہ ایک روز نبی پاک ﷺ کعبہ کے قریب نماز ادا کرنے میں مصروف تھے کہ کفار نے آپ ﷺ کو ایذا پہنچانے کا منصوبہ بنایا۔ "عقبہ بن معیط" نامی سردار جو دیگر سرداران قریش کے ساتھ وہاں موجود تھا اور آپ ﷺ کو نماز ادا کرتے دیکھ رہا تھا، وہاں سے اٹھا اور اونٹ کی اوجھڑی اٹھا لایا۔ اونٹ کی وزنی اوجھڑی اس نے سجدے کی حالت میں آپ ﷺ کی پشت مبارک پر رکھ دی۔ اس دوران کسی نے حضرت فاطمہؓ کو اس واقعہ کی خبر کر دی، یہ سن کر آپؓ خانہ کعبہ پہنچیں اور روتے ہوئے اپنے ہاتھوں سے اپنے والد کی پشت سے وہ اوجھڑی ہٹائی، اور قریش کے ان سرداروں تنبیہ کی۔۔

نبوت کے ابتدائی زمانے کا ایک اور واقعہ ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ بازار سے گزر رہے تھے کہ ایک گستاخ کافر نے آپ ﷺ کے سر اقدس میں مٹی ڈال دی اور اپنے خبث باطن کا مظاہرہ کرتے ہوئے بھاگ نکلا۔ آپ ﷺ اسی حالت میں گھر واپس آگئے۔ حضرت فاطمہؓ نے جب آپ ﷺ کی یہ حالت دیکھی تو رونے لگیں۔ وہ آپ ﷺ کا سر دھوتی جاتیں اور فرط غم سے روتی جاتیں۔ آپ ﷺ نے انہیں تسلی دی اور فرمایا "بیٹا صبر کرو! اللہ تمہارے باپ کا حامی و ناصر ہے۔ وہ تمہارے والد کو قریش کی دست درازیوں اور ایذا رسانیوں سے محفوظ رکھے گا۔ حضرت فاطمہؓ کی شادی آپ کے چچازاد بھائی حضرت علیؓ سے ہوئی، جنہوں نے بارگاہ رسالت میں ہی پرورش پائی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے پیغام نکاح پر حضرت فاطمہؓ کی خاموشی کو ان کی رضا مندی سمجھ کر قبول فرمالیا

حضرت علیؓ نے اپنی زرہ بیچ کر مہر ادا کیا۔ نیز شادی کے سامان اور گھر کی ضروری اشیاء کا انتظام کیا۔ غرض حضرت فاطمہؓ کا نکاح انتہائی سادگی سے سرانجام پایا۔ آپ ﷺ نے اس موقع پر خصوصی طور پر ان دونوں کے لیے دعا فرمائی۔ حضرت فاطمہؓ نے نہایت سادہ اور پرمشقت زندگی بسر فرمائی۔ گھر کے تمام کام خود سرانجام دیتی یہاں تک کہ چکی بھی خود پیستیں، جس کی وجہ سے آپؓ کے ہاتھوں میں آبلے پڑ جاتے تھے۔ گھریلو ذمہ داریوں میں مدد کے لیے آپؓ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر ایک لونڈی کا مطالبہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا "بیٹی! میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں، جو لونڈی اور غلام سے بہتر ہو؟ آپ بولیں" میرے پیارے ابا جان! فرمایئے وہ کیا بات ہے؟"۔ آپ ﷺ نے انہیں نصیحت فرمائی کہ جب رات کو آرام کرنے لگو تو 33 بار سبحان اللہ 33 بار الحمدللہ 33 اللہ اکبر پڑھ لیا کرو کیونکہ یہ لونڈی یا غلام سے بہتر ہے۔ حضرت فاطمہؓ نے اصرار کرنے کی بجائے انتہائی سعادت مندی سے فرمایا کہ "میں اللہ اور اس کے رسول کی رضا پر راضی ہوں۔ تسبیح کے یہ کلمات "تسبیحات فاطمہ" کے نام سے معروف ہیں۔ اپنی محبوب بیٹی کے لیے نبی اکرم ﷺ نے مال و دولت اور آسائشات کو پسند نہیں فرمایا۔ گویا حقیقی محبت کا پیمانہ یہ نہیں کہ جس سے محبت ہو، اس کے قدموں میں تمام دنیاوی نعمتیں ڈھیر کر دی جائیں، بلکہ محبت کا تقاضا ہے یہ کہ محبوب ہستی کی آخرت سنوارنے کے لیے حتی المقدور کوشش کی جائے۔

آپؓ عادات و اطوار اور حلیہ میں اپنے والد محترم سے مشابہت رکھتی تھیں، نیز بے حد سخی اور فیاض تھیں۔ رسول اللہ ﷺ کو حضرت فاطمہؓ سے خصوصی لگاؤ تھا۔ وہ اپنے والد محترم کو دیکھتے ہی احتراماً کھڑی ہو جاتیں۔ اسی طرح حضرت فاطمہؓ جب آپ کے گھر تشریف لے جاتیں تو آپ ﷺ بھی کھڑے ہوکر شفقت کا اظہار کرتے ہوئے ان کی پیشانی پر بوسہ دیتے۔ رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ کو اپنی تمام اولاد سے بڑھ کر چاہتے تھے۔ ایک موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا "فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے، جو چیز اسے اذیت دے، اس سے مجھے اذیت ہوتی ہے اور جو بات اسے پریشان کرے وہ مجھے پریشان کرتی ہے"۔ آپ ﷺ کی علالت کے دوران ایک مرتبہ حضرت فاطمہؓ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ ﷺ نے انہیں اپنے پاس بٹھا کر سرگوشی میں کچھ فرمایا، جسے سن کر وہ رونے لگیں۔ آنحضور ﷺ نے دوبارہ ان سے آہستہ آواز میں کچھ فرمایا، جسے سن کر وہ مسکرانے لگیں۔ آنحضور ﷺ کے وصال کے بعد حضرت عائشہؓ کے دریافت فرمانے پر حضرت فاطمہؓ نے بتایا کہ حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ "اے فاطمہ! میرے وصال کا وقت قریب آ گیا ہے اور میرے گھر والوں میں سے تم سب سے پہلے مجھ کو ملوگی اور میں تمہارے لیے کتنا بہترین پیش رو ہوں۔" اس موقع پر میں رو پڑی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ "کیا تم اس بات سے راضی نہیں کہ تم تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار بنو؟ اس بات پر میں ہنس پڑی"۔ حضرت فاطمہؓ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت حسنؓ اور حسینؓ جیسے بے مثال بیٹے عطا فرمائے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ "جس نے حسن اور حسین سے محبت کی، اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا، اس نے مجھ سے بغض رکھا۔ حضرت فاطمہؓ کو اللہ تعالیٰ نے دو بیٹیاں حضرت زینبؓ اور ام کلثومؓ بھی عطا فرمائیں۔ حیا ایمان کا لازمی جزو ہے۔ خصوصاً ایک عورت کا تو زیور ہی حیا ہے، آپؓ میں ایمان کا یہ حصہ بھی بدرجہ اتم موجود ہے۔ آپؓ حد درجہ حیادار اور گوشہ نشین خاتون تھیں

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے عورت کی بہترین صفت کے بارے میں پوچھا تو حضرت فاطمہؓ نے جواب دیا کہ "عورت کی سب سے اعلیٰ وارفع خوبی یہ ہے کہ نہ وہ کسی غیر مرد کو دیکھے اور نہ کوئی غیر مرد اسے دیکھے۔ آپؓ نے وفات سے پہلے اپنی تدفین کے بارے میں جو ہدایات فرمائیں، ان میں پردے کا خیال رکھنے بارے میں باتیں بھی تھیں۔ حیا کا اس سے اعلیٰ درجہ کیا ہوسکتا ہے کہ انسان موت کے بعد بھی اپنے پردے کا خیال سے غافل نہ ہو۔

حضرت فاطمہ الزہراؓ کی وفات ہجرت کے گیارھویں سال ماہ رمضان میں نبی پاک ﷺ کے وصال کے چھ ماہ بعد ہوئی، آپؓ کا انتقال رات کے وقت ہوا اور ان کی وصیت کے مطابق انہیں رات کے وقت ہی دفن کیا گیا۔

حضرت فاطمہؓ نبی کریم ﷺ کی سب سے محبوب صاحبزادی ہیں۔ اپؓ کا لقب زہرا ہے۔ آپؓ بعثت نبوی ﷺ سے پانچ سال قبل پیدا ہوئیں۔ آپؓ کی والدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے والی سب سے پہلی خاتون تھیں۔ حضرت عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "جنتی خواتین میں افضل ترین خدیجہ، فاطمہ، مریم اور آسیہ ہیں"۔ ایک اور حدیث میں آپ کو تمام عورتوں کی سردار بھی کہا گیا ہے۔ حضرت فاطمہؓ کم عمری سے ہی نہایت زیرک اور حق پرست تھیں۔ مکی دور کا مشہور واقعہ ہے کہ ایک روز نبی پاک ﷺ کعبہ کے قریب نماز ادا کرنے میں مصروف تھے کہ کفار نے آپ ﷺ کو ایذا پہنچانے کا منصوبہ بنایا۔ "عقبہ بن معیط" نامی سردار جو دیگر سرداران قریش کے ساتھ وہاں موجود تھا اور آپ ﷺ کو نماز ادا کرتے دیکھ رہا تھا، وہاں سے اٹھا اور اونٹ کی اوجھڑی اٹھا لایا۔ اونٹ کی وزنی اوجھڑی اس نے سجدے کی حالت میں آپ ﷺ کی پشت مبارک پر رکھ دی۔ اس دوران کسی نے حضرت فاطمہؓ کو اس واقعہ کی خبر کر دی، یہ سن کر آپؓ خانہ کعبہ پہنچیں اور روتے ہوئے اپنے ہاتھوں سے اپنے والد کی پشت سے وہ اوجھڑی ہٹائی، اور قریش کے ان سرداروں تنبیہ کی۔۔

دین اسلام کی تبلیغ میں حضرت زینب رضؓ کا کردار

تحریر
اطہر بشیر

اگر کربلا میں موجود شیردل خاتون جناب زینب بنت علی علیہ السلام کا ذکر نہ کیا جائے تو کربلا کی کتاب ادھوری رہ جاتی ہے کیونکہ حضرت زینب ع نے کربلا میں اور کربلا کے بعد دین اسلام کا دفاع کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے جناب زینب یعنی باپ کی زینت گہوارہ ولایت کی تیسری اولاد ہیں یہ نام خدا نے اس دختر کے لئے انتخاب کیا تھا جو کہ اپنا پیغام پہنچا کر فخر تاریخ اور خاندان نبوت وولایت کے لئے باعث افتخار بن گئی اسی لیے تاریخ کربلا جو کہ اسلام کی زندہ و جاوید تاریخ ہے زینب بنت علی علیہ السلام کا نام فداکاری کی وجہ سے درخشاں ہے جب جناب زینب پیدا ہوئیں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر پر تھے جب سفر سے واپس تشریف لائے اور جناب زینب کی ولادت کی خبر سنی تو فرمایا فاطمہ کی اولاد میری اولاد ہے لیکن ان کے بارے میں خدا فیصلہ کرتا ہے اور اس کے بعد جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کی کہ خداوند عالم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجنے کے بعد فرماتا ہے کہ اس دختر کا نام زینب رکھ دیجئے اور اس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زینب کو آغوش مبارک میں لیا بوسہ دیا اور فرمایا میری وصیت ہے کہ سب اس بچی کا احترام کریں کہ یہ خدیجۃ الکبریٰ کی مانند ہیں یعنی جس طرح اسلام کی ترقی اور مقصد پیغمبر کی تکمیل کے لئے حضرت خدیجہ کی کوششیں نہایت ثمر بخش تھیں اسی طرح راہ خدا میں حضرت زینب کی استقامت وصبر بھی بقاء اسلام کے لیے اہمیت کا حامل ہے جناب زینب کی عظیم شخصیت کہ جس نے مرکز ولایت میں پرورش پائی اور بہترین تربیتوں کے سایہ میں پروان چڑھیں کی مثال ایک دریا کی مانند ہے آپ نے معرفت، انسانی فضائل وکمالات اور اخلاقی وتربیتی تجربات اپنے والدین سے حاصل کیے تھے اور باپ کے مکتب میں تعلیم حاصل کی تھی کہ انہوں نے کربلا، کوفہ وشام میں اپنی تعلیم کا مظاہرہ کیا اور اپنی تدبیر، شجاعت اور صبرو استقامت کے ذریعہ ثابت کردیا کہ ایسے باپ کی بیٹی ہے کہ جس نے پوری زندگی راہ خدا میں گزاری عدل پھیلایا اور تمام چیزوں کو اپنے محبوب پر قربان کردیا جناب زینب کی زندگی کا روشن ترین زمانہ وہ ہے کہ جس میں آپ امام حسین علیہ السلام کے ہمراہ کاروان عشق وشہادت کے ساتھ ہیں جناب زینب نے واقعہ کربلا کے پورے منظر کو اپنی آنکھوں سے دیکھا کر صبر ورضا میں اس طرح اعلیٰ تھیں کہ اپنے سرفراز خاندان کو حزب اللہ کہہ کر یزیدی فوج کی حرکتوں کو عدل کے خلاف قرار دیتی ہیں جناب زینب کو تاریخ اسلام پر اتنا عبور حاصل تھا کہ اس کا اندازہ آپ کی تقاریر سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے آپ نے دربار یزید میں بھی یزید کو منطقی باتوں سے دندان شکن جواب دیا اور آپ کی منطقی باتوں کا یزید کے پاس کوئی جواب نہ تھا قصر یزید میں جناب زینب کی رسوا کن تقریر نے اور مسجد شام میں امام زین العابدین علیہ السلام کے خطبہ نے اہلبیت کے خلاف معاویہ کے چالیس سالہ مسموم پروپیگنڈہ کو طشت ازبام کردیا اور بنی امیہ کے مظالم سے پردہ اٹھادیا اور ان کے سیاہ وتاریک کارنامے آشکار ہوگئے اور شام والے ہوش میں آگئے اور محسوس کرنے لگے کہ معاویہ اور یزید جھوٹے تھے اور جاہ طلب اور خونخوار ہیں آپ کے تقاریر نے یزید کے گھمنڈ اور جاہ وجلال کو مٹی میں ملادیا اور دکھایا کہ زینب سلام اللہ علیہا کو اپنے مقصد و راستے پر کامل ایمان تھا اور اس سلسلہ میں جانفشانی کرنے میں آپ نے دریغ نہ کیا تمام مراحل میں زینب سلام اللہ علیہا اپنے فرائض سے آگاہ تھیں جہاں خاموشی راس آتی تھی وہاں خاموشی اختیار کی جہاں فریاد کرنا چاہیے تھی وہاں فریاد کی جہاں صدائے احتجاج بلند کرنا چاہیے تھا وہاں احتجاج کیا تاریخ گواہ ہے کہ عورت نرم دل اور جذباتی ہوتی ہے لیکن یہ احساسات وجذبات جناب زینب کی فکر پر غالب نہ ہوسکے انہوں نے اپنی پوری زندگی میں خصوصاً سید الشہداء علیہ السلام کی خونی تحریک کے دوران اپنے آرام کو بھلا دیا تھا خود کو اور اپنے عزیزوں کو راہ خدا میں قربان کردیا تھا تمام مصیبتوں پر صبر کیا اور تمام سختیاں برداشت کئے جناب زینب علیہا السلام نے میدان کربلا میں بھی ذمہ داریوں کو پورا کرنے اور بنی نوع آدم کو حقیقت کی پاکیزہ راہ دکھانے میں جہاں مریم وآسیہ وہاجرہ و خدیجہ اور طیب وطاہر صدیقہ طاہرہ فاطمہ زہرا (س) کی عظیم شخصیت اپنے مقدس کردار کی روشنی میں ہمیشہ جبین تاریخ کی زینت بن کر نمونہ عمل ہیں وہاں جناب زینب بھی اپنے عظیم باپ کی زینت بن کر انقلاب کربلا کا پرچم اٹھائے ہوئے آواز حق و باطل سچ اور جھوٹ ایمان وکفر اور عدل وظلم کے درمیان حد فاصل کے طور پر پہچانی جاتی ہیں۔ کربلا کی شیر دل خاتون زینب کبریٰ ہیں جو عقیلہ بنی ہاشم کہلاتی ہیں۔ انہیں سیدہ زینب نے کربلا کی سرزمین پر کسب کمال میں وہ مقام حاصل کیا جس کی سرحدیں دائرہ امکان میں آنے والے ہر کمال سے آگے نکل گئیں اور حضرت زینب کی شخصیت تاریخ بشریت کی کردار ساز ہستیوں میں ایک عظیم اور منفرد مثال بن گئیں حضرت زینب نے واقعہ کربلا میں اپنی بے مثال شرکت کے ذریعہ تاریخ بشریت میں حق کی سربلندی کے لئے لڑے جانے والی سب سے عظیم جنگ اور جہاد وسرفروشی کے سب سے بڑے معرکہ کربلا کے انقلاب کو رہتی دنیا کے لئے جاوداں بنا دیا۔ جناب زینب کی قربانی کا بڑا حصہ میدان کربلا میں نواسہ رسول امام حسین کی شہادت کے بعد اہلبیت رسول کی اسیری اور کوفہ وشام کے بازاروں اور درباروں میں تشہیر سے تعلق رکھتا ہے جناب زینب نے اپنے وقت کے ظالم وسفاک ترین افراد کے سامنے پوری دلیری کے ساتھ اسیری کی پرواہ کیے بغیر مظلوموں کے حقوق کا دفاع کیا ہے اور اسلام وقرآن کی حقانیت کا پرچم بلند کیا محسن نقوی نے کیا خوب کہا ہے:

آیاتِ حق کی چھاؤں میں عصمت کا پھول تھیں
زینب کہیں علی تھیں کہیں بتول تھیں

واقعہ کربلا میں دختر بتول کی بے مثال شرکت نے تاریخ بشریت میں اعلائے کلمۃ الحق کیلئے لڑی جانے والی سب سے بڑی جنگ میں بپا ہونے والے

واقعہ کربلا میں دختر بتول کی بے مثال شرکت نے تاریخ بشریت میں اعلائے کلمتہ الحق کیلئے لڑی جانے والی سب سے بڑی جنگ میں بپاہونے والے انقلاب کو رہتی دنیا کیلئے جاوداں بنادیا۔ کربلا کے عظیم معرکے کے دوران اور اسکے بعد سیدہ زینب کے کردار کا ہر پہلو اہمیت کا حامل اور چراغ راہ کی مانند ہے مگر آپ کا انقلابی کردار تاریخ کی کتاب میں درخشندہ باب بن کر چمک رہا ہے اللہ تعالیٰ ہماری ماؤں بہنوں کو حضرت زینب کی نیک سیرت کنیزوں میں شامل کرے اور انہیں آپ سلام اللہ علیہا کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

پردے کا اہتمام کیا جب پردہ چھن گیا تو خاک سے پردہ کیا اور تمام مستورات کو ایک پیغام دیا کہ اگر کوئی بھی مصیبت پیش آئے مگر حجاب وعفت کا ہمیشہ دفاع کرنا چاہئے جناب زینب بنت علی علیہ السلام نے جس بہادری، دلیری اور شجاعت سے یزید پلید کا مقابلہ کیا کہ دنیا میں اس کی مثال ملنا ناممکن ہی نہیں مشکل بھی ہے جو مجلسیں ہم آج امام باڑوں میں منعقد کرتے ہیں ان مجالس کی ابتداء جناب زینب نے ہی کیا اور ظلم کے خلاف صدائے احتجاج بلند کیا عورتوں کی فطری آنے والے ہر کمال سے آگے نکل گئیں اور حضرت زینب کی شخصیت تاریخ بشریت کی کردار ساز ہستیوں میں ایک عظیم اور منفرد مثال بن گئیں حضرت زینب نے واقعہ کربلا میں اپنی بے مثال شرکت کے ذریعہ تاریخ بشریت میں حق کی سربلندی کے لڑے جانے والی سب سے عظیم جنگ اور جہاد وسرفروشی کے سب سے بڑے معرکہ کربلا کے انقلاب کو رہتی دنیا کے لئے جاوداں بنا دیا۔ جناب زینب کی قربانی کا بڑا حصہ میدان کربلا میں نواسہ رسول امام حسین کی شہادت انقلاب کو رہتی دنیا کیلئے جاوداں بنادیا۔ کربلا کے عظیم معرکے کے دوران اور اسکے بعد سیدہ زینب کے کردار کا ہر پہلو اہمیت کا حامل اور چراغ راہ کی مانند ہے مگر آپ کا انقلابی کردار تاریخ کی کتاب میں درخشندہ باب بن کر چمک رہا ہے اللہ تعالیٰ ہماری ماؤں بہنوں کو حضرت زینب کی نیک سیرت کنیزوں میں شامل کرے اور انہیں آپ سلام اللہ علیہا کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

روزنامہ
وطن
سرینگر

عورت: جن سے ڈرتا ہے زمانہ سارا

تحریر
محمد صالح انصاری

ابھی چند دن بھی نہیں ہوئے جب دلّی پولیس اور ممبئی پولیس نے شکایت ملنے کے بعد کچھ نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کو گرفتار کیا تھا۔ جو بلّی بائی ایپ کے ذریعہ مسلم خواتین کے خلاف نفرت پھیلانے اور انکی نیلامی کرنے کا کام کرتے تھے۔ ابھی تک وہ سلسلہ چل رہا ہے اور نئے نئے نوجوان جو ابھی تعلیم حاصل کر رہے ہیں انکی گرفتاریاں لگاتار ہو ہی رہی تھیں کہ اب ایک نیا معاملہ سامنے آ گیا۔ اور معاملہ بھی ٹھیک اسی طرح کا کہ کچھ اوباش اور بدمعاش قسم کے نوجوان کلب ہاؤس نام کے موبائل ایپ پر لڑکیوں کے خلاف گندی گندی نفرت آمیز باتیں کر رہے تھے اور حیرت کی بات یہ ہے کی یہ نوجوان نسل مسلم نفرت نے اتنی بری طرح گرفتار ہو چکے ہیں کہ خود لڑکیاں ہی لڑکیوں کے خلاف ایسے کاموں میں لڑکوں کا ساتھ دیتی نظر آ رہیں ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ آخر کیا وجہ ہے جو معاشرے میں اتنی زیادہ نفرت کی آندھی چل رہی ہے۔ ایک طرف پولیس نے روکنے کی کوشش کی تو انہوں نے کوئی دوسری جگہ تلاش کرلی اور پھر سے اسی نفرت کے کام کو آگے بڑھانے لگے۔ ایسا لگتا ہے کہ ان لوگوں کو ایسے کاموں کو لیکر نشا ہو گیا ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ پولیس اور قانون کی موجودگی میں بھی اپنے ماں بہن اور بیوی جیسے پاک رشتوں کو تار تار کر رہیں ہیں اور انکو کسی طرح کا کوئی ڈر اور شرمندگی کا احساس تک نہیں ہے۔

اگر پولیس نے یہی کام گزشتہ سال جون اور جولائی کے مہینے میں سُلّی ڈیل کے معاملے میں ہی کیا ہوتا اور گنہگاروں کو گرفتار کر کیفرِ کردار تک پہنچایا ہوتا تو آج انکے حوصلے بلند نہیں ہوتے اور نہ انکی اتنی ہمت ہوتی۔ ایسا لگتا ہے کہ اس معاملے میں نفرت کی سیاست کرنے والی ہماری نام نہاد حکومتوں کا بھی ہاتھ ہے اور یہ بات بلکل یقینی ہے کہ ہماری حکومتوں نے جو آئی ٹی سیل تیار کر رکھا ہے یہ سارا نفرت کا بازار انہیں لوگوں کا تیار کیا ہوا ہے۔ جسکی وجہ سے جب بھی کوئی معاملہ سامنے آتا ہے تو نام نہاد لڑکوں کی گرفتاریاں کر کے معاملے کو رفع دفعہ کر دیا جاتا ہے اور کچھ دنوں بعد کوئی اور یہ کام کرنے لگتا ہے۔ جبکہ اصل مجرم کا پتہ نہیں چلتا۔

ایسے میں ضرورت ہے کہ اس معاملے میں عدالت کا عمل دخل ہو اور عدالت اس معاملے کو اپنے طریقہ سے تفتیش کا کام انجام دے تاکہ یہ نفرت کا بازار بند ہو۔ نہیں تو وہ دن دور نہیں جب یہ نفرت مسلم خواتین سے باہر نکل کر راہ چلتی ہر خواتین کو اپنی زد میں لے لیگی اور ہم ایک وحشی معاشرے کہ حصہ بن جائیں گے۔

یہ بات ہر کوئی جانتا ہے کہ اس معاملے میں جن خواتین اور بہنوں کو نشانہ بنایا گیا ہے وہ ایسی باہمت اور باصلاحیت خواتین اور لڑکیاں ہیں جو حکومتوں کو ہر محاذ پر گھیر رکھی ہیں۔ انکے ہر غلط فیصلہ پر سوال کرتی ہیں ان کو تنقید کا نشانہ بناتی ہیں اور انکی اصل حقیقت عوام کے سامنے لاتی ہیں۔ یہ ایسا کام ہے جو آج کی بڑی بڑی ٹی وی چینل کی انکر نہیں کر سکیں۔ الثان کے لاکھ روکنے کی کوشش کے بعد بھی جب یہ حق اور سچ کی آواز نہیں رکی تو انھونے اب انسانیت کی ساری حدیں پار کر انکی عزت اور عصمت کو نشانہ بنانا شروع کر دیا۔ لیکن انکو معلوم نہیں کی یہ خواتین اور لڑکیاں اب ڈرنے والے نہیں ہے اور انکا ہر حربہ ناکام ہو جائیگا۔ بھلا کوئی منزل پر پہنچ کر واپس آتا ہے۔ اور یہ لڑکیاں اب اپنی اصلی منزل کو پہچان گئی ہیں اب وہ کسی بھی حالت میں ڈر کر پیچھے نہیں جانے والی اب تو راستہ بہت آگے تک جائیگا اور نفرت کی حکومت اور سیاست کرنے والوں کو انکے انجام کی سزا مل کر رہیگی۔

اگر آپ تاریخ کا صفحہ الٹ کر دیکھیں تو ہر دور میں ایسے لوگ نکل آتے ہیں جو حق اور سچ کی آواز روکنے کے لیے ساری حدیں پار کر جاتے ہیں۔ مدینہ منورہ میں جب محمد ﷺ کی آواز کو روکنے میں دشمنوں کی فوج ناکام ہوئی تو انھونے بھی یہی حربہ اختیار کیا تھا اور آپ ﷺ کی بیوی حضرت عائشہ صدیقہ (رض) پر تہمت لگا دیا کہ شاید اس وجہ سے روک لیں گے۔ لیکن حق و انصاف کی آواز میں اتنی طاقت ہوتی ہے کہ اسکو کسی بھی حال میں روکا نہیں جا سکتا اور ہندوستان میں خاص کر مسلم معاشرے میں جو یہ آواز اٹھی ہے اب اسکو دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی بس ضرورت ہے کہ ہم سب ملکر سچ کی آواز کے ساتھ اپنی آواز ملائیں۔

محکمہ صحت کا اپنے ملازمین کے تئیں حکمنامہ باقی محکمہ جات کے ملازمین پر بھی لاگو ہو!

رواں ماہ کی گیارہ تاریخ کو محکمہ صحت کشمیر کی جانب سے ایک حکمنامہ جاری کیا گیا جس میں کہا گیا کہ محکمہ ان مالزمین کو تنخواہیں نہیں دے گا جن کی ماہانہ کارکردگی غیر تسلی بخش ہوگی۔ حکمنامہ میں محکمہ کے سبھی ضلعی ذمہ داروں سے کہا گیا ہے کہ وہ محکمہ کے ہر ایک ملازم کی جانب سے مہینے کے دوران کئے گئے کام کی تفصیلات ہر ماہ ڈائریکٹوریٹ کو روانہ کریں تاکہ ان ملازمین کو تنخواہیں دینے یا نہ دینے کے حوالے سے کوئی فیصلہ لیا جاسکے۔ محکمہ صحت کی جانب سے جاری کردہ یہ حکمنامہ اس اعتبار سے انتہائی صحیح اقدام ہے کہ اس سے محکمہ کے کام کاج کے ساتھ ساتھ ہسپتالوں میں مریضوں کو دستیاب رکھی جانی والی طبی سہولیات میں معقولیت آئے گی۔ اسی بیچ یہ بات بھی غور طلب ہے کہ جموں وکشمیر حکومت کے ماتحت کام کرنے والے اکثر وبیشتر محکمہ جات میں ایسے مالزمین کی بھاری تعداد موجود ہے جن کا کام غیر تسلی بخش ہے یا جو محض تنخواہوں کے حصول کے روز ہی اپنے دفاتر میں حاضر ہو جاتے ہیں۔ حکومت نے کچھ عرصہ قبل جنگلات کی اراضی کو غیر قانونی قبضہ جات سے آزاد کرانے کے لئے ایک مہم شروع کردی اور اس مہم کے نتیجہ میں اب تک ہزاروں کنال اراضی کو غیر قانونی قبضے سے آزاد کرالیا گیا ہے۔ ایسے میں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب اس اراضی پر قبضہ ہو رہا تھا تو متعلقہ مالزمین کہاں سوئے ہوئے تھے اور انہوں نے اپنے اعلیٰ حکام کو اس چیز کی اطلاع نہیں کی یا اگر کہیں اعلیٰ حکام کو مطلع بھی کیا گیا تھا تو انہوں نے کاروائی کیوں نہیں کی۔ کیا ان مالزمین کے خلاف کاروائی ضروری نہیں بنتی جنہوں نے جنگلات کی زمین کو غیر قانونی قبضے میں جاتے ہوئے اپنی آنکھیں بند کر کے رکھیں؟۔ ایم جی نریگا سابق یو پی اے کی مرکزی کی جانب سے دیہی علاقوں کو ترقی اور روزگار کی فراہمی کے حوالے سے ایک انقلابی سکیم تھی جس کی عالمی سطح پر بھی پذیرائی ہوئی ہے تاہم یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ جموں وکشمیر خاص کر وادی کے کونے کونے میں یہ سکیم متعلقہ محکمہ کے ملازمین اور افسران وانجینئروں کے لئے سونے کی کان ثابت ہوئی ہے اور چپراسی سے لے کر بلاک ڈیولپمنٹ افسران تک کمیشن کا ایک ریٹ فکس ہے جس کے تحت ایم جی نریگا کا کام کرنے والے ٹھیکداروں سے کمیشن وصول کیا جاتا ہے۔ تعلیمی شعبے میں سرکاری سکولوں کی کارکردگی بے احتسابی کی ایک زندہ وجاوید مثال ہے۔ سرکاری سکولوں میں کام کرنے والے اساتذہ نے اپنے بچوں کو نجی سکولوں میں حصول تعلیم کے لئے داخل کرالیا ہے جس کے نتیجہ میں سرکاری سکولوں کے اندر تعلیم کا معیار ہر گزرتے دن کے ساتھ گرتا ہی جارہا ہے۔ کیا متعلقہ محکمہ جات کے حکام کے لئے ضروری نہیں کہ وہ اپنے ماتحت ملازمین کو احتساب کے دائرے میں لانے کی غرض سے اسی طرح کے احکامات جاری کرتے ہوئے ان کی کارکردگی کو بہتر کرنے کی سعی وکوشش کریں۔ جموں وکشمیر حکومت کے ماتحت کام کرنے والے متعدد بلکہ کم وبیش سبھی محکمہ جات میں کام کرنے والے ملازمین کے حوالے سے اس طرح کے احکامات صادر کئے جانے کی ضرورت ہے تاکہ ہر محکمہ کے کام کاج اور کارکردگی کو بہتر کیا جاسکے اور ہاں اس دوران یہ بات بھی ضروری ہے کہ جو سرکاری مالزمین لگن اور تندہی سے اپنا کام کاج کرتے ہوں ان کی حوصلہ افزائی کرنے کی بھی ضرورت ہے تب جاکر سرکاری دفاتر میں ورک کلچر کو بہتر بنایا جاسکتا ہے اور عام لوگوں کو انتظامی سطح پر درپیش مشکلات کو کم کیا جاسکتا ہے۔

بچہ مزدوری: بے فکر سماج اور سرکار

تحریر
ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

بچپن انسانی زندگی کا سب سے حسین پل ہوتا ہے، جس کی یاد ہمیشہ ستاتی ہے۔ نہ کسی بات کی فکر نہ ہی کوئی ذمہ داری۔ بس ہر وقت اپنی مستی میں کھوئے رہنا، کھیلنا کودنا اور پڑھنا، لیکن سبھی کا بچپن ایسا ہو یہ ضروری تو نہیں۔ دنیا بھر میں 21.5 کروڑ بچے ایسے ہیں جن کی عمر 14 سال سے کم ہے اور ان کا وقت کاپی کتابوں اور دوستوں کے بیچ نہیں بلکہ ہوٹلوں، گھروں، کارخانوں، صنعتوں، کھیت کھلیانوں برتنوں اور اوزاروں کے بیچ گزرتا ہے۔ بچوں کے ذریعہ سب سے زیادہ سامان بھارت، بنگلہ دیش اور فلپائن میں بنائے جاتے ہیں۔ دنیا کے کچھ ممالک میں مزدوری کیلئے عمر مقرر نہیں ہے تو کچھ نے خطرناک کاموں کی فہرست نہیں بتائی ہے۔ بچہ مزدوری دنیا بھر میں ایک اہم مسئلہ ہے۔

اس کے نام پر بچوں کے ساتھ کیا کیا نہیں ہوتا اور ان سے کیا کیا نہیں کرایا جاتا۔ 1991 کی مردم شماری کے مطابق بھارت میں بچہ مزدوری کا آنکڑا 11.3 ملین تھا۔ 2001 میں یہ تعداد 12.67 ملین تک پہنچ گئی۔ بچوں کیلئے کام کرنے والی این جی او کے مطابق 50.2 فیصد ایسے بچے ہیں جو ہفتہ میں ساتوں دن کام کرتے ہیں۔ 2 3.2 5 فیصد معصوم جنسی استحصال کا شکار ہو رہے ہیں۔ 50 فیصد خطرناک حالات میں کام کرتے ہیں۔ ان کی زندگی غلاموں سے بھی بدتر ہے۔ ان سے دن رات کام لیا جاتا ہے اور مزدوری بھی نہیں دی جاتی۔ انکے کام نہ کرنے پر انہیں جسمانی تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ مانا جا رہا ہے کہ آج 12 ملین بچے مزدوری میں لگے ہوئے ہیں۔ ان میں قریب ایک تہائی لڑکیاں ہیں۔ ویسے بچہ مزدوری کے ایک الگ اعداد وشمار ملتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ تمام طرح کے قوانین موجود ہونے کے باوجود دنیا بھر میں 17 کروڑ بچے کام پر جا رہے ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر کا تعلق ایشیائی ممالک سے ہے۔ خاص طور پر بھارت کے سامنے یہ مسئلہ پہلے سے زیادہ بھیانک شکل میں کھڑا ہے۔

جب بھی بچوں کے حقوں سے متعلق بات ہوتی ہے، بہانے بنائے جانے لگتے ہیں۔ چھوٹے بچوں کو تعلیم کا حق دینے کیلئے گوپال کرشن گوکھلے نے 1911 میں امپیریل ودھان پریشد میں بل پیش کیا تھا۔ یہ بل جبکہ چھوٹے لڑکوں تک محدود تھا لیکن پھر بھی پاس نہیں ہو سکا تھا۔ مہاراجہ دربھنگا جیسے ہندوستانی ممبران نے سخت اعتراض جتاتے ہوئے پوچھا تھا کہ اگر گاؤں کے سارے لڑکے اسکول میں پڑھنے لگیں گے تو ہمارے کھیتوں میں مزدوری کون کرے گا؟ یہ ذہنیت آج بھی موجود ہے۔ 1986 میں جب پارلیمنٹ نے قانون بنایا کہ 18 سال سے کم عمر کے بچوں سے مزدوری نہیں کرائی جاسکتی ہے، تب بھی یہ سوال اٹھا تھا کہ غریب خاندانوں کیلئے مشکل ہو جائے گی۔ اس کا صاف مطلب ہے کہ جو غریب ہیں، وہ روزی روٹی میں الجھے رہیں۔ اس سے باہر نکل کر انہیں کچھ سوچنے کا موقع نہ ملے اور نہ ہی ان کا دیش کے کسی معاملے سے کوئی سروکار ہو۔ سوائے ووٹ دینے کے۔ پہلے تو ان کے ووٹ بھی دوسرے ہی ڈال دیتے تھے۔ کیا سرکار کی یہ ذمہ داری نہیں ہے کہ بچوں کو پڑھنے، کھانے کی سہولت فراہم کرے تاکہ انہیں مزدوری کرنے کی نوبت نہ آئے۔

لازمی تعلیم کا قانون بننے کے پیچھے سپریم کورٹ میں چلے کئی مقدمے، مختلف تحقیقی رپورٹیں اور سیکڑوں سماجی وفلاحی تنظیموں کی محنت وکوششوں سے بنی سیاسی ہم خیالی کا زور تھا۔ 6 سے 14 برس کے ہر بچے کو تعلیم کا بنیادی حق دلانے والے اس قانون کی بڑی خاصیت یہ تھی کہ اس کے دائرے میں چھوٹی لڑکیاں شامل تھیں۔ اسی کے سہارے وزیر اعظم نریندر مودی کو بیٹی بچاؤ بیٹی پڑھاؤ اسکیم لانچ کرنے کا موقع ملا۔ جبکہ پسماندہ وحاشیہ پر رہنے والے طبقات کو یہ سبق پڑھایا جاتا رہا ہے کہ لڑکی کو پیدائش کے بعد سے ہی گھر کے ماحول میں ہاتھ بٹانے کی تربیت دی جائے۔ یہ تہذیب کا تقاضہ ہے۔ سات آٹھ سال کی بچی گھر کی صاف صفائی، کھانا بنانے جیسے روزمرہ کے کاموں کے علاوہ اس کام میں بھی داخل ہو چکی ہوتی ہے جو ذات کے لحاظ سے اس کے خاندان میں ہوتا آیا ہے۔ اس لڑکی کو اسکول بھیجنے والا اور اسکول میں اس کی پڑھائی کے معیار کو ماپنے کی کوشش کرنے والا قانون ایک خواب جیسا تھا۔ اس خواب کے حقیقت ہونے میں تہذیبی کانٹے اور سرکاری چٹانیں پہلے ہی حائل تھیں، تب نئے بچہ مزدوری قانون نے اس کے خواب کو کئی دہائی آگے کھسکا دیا ہے۔ ترقی کی اصطلاح میں جسے آگے بڑھنا کہتے ہیں۔ اس نئے قانون سے اس کا ٹھیک الٹا ہوا ہے۔

بچہ مزدوری قانون میں 2012 میں بھی کچھ نرمی کی گئی تھی۔ 2016 میں اس قانون کو اور نرم بنا دیا گیا۔ اس وقت کے لیبر اور روزگار وزیر بنڈارو دتاتریہ نے بچہ مزدوری ترمیمی بل 2016 کو تاریخی ومیل کا پتھر بتایا تھا۔ ان کے مطابق اس کا مقصد بچہ مزدوری کو پوری طرح ختم کرنا تھا۔ اس بل میں 14 سال سے کم عمر کے بچوں کیلئے خاندان سے جڑے کاموں کو چھوڑ کر مختلف زمروں میں کام کرنے پر مکمل روک لگانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ جب کوئی قانون زمین سے جڑا ہوتا ہے تبھی ٹکتا ہے اور لوگوں کو انصاف دیتا ہے۔ اسے تعلیم کا حق قانون 2009 سے بھی جوڑا گیا۔ نیا بل کہتا ہے کہ کوئی بھی بچہ کسی کام میں نہیں لگایا جائے گا لیکن جب بچہ اپنے اہل خانہ یا اہل خانہ کے روزگار میں مدد کر رہا ہو، اسکول کے بعد کے وقت میں یا چھٹیوں میں اور روزگار خطرناک نہیں ہے تو یہ قانون لاگو نہیں ہوگا۔ بنڈارو دتاتریہ کی دلیل تھی کہ خاندانی کاروبار میں مالک۔ مزدور کا تعلق نہیں ہوتا۔ یہ بڑی عام بات لگتی ہے کہ بچے گھر کے کاموں میں مدد کریں۔ سوال یہ ہے کہ بچے اسکول کے بعد یا چھٹیوں میں کام کریں گے تو سیر وتفریح کب کریں گے؟ پڑھیں گے کب؟ کھیلیں گے کب؟ کیا ان کی ذہنی ترقی کیلئے یہ ٹھیک رہے گا؟ کیا ان کے نازک جسم پر کسی بھی طرح کی مزدوری کا بوجھ لادنا صحیح ہوگا؟ اور یہ کون طے کرے گا یا نگرانی کرے گا کہ بچہ خاندان کے کام میں مدد کر رہا ہے؟ یا وہ اپنے والدین کا قرض چکانے کیلئے بندھوا مزدور بن گیا ہے۔

بچہ مزدور بل 2016 میں خطرناک صنعتوں کی تعداد 83 سے کم کرکے 3 کر دی گئی ہے۔ اب صرف کان کنی، آگ پکڑنے والی اشیاء اور دھماکہ خیز مواد کو ہی خطرناک مانا گیا ہے تو کیا زری، پلاسٹک، چوڑی بنانے کا کام، کپڑے، قالین بنانے کے کام، دکان، فیکٹری، کھیت کھلیان میں کیڑے مارنے والی دواؤں اور کیمیکل کے بیچ کام کرنا بچوں کیلئے محفوظ ہے۔ کیا بیڑی بنانا، رنگائی پتائی، اینٹ بھٹے میں کام کیا ان کیلئے ٹھیک ہے؟ کیا کوڑا چننا یا ڈھونا ان کی صحت کیلئے صحیح ہے؟ فلم ٹی وی سیریل اور اشتہارات میں آرٹسٹ کے طور پر کام کرنے سے بچوں میں کیا ذہنی تناؤ پیدا نہیں ہوتا؟ کیا یہ ان کی ذہنی نشو ونما کیلئے ٹھیک ہے؟ کچھ لوگوں کی زندگی ٹریفک سگنل پر کتاب، اخبار، پھول، کھلونے، موبائل چارجر بیچ کر چلتی ہے تو کیا ان کے بچوں کو ٹریفک سگنلس پر سامان بیچنے کی اجازت ہوگی؟

نوٹ: مضمون نگار کی لکھی گئی آراء سے ادارہ کو کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ انکی اپنی ذاتی رائے ہے۔

The Urdu Daily WATTAN
وطن سرینگر

باقیات

101
کی۔ ہے کے این ایس کے مطابق وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کی سربراہی والی حکومت کی کابینہ کا پہلا اجلاس جمعرات کو سول سکریٹریٹ سرینگر میں منعقد ہوا، جس میں کابینہ میں شامل سبھی پانچ وزراء، بشمول نائب وزیر اعلیٰ سریندر چودھری، سکینہ ایتو، جاوید احمد ڈار، جاوید رانا اور ستیش شرما نے شرکت کی۔ کابینہ کی پہلی میٹنگ میں چیف سکریٹری اٹل ڈلو بھی موجود تھے۔ کابینہ کے پہلے اجلاس کے دوران اہم انتظامی امور پر تبادلہ خیال کیا گیا اور حکومت کی فوری ترجیحات کا خاکہ پیش کیا گیا۔ ایک نیوز رپورٹ کے مطابق نئی تشکیل شدہ کابینہ نے خطے کی اہم پیش رفت کا جائزہ لیا، جبکہ حکومتی اقدامات کے عمل کو ہموار کرنے، عوامی شکایات کا ازالہ کرنے اور شفافیت کو فروغ دینے پر توجہ دی۔ کابینہ نے جاری ترقیاتی منصوبوں کی پیش رفت کا بھی جائزہ لیا۔ جموں و کشمیر میں بنیادی ڈھانچے کی ترقی، صحت کی دیکھ بھال، تعلیم اور روزگار کے مواقع کو فروغ دینا شامل ہے۔ کابینہ کا یہ اجلاس خطے میں برسوں کی سیاسی غیر یقینی صورتحال کے بعد عمر عبداللہ کی قیادت میں واپسی کی نشاندہی کرتا ہے۔ اجلاس سے قبل، انتظامیہ نے گزشتہ روز سول سکریٹریٹ میں سکریٹریز اور اہم افسران کے ساتھ مشاورت کی تاکہ پالیسیوں اور بیوروکریسی کے درمیان ہموار ہم آہنگی کو یقینی بنایا جاسکے، جس سے ان کی انتظامیہ کے لیے فیصلہ کن لہجہ طے کیا جاسکے۔

102
نئے انداز میں زندگی بسر کریں۔ وزیر اعلیٰ نے نامہ نگاروں کو بتایا، متاثرین کو وہ امداد حاصل کرنے کو یقینی بنانے کے اپنے عزم پر زور دیا جس کے وہ مستحق ہیں۔ ابتدائی ریلیف کی فراہمی کے لیے حکومت اور انتظامیہ کی جانب سے کی جانے والی کوششوں کا اعتراف کرتے ہوئے انہوں نے فراہم کردہ امدادی رقم میں اضافے کا اعلان کیا۔ انہوں نے یہ بھی انکشاف کیا کہ انہوں نے وزیر اعظم کے ریلیف فنڈ کے تحت اضافی مدد کی اپیل کی ہے، اس امید کا اظہار کرتے ہوئے کہ یہ بہت ضروری امداد فراہم کرے گا۔ وزیر اعلیٰ نے مزید امداد کے منصوبوں کا خاکہ پیش کیا، خاص طور پر وزیر اعظم آواز یوجنا اسکیم کے تحت۔ "مجھے اپنی تقریر میں یہ کہنا چاہیے تھا کہ وزیر اعظم آواز اسکیم کے تحت، اس اسکیم کے تحت ان کی بھی مدد کی جائے گی تاکہ وہ رقم حاصل کر سکیں اور اپنے ڈھانچے کو دوبارہ قائم کر سکیں۔" انہوں نے متاثرین کی اپنے گھروں کو دوبارہ تعمیر کرنے کی فوری ضرورت کو تسلیم کرتے ہوئے کہا۔ حمام جیسی بنیادی سہولیات کی کمی کے بارے میں خدشات کا جواب دیتے ہوئے، عبداللہ نے پہلے گھروں کو بحال کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔ "جب گھر بنیں گے تو غسل خانے بنیں گے۔ میرا فرض ہے کہ پہلے ان کے گھر بنواؤں۔ ہم غسل خانوں کا کیا کریں گے اگر ان کے سروں پر چھت نہیں ہے؟" عمر عبداللہ نے اس بات کا اعادہ کیا کہ ان کی توجہ سیاسی فائدے کے بجائے متاثرین کو فوری امداد فراہم کرنے پر مرکوز ہے۔ "جیسا کہ میں نے اپنی تقریر میں کہا، میں یہاں سیاست کرنے نہیں آیا ہوں۔ آج توجہ یہی ہونی ہے ... اور ہم اسے پورا کریں گے۔" انہوں نے یقین دلایا۔ چیف منسٹر عمر عبداللہ کا دورہ ایک ایسے وقت میں آیا ہے جب ... آگ کے نتیجے میں بے گھر ہونے والے خاندان اپنی زندگیوں کی تعمیر نو کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔

103
نتیجے میں 9 مزدور زخمی ہوئے، جن میں سے 2 کی حالت نازک ہے۔ زخمیوں کو علاج کے لیے قریبی ... اسپتال منتقل کیا گیا، جہاں ان میں سے 9 کو مزید علاج کے لیے صورہ ... (ایس کے آئی ایم ایس) اسپتال سرینگر منتقل کیا گیا، جہاں 2 زخمی ... کی حالت نازک ہے۔ ... نے بتایا کہ حادثے کے فوراً بعد، زخمیوں کو قریبی صحت کی سہولت میں منتقل کرنے کے لیے ریسکیو آپریشن شروع کیا گیا۔

104
پی ڈی پی سرکار میں اس وقت کے وزیر خزانہ ڈاکٹر حسیب درابو نے ریاست جموں و کشمیر کا آخری بجٹ 11 جنوری 2018 کو قانون ساز اسمبلی میں پیش کیا تھا اور مالی سال 2018-19 کیلئے بجٹ 80,313 کروڑ روپے کا پیش کیا تھا۔ تاہم، جون 2018 میں محبوبہ مفتی کی قیادت والی پی ڈی پی-بی جے پی مخلوط حکومت گر گئی۔ اور نومبر 2018 میں اسمبلی تحلیل کر دی گئی۔ مالی سال 2019-20 کے بجٹ کو اس وقت کے گورنر ستیہ پال ملک کی سربراہی میں اس وقت کی ریاستی انتظامی کونسل نے 15 دسمبر 2018 کو 88,911 کروڑ روپے کے حساب سے منظور کیا تھا۔ اگست 2019 میں یونین ٹیریٹری کے بعد کے بجٹ بشمول 2020-21، 2021-22، 2022-23، 2023-24 اور 2024-25 جموں و کشمیر میں قانون ساز اسمبلی کی غیر موجودگی میں پارلیمنٹ کے ذریعہ پیش اور منظور کیے گئے۔ جاری مالی سال 2024-25 کا بجٹ وزیر خزانہ نرملا سیتا رمن نے 23 جولائی 2024 کو پارلیمنٹ میں پیش کیا جس کی مالیت 1,18,728 کروڑ روپے تھی۔ تاہم، لوک سبھا انتخابات کے پیش نظر پارلیمنٹ میں 5 فروری 2024 کو (ووٹ آن اکاؤنٹ) کا عبوری بجٹ لیا گیا تھا۔ جموں و کشمیر کا 2023-24 کا بجٹ 1,18,500 کروڑ روپے تھا۔ حالیہ اسمبلی انتخابات کے بعد تشکیل شدہ نئی منتخب حکومت کی جانب سے جب بھی بجٹ اجلاس بلایا جائے گا، 2025-26 کا سالانہ بجٹ قانون ساز اسمبلی میں پیش کیا جائے گا۔ اس سے پہلے جموں میں منعقدہ بجٹ اجلاس جنوری فروری میں ہوا کرتا تھا۔ سرکاری عہدیداروں نے کہا کہ جموں و کشمیر کے نئے وزیر خزانہ کی تقرری کے فوراً بعد بجٹ کی تیاریاں شروع ہو جائیں گی کیونکہ بجٹ کے دستاویزات کو حتمی شکل دینے سے پہلے وزارت کو محکمے کے حساب سے جائزہ لینا ہوتا ہے۔ جاری مالی سال سے جموں و کشمیر پولیس کے بجٹ کو مرکزی وزارت داخلہ کی گرانٹس میں شامل کیا گیا ہے۔ جموں و کشمیر کے اپنے مالی وسائل بھی نئی حکومت کیلئے تشویش کا باعث ہوں گے۔ مالیاتی و اقتصادی ماہرین نے کہا کہ چونکہ نئی حکومت سے بہت زیادہ توقعات ہیں اور حکمران جماعت نیشنل کانفرنس نے اپنے انتخابی منشور میں کچھ مفت دینے کا وعدہ کیا ہے، اس لیے یہ نئی حکومت کے لیے ایک مشکل کام ہوگا۔ ماہرین نے کہا کہ جموں و کشمیر عام طور پر مرکزی گرانٹس پر منحصر رہا ہے۔

105
مختصر فائرنگ شروع ہوئی۔ حکام نے بتایا کہ کمک پہنچائی گئی اور ملیٹنٹوں کا سراغ لگانے کے لیے ایک بڑے پیمانے پر سرچ آپریشن جاری ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ سیکورٹی فورسز نے ڈرون اور اسنفر کتوں کو تعینات کیا ہے، جب کہ قریبی راجوری ضلع میں آج صبح ایک ہیلی کاپٹر کو بھی جنگل کے علاقے میں منڈلاتے ہوئے دیکھا گیا۔ عہدیداروں نے بتایا کہ جمعرات کی علی الصبح تین مشتبہ دہشت گردوں کی نقل و حرکت کی اطلاع ملنے کے بعد سیکورٹی فورسز نے شدرہ شریف علاقے میں کنڈی اور ملحقہ دیہاتوں میں محاصرے اور تلاشی کی کارروائی شروع کی۔ انہوں نے کہا کہ آخری اطلاعات ملنے تک سرچ آپریشن جاری تھا لیکن ابھی تک دہشت گردوں سے کوئی رابطہ نہیں ہوا۔ دریں اثناء، جموں میں واقع وائٹ نائٹ کور کے جنرل آفیسر کمانڈنگ لیفٹیننٹ جنرل نوین سچدیوا نے ڈوڈہ کا دورہ کیا اور پہاڑی ضلع میں سیکورٹی کی صورتحال اور آپریشنل تیاریوں کا جائزہ لیا جو ماضی قریب میں دہشت گردی کے کئی واقعات سے لرز اٹھا تھا۔ لیفٹیننٹ جنرل سچدیوا کا ڈیلٹا فورس کے جنرل آفیسر کمانڈنگ کے ساتھ سیکورٹی کی صورتحال اور آپریشنل تیاریوں کا جائزہ لینے کے لیے ڈوڈہ سیکٹر میں سوہندرا کا دورہ کیا، وائٹ نائٹ کور نے ایکس پر لکھا۔ فوج نے کہا کہ جی او سی نے خطے میں امن اور سلامتی کو برقرار رکھنے کے لیے تمام صفوں کے غیر متزلزل عزم اور لگن کو سراہا۔

106
تک ادا کریں گے۔ مرکزی حکومت نے قائم ضابطوں کے تحت سی جے آئی سے گزشتہ جمعہ کو گزارش کی تھی کہ وہ اپنے جانشین کا نام بتائیں۔ اسی کے جواب میں چیف جسٹس چندر چوڑ نے سنجیو کھنہ کو نیا سی جے آئی بنانے کی سفارش کی ہے۔ جسٹس سنجیو کھنہ کی بات کریں تو وہ سپریم کورٹ میں ترقی پانے سے پہلے دہلی ہائی کورٹ کے جج تھے۔ انہیں 18 جنوری 2019 کو سپریم کورٹ کا جج بنایا گیا تھا۔ جسٹس کھنہ سپریم کورٹ کے سابق جج جسٹس ہنس راج کھنہ کے بھتیجے ہیں۔ سنجیو کھنہ کی پیدائش 14 مئی 1960 کو ہوئی۔ ان کے والد جسٹس دیو راج کھنہ بھی دہلی ہائی کورٹ کے جج کے طور پر اپنی خدمات انجام دے چکے ہیں۔ ان کی ماں سروج کھنہ ایل ایس آر ڈی یو میں لیکچرر تھیں، جن سے انہوں نے اپنی اسکولی پڑھائی پوری کی ہے۔ سنجیو کھنہ نے 1980 میں دہلی یونیورسٹی سے گریجویشن کیا اور اس کے بعد لا میں داخلہ لیا تھا۔ وکالت کی پڑھائی پوری ہونے کے بعد انہوں نے 1983 میں بار کاؤنسل آف دہلی میں ایک وکیل کے طور پر اندراج کرایا تھا۔ ابتداً میں دہلی کے تیس ہزاری احاطہ میں پریکٹس شروع کی۔ 2005 میں دہلی ہائی کورٹ کے ایڈیشنل جج کے طور پر ان کی تقرری ہوئی اس کے بعد 2006 میں مستقل جج بنائے گئے تھے۔ 2006 سے 2019 تک ہائی کورٹ میں جج کا عہدہ سنبھالنے کے بعد سنجیو کھنہ کو 18 جنوری 2019 کو ہندوستان کی سپریم کورٹ کے جج کے طور پر ترقی ملی۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق 2019 میں سنجیو کھنہ کو جب سپریم کورٹ میں ترقی دی گئی تو ان کی تقرری پر تنازع پیدا ہو گیا تھا۔ دراصل عمر اور تجربہ میں ان سے سینئر جج قطار میں ہونے کے باوجود انہیں سیدھے سپریم کورٹ میں تقرر کیا گیا تھا۔

107
تازہ درخواست ایک ماہر تعلیم ظہور احمد بٹ اور جموں و کشمیر کے سماجی و سیاسی کارکن خورشید احمد ملک نے دائر کی تھی۔ 11 دسمبر 2023 کو، سپریم کورٹ نے متفقہ طور پر آئین کے آرٹیکل 370 کی منسوخی کے فیصلے کو برقرار رکھا جس نے سابقہ ریاست جموں و کشمیر کو خصوصی حیثیت دی تھی اور ساتھ ہی سپریم کورٹ آف انڈیا نے حکم دیا تھا کہ ستمبر 2024 تک جموں و کشمیر میں اسمبلی انتخابات کرائے جائیں۔ عدالت عظمیٰ نے یہ بھی کہا تھا کہ جموں و کشمیر کی ریاستی حیثیت کو جلد سے جلد بحال کیا جانا چاہیے۔ اس دوران سپریم کورٹ کے سینئر وکیل کپل سبل نے جموں و کشمیر کی ریاست کا درجہ بحال کرنے کا مطالبہ کیا۔ ایڈووکیٹ سبل نے اپنے آفیشل ایکس ہینڈل پر لکھا کہ جموں و کشمیر کو ریاست سے یونین ٹیریٹری میں گھٹانا ایک آئینی بددیانتی ہے۔ کپل سبل، جنہوں نے آرٹیکل 370 کی منسوخی کے فیصلے کو چیلنج کرنے کی عرضیوں پر ہوئے سماعت کے دوران خصوصی آئینی پوزیشن کو بحال کرنے کی وکالت کی تھی، کہا جب یہ معاملہ عدالت میں تھا کہ یہ ایک آئینی غلطی تھی کہ ریاست جموں و کشمیر کو ایک مرکز کے زیر انتظام علاقہ بنا دیا گیا تھا۔ کپل سبل نے اپنے آفیشل ایکس ہینڈل پر لکھا کہ سپریم کورٹ کا اس معاملے پر فیصلہ نہ کرنا غلط تھا۔ سینئر وکیل نے لکھا کہ یہ جموں و کشمیر کے لوگوں کا آئینی حق ہے، اور یہ ریاست کی بحالی کا وقت ہے۔

108
محکموں کے سربراہوں کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ فنڈز کے استعمال کے بارے میں دوبارہ رپورٹ پیش کریں، اور اخراجات میں شفافیت اور جوابدہی کو یقینی بنایا جاسکے۔

109
چند سال اقتدار میں رہی۔ ایل جی کا قانون برقرار، آرٹیکل 370 ہٹا دیا گیا۔ نہ صرف ریاست کی سیاست میں بلکہ عمر کی ذاتی زندگی میں بھی سیاسی عدم استحکام موجود تھا۔ دی وائس آف انڈیا کے مطابق جموں و کشمیر کے وزیر اعلی عمر عبداللہ کے لیے گزشتہ 130 دن ہنگامہ خیز تھے۔ اس دوران وہ بارہمولہ سیٹ سے لوک سبھا الیکشن ہار گئے۔ اس کے بعد انہوں نے اسمبلی الیکشن لڑنے سے انکار کر دیا۔ نامزدگی شروع ہونے سے ٹھیک پہلے الیکشن لڑنے کا فیصلہ کیا گیا اور وہ بھی دو سیٹوں (بڈگام اور گاندربل) سے۔ دونوں سیٹوں پر الیکشن جیتا اور پارٹی اقتدار میں آئی۔ لوک سبھا انتخابات میں شکست کے بعد ٹھیک 131 ویں دن مرکزی زیر انتظام علاقے کے پہلے وزیر اعلی کے طور پر حلف لیا۔ گزشتہ دہائی نے ریاست کی سیاست میں بڑی تبدیلیاں لائی ہیں۔ ان تبدیلیوں نے عمر عبداللہ کو تمام رنگ دکھائے۔ عمر عبداللہ کو ایک دہائی قبل اقتدار سے ہٹا دیا گیا تھا۔ پی ڈی پی چند سال اقتدار میں رہی۔ ایل جی کا قانون برقرار، آرٹیکل 370 ہٹا دیا گیا۔ نہ صرف ریاست کی سیاست میں بلکہ عمر کی ذاتی زندگی میں بھی سیاسی عدم استحکام موجود تھا۔ عمر کی ازدواجی زندگی میں بھی ہنگامہ آرائی تھی۔ 1994 میں عمر نے پائل ناتھ سے شادی کی۔ 2011 میں اس نے طلاق کے لیے درخواست دائر کی۔ عمر نے 2011 میں عوامی طور پر تسلیم کیا تھا کہ وہ اور اس کی بیوی الگ ہو رہے ہیں۔ لوک سبھا میں شکست کے بعد پارٹی کی ساکھ کو بچانا اور کشمیریوں کے درمیان پارٹی کا جھنڈا بلند کرنا عمر عبداللہ کے لیے بڑا چیلنج تھا۔ اس کے لیے اس نے عوام سے رابطہ قائم کیا۔ مسئلہ کشمیر پر بھرپور انداز میں بات کی۔ دفعہ 370 کی بحالی اور مکمل ریاست کا معاملہ ترجیحی بنیادوں پر رکھا گیا۔ پورا الیکشن اسی مسئلے پر لڑا گیا اور شروع سے ہی پوری توجہ کشمیر کی تقسیم پر مرکوز تھی۔ سیٹ لوڈ سے لے کر ٹکٹوں کو فائنل کرنے تک تمام مساوات میں ترتیب دیں۔ کسی کو اس بات کی بھی اجازت نہیں تھی کہ کانگریس کے ساتھ اتحاد ہوگا۔ سینئر صحافی ظفر اقبال کا کہنا ہے کہ عمر نے الیکشن لڑنے سے انکار کرنے کے باوجود پارٹی کے سینئر عہدیداروں اور کارکنوں کی جانب سے الیکشن لڑنے کا دباؤ تھا۔ ان کا الیکشن لڑنے کا اعلان کشمیر ڈویژن میں پارٹی کے لیے لائف لائن ثابت ہوا۔ جب سال 2019 میں آرٹیکل 370 اور 35(A) کو ہٹایا گیا تو عمر عبداللہ نے ریاست کے مختلف مقامات کا دورہ کرنا اور لوگوں سے ملاقاتیں جاری رکھیں۔ مرکزی حکومت کے خلاف عوام کو واضح پیغام دیا۔ اس دوران علیحدگی پسند لیڈروں کے خلاف بھی ایک محاذ کھول دیا گیا۔ وہ لوگوں کو یہ باور کرانے میں کامیاب رہے کہ ان کی انتخابی جیت سے کشمیریوں کے مسائل حل نہیں ہوں گے۔ لوک سبھا 2024 کے انتخابات میں بارہمولہ کی 18 اسمبلی سیٹوں میں سے 15 سیٹوں پر انجینئر رشید کو برتری والے لوگوں نے اس لوک سبھا حلقے کی 16 سیٹیں این سی کو دیں۔ سیاسی ماہر محمد تاج الدین کا کہنا ہے کہ عمر عبداللہ لوک سبھا میں ہارنے کے بعد بھی کشمیری مسائل پر ڈٹے رہے۔ نچلی سطح پر کام کرنے اور عوام سے براہ راست رابطہ برقرار رکھنے سے ہی وہ اقتدار میں واپس آنے میں کامیاب ہوئے۔ عمر عبداللہ کی دوسری وزارت اعلی کے دوران جموں و کشمیر کا آئینی ڈھانچہ مکمل طور پر بدل گیا ہے۔ اس میں ریاست کے فیصلے نہ صرف وزیر اعلی کے دفتر سے بلکہ راج بھون سے بھی لیے جائیں گے۔ ایسے میں عمر عبداللہ کے لیے ایل جی کے ساتھ تال میل برقرار رکھنا ایک بڑا چیلنج ہوگا۔ ریاست کی ترقی کو جاری رکھنے اور روزگار کی فراہمی کو یقینی بنانا بھی ایک چیلنج ہوگا۔ ایک بیوروکریٹ کا کہنا ہے کہ اب جموں و کشمیر پبلک سروس کمیشن پولیس میں براہ راست بھرتیاں کرے گا۔ اس کے علاوہ جموں و کشمیر سلیکشن بورڈ کو تمام PSUs، سرکاری کمپنیوں، کارپوریشنوں اور بورڈز میں خدمات اور نان گزیٹیڈ آسامیوں کے ساتھ کلاس 4 کی بھرتی کرنے کا اختیار بھی حاصل ہوگا۔ واضح رہے کہ اب منتخب حکومت کلاس فور کیٹگری میں بھی بھرتی نہیں کر سکے گی۔ اب اصل امتحان عمر عبداللہ کا ہوگا کیونکہ ریاست کی بحالی سمیت کئے گئے وعدوں کو پورا کرنے کا دباؤ ہوگا۔

110
لیڈر نے کہا کہ جموں و کشمیر کے لوگوں سے جمہوریت چھین لی گئی تھی، اور آج ہم اپنے عہد کی تجدید کرتے ہیں کہ جب تک ریاستی حیثیت مکمل طور پر بحال نہیں ہو جاتی اپنی لڑائی جاری رکھیں گے۔ اس سے پہلے، کانگریس کے صدر ملکارجن کھڑگے نے بدھ کے روز عمر عبداللہ کے وزیر اعلیٰ کے طور پر حلف برداری کے بعد، جموں و کشمیر میں ریاستی حیثیت کی بحالی کے لیے اپنی پارٹی کے عزم کا اعادہ کیا۔ کھڑگے نے کہا کہ میں یہاں انہیں مبارکباد دینے آیا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں خوشی ہے کہ ہمارا اتحادی وزیر اعلیٰ بنا اور یہاں طویل عرصے کے بعد جمہوریت قائم ہوئی ہے۔ ہم اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ یہاں ریاستی حیثیت بحال ہو۔ قابل ذکر ہے کہ کانگریس جموں و کشمیر کے صدر طارق حمید قرہ اور متعدد پارٹی کے لیڈر جی اے میر نے بدھ کو اعلان کیا کہ ان کی پارٹی جموں و کشمیر کی ریاستی حیثیت بحال ہونے تک کابینہ میں شامل نہیں ہوگی۔

111
ملے گی۔ مورتی کی آنکھوں پر بندھی ہوئی پٹی ہٹا دی گئی ہے اور ایک ہاتھ میں موجود تلوار کو ہٹا کر اس کی جگہ آئین کی کتاب تھما دی گئی ہے۔ غالباً انصاف کی دیوی کی اس نئی مورتی سے عوام میں یہ پیغام دینے کی کوشش ہو رہی ہے کہ قانون اندھا نہیں ہے۔ عام طور پر پہلے لوگ اس مورتی کا حوالہ دے کر کہتے تھے کہ قانون اندھا ہوتا ہے۔ حالانکہ حقیقی معنوں میں آنکھوں پر بندھی پٹی کا مطلب یہ تھا کہ عدالتی کارروائی کے دوران عدالت چہرہ دیکھ کر فیصلہ نہیں سناتی، بلکہ ہر شخص کے لیے یکساں طریقے سے انصاف کیا جاتا ہے۔ اس مورتی کے ایک ہاتھ میں ترازو حسب سابق موجود رہے گا، لیکن دوسرے ہاتھ سے تلوار ہٹا کر آئین کی کتاب تھمانے کا بھی ایک خاص مقصد ہے۔ اس سے یہ پیغام جائے گا کہ ہر ملزم کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔ قابل ذکر ہے کہ عدالت میں لگی انصاف کی دیوی کا مجسمہ، یعنی مورتی برطانوی دور سے ہی دیکھنے کو مل رہی ہے۔ اب اس میں تبدیلی کر کے عدلیہ کی شبیہ وقت کے مطابق بدلنے کی کوشش کی گئی ہے۔ چیف جسٹس آف انڈیا عدالتی کارروائی میں انگریزوں کے زمانے سے چلے آرہے طریقہ کو بدل کر اس میں ہندوستانیت کا رنگ گھولنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اسی کو مدنظر رکھتے ہوئے انصاف کی دیوی میں بھی بدلاؤ کیا گیا ہے۔ بڑی تعداد میں لوگ اس تبدیلی کی تعریف کر رہے ہیں، حالانکہ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اس تبدیلی پر تنقیدی تبصرہ کر رہے ہیں۔

112
برف باری کے امکان کیساتھ موسم عام طور پر ابر آلود رہنے کا امکان ہے۔ موسمیاتی مرکز نے اپنی جاری کردہ ایڈوائزری میں کہا کہ کاشتکاروں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ فصل کٹائی جاری رکھیں، کٹی ہوئی فصلوں کو محفوظ ذخیرہ کریں اور کھیت کھلیانوں کے دیگر کام کریں۔ جبکہ سیاحوں اور ٹریکروں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ 24 اور 25 اکتوبر کے دوران موسم کے مطابق منصوبہ بندی کریں۔ قابل ذکر ہے کہ موسمیاتی مرکز نے بدھ کو کہا تھا کہ کشمیر وادی میں 16 اور 15 اکتوبر کو مختصر مرحلے کی بارشوں کا امکان ہے۔ موسمیاتی مرکز کے ایک ترجمان کا مزید کہنا تھا کہ 16 اکتوبر کی شام سے 17 اکتوبر کی صبح تک کپوارہ، بانڈی پورہ اور گاندربل اضلاع کے بالائی علاقوں میں کہیں کہیں ہلکی برف باری یا ہلکی بارشیں متوقع ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ وادی میں 18 اور 19 اکتوبر کو موسم مجموعی طور پر ابر آلود رہ سکتا ہے۔

113
ویژن کو بیان کیا کہ وہ کشمیر اور بھارت بھر کے مقامی ٹیلنٹ کو کیسے پروان چڑھائیں گے۔ "ہمارا ویژن یہ ہے کہ ہم ایسے ٹیلنٹ کو تلاش کریں اور نکھاریں جو قومی اور بین الاقوامی سطح پر مقابلہ کر سکے۔" انہوں نے کہا، یہ وضاحت کرتے ہوئے کہ سن پریا گروپ کے کھیلوں کے اقدامات اڑیسہ اور کشمیر جیسے علاقوں کے کھلاڑیوں کو کیسے فائدہ پہنچائیں گے۔ شری گپتا نے مزید کہا کہ گروپ کرکٹ کے علاوہ دیگر کھیلوں میں بھی مقامی ٹیلنٹ کو فروغ دینے کے لیے پرعزم ہے۔ ہم مقامی ٹیلنٹ کو باسکٹ بال، رگبی اور ہاکی جیسے کھیلوں میں شامل کرنے کے لیے پرجوش ہیں، اور خاص طور پر جموں و کشمیر جیسے علاقوں میں مواقع لانے کے لیے بے تاب ہیں، جہاں کھیلوں کے لیے بے پناہ جنون پایا جاتا ہے۔ کونارک سوریا اڈیشہ نے پہلے ہی لیجنڈز لیگ میں اپنی شناخت بنائی ہے، جس کی کارکردگی کا مظاہرہ پٹھان برادران، ارون شیلر اور کیون او برائن جیسے ستاروں نے کیا ہے۔ ٹیم کے فائنل تک کے سفر کے بارے میں بات کرتے ہوئے اہنکش نے کہا، "ہمارے کھلاڑیوں نے شاندار صلاحیت کا مظاہرہ کیا ہے، اور جموں اور سرینگر جیسے علاقوں سے شائقین کی حمایت بے حد شاندار رہی ہے۔ سن پریا گروپ کی وسیع توجہ اڑیسہ میں ایک عالمی اسپورٹس سینٹر آف ایکسیلنس بنانے اور دوسرے درجے اور تیسرے درجے کے شہروں میں کھیلوں کی ترقی کے لیے انفراسٹرکچر کو وسعت دینے پر ہے۔ ہماری ترجیح یہ ہے کہ کشمیری نوجوان کھلاڑیوں کو، اور دیگر علاقوں کے کھلاڑیوں کو، اس بات سے آگاہ کیا جائے کہ ان کے لیے کتنے وسیع مواقع موجود ہیں، صرف کرکٹ میں ہی نہیں بلکہ تمام کھیلوں میں۔" اہنکش نے زور دیتے ہوئے کہا۔ بھارت کے 2036 کے اولمپکس کی میزبانی کے ویژن کے مطابق، سن پریا گروپ نوجوان کھلاڑیوں اور انفراسٹرکچر میں سرمایہ کاری کے لیے پرعزم ہے۔ اہنکش نے مزید کہا، "ہمارے پاس 12 سال ہیں کہ ہم مستقبل کے چیمپئنز کو تیار کریں۔ اگر ہم ابھی سے شروع کریں گے، تو ہمارے پاس 2036 تک ایسے ہیرو ہوں گے جو ملک کے لیے میڈلز جیتنے کے لیے تیار ہوں گے۔" اہنکش اور شری دونوں نے مقامی ٹیلنٹ کی حمایت کرنے کے گروپ کے عزم کو مضبوط کیا اور کشمیر میں کھیلوں کے مستقبل کے حوالے سے پرامیدی کا اظہار کیا۔

□□□□

از دفتر نائب تحصیلدار زونی مر تحصیل عیدگاہ سرینگر
عنوان: درخواست منجانب مساۃ راجہ زوجہ مرحوم عبدالحمید شیخ ساکنہ ڈگہ پورہ آنچار سرینگر بغرض اجرائی لیگل ہیر سرٹیفکیٹ

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں درخواست مساۃ راجہ زوجہ مرحوم عبدالحمید شیخ ساکنہ ڈگہ پورہ آنچار سرینگر بغرض اجرائی لیگل ہیر سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا خواہاں ہے۔ معاملہ زیر بحث کے نسبت پٹواری حلقہ سے رپورٹ طلب کی گئی ہے جس کے نسبت سائلہ کا شوہر عبدالحمید شیخ ولد احمد شیخ مورخہ 16/09/1998 کو فوت ہو چکا ہے۔ مطابق رپورٹ پٹواری متوفی کا کنبہ بذیل افراد پر مشتمل ہیں۔

نام افراد کنبہ	عمر	رشتہ	پیشہ	کیفیت
مساۃ راجہ	۴۹	زوجہ	بیوہ	
نگہت	۲۷	دختر	شادی شدہ	
بسمہ حمید	۴۳	----	------	......
اشرفا	۴۸	بہن	شادی شدہ از خانہ بیرون	.....

اس طور پر متوفی کا کنبہ ۴ افراد پر مشتمل ہیں۔ قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے ہر خاص وعام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار زونی مر

از نیابت کچواری
مضمون: چٹھی آمدہ از دفتر بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر خانصاحب زیر نمبری BDO/KSB/385 مورخہ 10/10/2024 نسبت اجرائی پیدائشی سرٹیفکیٹ بحق فہمیدہ دختر غلام نبی نجار ساکنہ موضع گروسٹھو کلان تحصیل خانصاحب

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کی نسبت رپورٹ چوکیدار علاقہ و دیگر فیلڈ عملہ سے عیاں ہے کہ فہمیدہ اختر دختر غلام نبی نجار ساکنہ موضع گروسٹھو کلان مورخہ 01/01/1997 کو گھر پر ہی پیدا ہوئی ہے۔ جسکی نسبت چیف میڈیکل آفیسر بڈگام کی اجرا کردہ Age Certificate شامل مثل ہے۔ اس بارے میں بذریعہ اشتہار ہر خاص وعام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار کچواری

از دفتر نائب تحصیلدار زونی مر سرینگر
عنوان: درخواست منجانب عمران فاروق ولد مرحوم فاروق احمد شیخ ساکنہ ملہ باغ باغات شور سرینگر بغرض اجرائی لیگل ہیر / ڈپنڈنٹ سرٹیفکیٹ

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں درخواست عمران فاروق ولد مرحوم فاروق احمد شیخ ساکنہ ملہ باغ باغات شور سرینگر بغرض اجرائی لیگل ہیر / ڈپنڈنٹ سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا خواہاں ہے۔ معاملہ زیر بحث کے نسبت پٹواری حلقہ سے رپورٹ طلب کی گئی ہے جس کے نسبت سائل کی والدہ میمونہ ساکنہ ملہ باغ باغات شور مورخہ 18/09/2024 کو فوت ہو چکی ہے۔ مطابق رپورٹ پٹواری متوفی کا کنبہ بذیل افراد پر مشتمل ہیں۔

نام افراد کنبہ	عمر	رشتہ	پیشہ	کیفیت
عمران فاروق	۲۹	پسر	زیر تعلیم	بلا شادی شدہ
آفریدی فاروق	۲۷	---	...	...

اس طور پر متوفی کا کنبہ ۴ افراد پر مشتمل ہیں۔ قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے ہر خاص وعام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار زونی مر

از نیابت گوم احمد پورہ
عنوان: درخواست منجانب محمد اسحاق ڈار پسر عبدالرحیم ڈار ساکنہ موضع حبک ٹینگو سنگھ پورہ بارہمولہ نسبت DOB سرٹیفکیٹ بحق خود

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کے نسبت کاغذات عدالت ھذا میں زیر کارروائی ہے۔ نیز مطابق نمبردار وغیرہ و چوکیدار علاقہ سائل محمد اسحاق ڈار پسر عبدالرحیم ڈار موضع حبک ٹینگو سنگھ پورہ میں ہی رہائش پذیر ہے۔ نیز مطابق اسکول ریکارڈ سائل مذکور مورخہ 16/06/1950 کو پیدا ہوا ہے جسکے نسبت سائل مذکور اپنے حق میں DOB سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا خواہاں ہے لہذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار گوم احمد پورہ

OFFICE OF THE NAIB TEHSILDAR PAMPORE/ KHREW

Subject: Grant of Permission to alienation of Migrant immovable property of Sh Ratan Lal Pandith,Sh Girdari Lal and Sh. Chaman Lal Pandit Sons Late Kamla Devi Residents of Ladhoo Tehsil Pampore District Pulwama A/P. Migrants at Jammu through attorney holder Bashir Ahmad Lone S/o.Abdul Ahad Lone R/o. Ladhoo Pampore in favour of Zareefa Bano D/o. Gh. Mohd Ganie R/o.Ladhoo Tehsil Pampore District Pulwama under the provision of J&K Migrant immovable Property (Preservation, Protection & Restraint on Distress Sales) Act 1997.

NOTICE

The above mentioned land alienation case is under process in this office and owners/executants of land are seeking permission for allienation of land measuring 11 Kanal 09 Marlas falling under survey No. 1795 Khata No. 1212 Khewat No. 615 situated at Village Ladhoo Tehsil Pampore District Pulwama. The land in question is proposed to be alienated through Attorney Holder Bashir Ahmad Lone S/o. Ab Ahad Lone R/o. Ladhoo Pampore to the above mentioned persons. The details of executants / owners are Sh Ratan Lal Pandit, Sh Girdari Lal and Sh Chaman Lal Pandit Sons of Late Kamla Devi Residents of Ladhoo Tehsil Pampore District Pulwama A/P: Migrants at Jammu for land measuring 11 Kanal 09 Marlas equally.

Before proceeding further, any one having any objection can file the same in writing in the office of undersigned during office hours within a period of seven days from the date of publcation of this notice after that no objection shall be entertained.

Sd/- Naib Tehsildar
Pampore/Khrew

DIPK-6126/24
Dtd. 16-10-2024

Executive Engineer Kashmir Power Distribution Corporation Ltd. O&M Division Pulwama

STANDARD BIDDING DOCUMENT
for
Shifting of 02 No. of transformers at Arif Masjid Malikpora Pulwama at Municipal Council Pulwama.
e-NIT NO:17of 2024-25. Dated:16-10-2024.

Tender Floating Division: Executive Engineer KPDCL O&M Division Pulwama.

1	e-bid submission start date and time	16.10.2024; (2:00 PM onwards)
2	e-bid submission end date and time	25.10.2024; (upto 12:00 PM)
3	Commercial and Technical Bid opening date & time	25.10.2024; 02:00 PM
4	Online financial e-Bid opening date & time (Only of the technically qualified Bidders)	Any convenient date after evaluation of technical bids in the office of undersigned.
5	Venue of opening of techno-commercial Bids	Office of the Executive Engineer, O&M Division Pulwama, Kashmir Pin Code 192301 Address near DC office Pulwama Kashmir
6	Tender Value	Rs. 5.60 Lacs
7	Cost of e-Bid document	Rs. 500/- (Rupees Five Hundred only) (Non-Refundable)
8	Amount of Earnest Money Deposit (EMD)	Rs.11200/= (Rupees Eleven Thousand Two Hundred only)

Sd/- Executive Engineer
O&M Division Pulwama

DIPK-NB-1761/24
Dtd. 17-10-2025

Government of Union Territory Jammu & Kashmir

OFFICE OF THE EXECUTIVE ENGINEER
Mechanical and Hospitals Division Handwara

Tender Notice Inviting e-Tender
e-NIT No: MHDH/TS/2024-25/eNIT/19
Date: 14-10-2024

For and on behalf of the Lieutenant Governor of Jammu & Kashmir, Executive Engineer, Mechanical & Hospitals Division Handwara, invites online e-bids in Two Cover system on items wise basis from registered/reputed firms or authorized dealers/workshop holders for the below mentioned works:

S.No	Name of Work	Estd. Cost	Cost	E/M	Time	AAA
1	Providing and Fitting of Front Fixed Wedge body of snow Plough for Snow Cat Preet 90Hp of MH SubDivision II Handwara at SCCR Gurez.	0.66	200	1400	7 days	Accorded

1. Downloading of Bids: The Tender document Consisting of qualifying information, eligibility criteria, specifications, Bill of quantities (B.O.Qs), Set of Terms & Conditions of Contract and other details can be seen/downloaded from the Govt. website www.jktenders.gov.infrom from 14/10/2024 (1800hrs)
2. Submission of Bids: The bidders shall deposit their bids in electronic format on the above website from 15/10/2024 (1000hrs) in two covers up to 22/10/2024 (1400hrs).
3. Opening of Bids: The bids uploaded on the website up to due date and time will be opened on 23/10/2024 (14.00 hrs) in the Office of the Executive Engineer, Mechanical & Hospitals Division Handwara.
4. The bidders are required to submit their offers in two (02) covers. 5. The bid for the work shall remain valid for a period of 180 days from the date of opening of bids. (Cover-II)

Sd/- Executive Engineer
Mechanical & Hospitals Division
Handwara

DIPK-6125/24
Dtd. 17-10-2024

انسانی ترقی ہی ملکی ترقی کی کنجی ہے

تحریر: یاسر چغتائی

قدیم زمانوں میں کسی سلطنت کے خطرات و ترجیحات جنگوں سے لے کر فتوحات تک محدود ہوا کرتے تھے، جہاں آباد انسانوں کو فقط جنگی ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا، پھر وقت گزرتا گیا اور دنیا میں روایتی جنگوں سے ہٹ کر نئے خطرات اور چیلنجز نے جنم لیا۔

عالمی جنگوں کی تباہ کاریوں کے بعد دنیا نے جب اپنی ترجیحات کو تبدیل کرتے ہوئے ترقی کا نیا سفر شروع کیا تو ملکوں کی معاشی و سماجی ترقی کو انسانی ترقی ہیومن ڈویلپمنٹ کیساتھ منسوب کیا گیا۔

معاشی و سماجی ترقی انسانی ترقی سے مشروط ہے جس کیلئے سنجیدہ کوششیں کرنا ہونگی ہمارے ہاں انسانی سرمائے کا مثبت استعمال نہ ہونے کے برابر ہے

اس حوالے سے پاکستان 159 ویں نمبر پر ہے

اور انسانوں پر سرمایہ کاری کرنے کی سنجیدہ کوشش شروع ہوئیں، کینیڈین معیشت دان پروفیسر کین گیلبر تھ کے مطابق کسی ملک کی معیشت میں بہتری انسانی ترقی اور انسانوں پر خرچ کرنے میں ہی پنہاں ہے اور بہتر انسانوں سے ہم بہتر معیشت حاصل کر سکتے ہیں۔ اسی طرح معروف امریکی معیشت دان فیرڈک نے بھی کہا جو ملک اپنے عوام میں صلاحتیں پیدا کر کے انھیں معاشی ترقی کیلئے استعمال میں نہیں لاتا، وہ ملک کسی اور شعبہ میں ترقی نہیں کر سکتا۔ ان تمام تجاویز اور تلقین کا ثبوت یہ ہے کہ حالیہ دہائیوں میں جن ممالک نے اپنے انسانوں پر زیادہ خرچ کرتے ہوئے انہیں باصلاحیت بنا کر استعمال کیا، انھوں نے ترقی حاصل کی اور جو ممالک اپنے عوام کو کار آمد نہ بنا سکے، گویا وہاں ناکارہ انسانوں کا جم غفیر ملکی وسائل پر بوجھ بن گیا ہے۔

ہم اکثر سوچتے ہونگے کہ پاکستان ترقی پذیر ملک کیوں کہلاتا ہے؟ تو ہمارے ترقی پذیر کہلانے کی بنیادی وجہ انسانی ترقی کا نہ ہونا ہے، درحقیقت ترقی پذیر اور ترقی یافتہ ممالک میں بنیادی فرق انسانی سرمائے کی ترقی اور اسکے بہتر استعمال کا ہی ہوتا ہے۔ مگر ہمارا یہ عالم ہے کہ آج Human Develpment Index میں پاکستان 188 ممالک کی فہرست میں 159 نمبر پر ہے، انسانی سرمائے کا مثبت استعمال نہ ہونے کے برابر ہے، اسی باعث ملک معاشی مشکلات کا شکار ہے، صنعتیں اور شعبہ جات تباہی کے دہانے پر کھڑے ہیں، قومی ترقی کا پہیہ جام ہے اور غربت میں ہر گزرتے دن کے ساتھ اضافہ ہو رہا ہے، ہمارے لوگ غیر یقینی کا شکار ہیں۔ دراصل وہ اہم تقاضے جو انسانی ترقی لانے کیلئے ضروری سمجھے جاتے ہیں، ہم انھیں پورا نہ کر سکے۔

آج انہی ٹھوس وجوہات کو جاننا بیحد ضروری ہے جو پاکستان میں انسانی ترقی کی راہ میں بڑی رکاوٹیں بنی ہوئی ہیں، اور جن کے حل سے ہی پاکستان انسانی ترقی حاصل کر سکتا ہے، ان بنیادی عوامل میں: غیر معیاری تعلیم و تربیت، صحت و خوراک کا ناقص نظام، روزگار کے کم مواقع، بڑھتی آبادی اور عدم بہبود شمار ہوتے ہیں۔

جدید اور معیاری "تعلیم و تربیت" کی کمی

تعلیم و تربیت وہ سب سے بنیادی سرمایہ کاری ہے جو انسانوں میں ترقی لانے کیلئے ضروری سمجھی جاتی ہے، یہ ایسا خزانہ ہے جو انسان کے مستقبل کو اسکے حال سے بہتر بنا سکتا ہے، اور ملک و قوم کو تقدیر سنوار سکتا ہے، کامن ویلتھ گلوبل یوتھ ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ظاہر کرتی ہے کہ جن ممالک نے اپنے نوجوانوں کی تعلیم و تربیت پر خاص توجہ دی وہی ممالک ترقی یافتہ قرار پائے۔ مگر تعلیم صرف برائے نام تعلیم نہیں ہونی چاہیے بلکہ معیاری بھی ہونی چاہیے۔ تعلیم ایسی ہو جس میں جدت کے تمام تقاضے پورے ہو رہے ہوں، اور ایسا مثالی تعلیمی نظام انقلابی تبدیلیوں اور تعلیم کو تحقیق کے ساتھ مربوط کر کے ہی لانا ممکن ہے۔ مگر بدقسمتی سے پاکستان میں پہلے تو تعلیم کی سہولت ہر بچے کو میسر ہی نہیں، جبکہ یہاں تعلیم پر جو تھوڑی بہت سرمایہ کاری ہوئی وہ بھی انتہائی غلط ہوئی ہے۔ ہمارے ہاں ہمیشہ تعلیم کی رسائی پر زیادہ توجہ دی گئی جبکہ معیار کی فکر ہی نہ کی گئی، جسکا نتیجہ یہ نکلا کہ ہمارے انسانوں نے نہ گھروں سے کچھ سیکھا اور نہ تعلیمی اداروں سے۔ آج بھی ہمارے تعلیمی اداروں سے پڑھنے والے بیشتر گریجویٹس قابلیت اور صلاحیت سے محروم نظر آتے ہیں۔ لمحہ فکریہ ہے کہ ہمارے نوجوان ان ڈگریوں کے ساتھ عالمی سطح پر کوئی مقابلہ نہیں کر سکتے، بلکہ احساس محرومی کا شکار رہتے ہیں، نوجوان کسی بھی ملک کا قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں اور جب وہ ہی ناکارہ ہونے لگیں تو ملک کیسے ترقی کرے گا؟ بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ پہلے لیول میں ہمارا تعلیمی نظام دو بڑے حصوں میں بٹا ہوا ہے، یعنی کہ دینی مدارس اور دوسرا دنیاوی تعلیم کی درس گاہیں، اس سے اگلے لیول میں پھر تقسیم ہے جہاں امیر کیلئے تعلیم الگ اور غریب کیلئے الگ ہے۔ چنانچہ نصاب میں انقلاب تو دور ہم ملک میں یکساں نظام تعلیم تک نہیں لا سکے، جو کہ تعلیم کو ٹھوس اور معیاری بنانے کیلئے بے حد ضروری ہے۔

جب تک ہماری تعلیم کا نظام و نصاب معیاری نہیں ہوگا ہم اپنے انسانوں کو کوئی علم نہیں دے سکیں گے، ہم ایک اور غلطی یہ ہے کہ ہم تعلیم کے ساتھ تربیت کو بھول بیٹھے ہیں، ہم چاہیں تو انسانوں کے سرمائے کو تربیت یافتہ بنا کر انھیں استعمال میں لا سکتے ہیں، اور اپنی بہت سی محرومیوں کو پورا کر سکتے ہیں۔ سکاٹش اکانومسٹ اور فلاسفر ایڈم سمتھ کے بقول کسی بھی ملک کی خوشحالی کا انحصار وہاں موجود لیبر کی صلاحیت اور مہارت پر ہوتا ہے۔ دنیا کے ترقی یافتہ ممالک بالخصوص چین نے اپنے اس سرمایے کا بروقت اور برمحل استعمال کیا اور کامیاب ٹھہرے۔ آج دیکھا جائے تو تعمیراتی شعبہ میں چین کی لیبر، آئی ٹی کے شعبہ میں بھارت کی لیبر دنیا کی مجبوری بن چکے ہیں۔ مگر ہماری لیبر جدید تربیت، سہولیات اور رواج سے ہم آہنگ ہی نہیں۔ اور ملک کیلئے سرمایہ اکٹھا کرنے سے قاصر ہیں۔ جنہیں آئی ٹی بیسڈ اسکلز اور دیگر تربیت دینے کی اشد ضرورت ہے، جس کے لیے ہمارے اداروں کو خاص توجہ دینی چاہیے۔

صحت و خوراک کا ناقص نظام

کہتے ہیں جان ہے تو جہاں ہے، مگر جب ہمارے انسانوں میں جان ہی نہ ہوگی تو جہاں کیسے بہتر بنائیں گے؟ پاکستان میں انسانوں کی صحت پر سرمایہ کاری کبھی ترجیح نہیں رہی، اس کا ثبوت ہم اپنے سالانہ کھربوں کے قومی بجٹ سے حاصل کر سکتے ہیں جس میں صحت کیلئے تھوڑا سا حصہ مختص ہوتا ہے۔ آج ہمارے پاس 1300 افراد کیلئے صرف ایک ڈاکٹر موجود ہے، ہسپتالوں میں بنیادی سہولیات نایاب ہیں۔ سندھ کے ہسپتالوں میں بنیادی ویکسین، پنجاب میں بنیادی ادویات اور خیبر پختونخوا کے ہسپتالوں میں آکسیجن تک موجود نہیں۔ اسی طرح غذائی محرومی بھی ہر گزرتے دن بڑھ رہی ہے۔ ہمارے 60 سے 70 فیصد بچے محدود جسمانی اور دماغی گروتھ کا شکار ہیں کیونکہ انھیں صحت بخش خوراک میسر ہی نہیں، Global Hunger Index میں پاکستان کا 117 ممالک میں سے 94 واں نمبر ہے۔ UNICEF کی رپورٹ کے مطابق صوبہ سندھ میں 5 سال سے کم عمر 50 فیصد سے زائد بچے غذائی قلت کا شکار ہیں۔

اسی طرح خوراک کا سب سے بڑا ذریعہ یعنی زراعت کا تیز رفتاری سے زوال پذیر ہونا بھی خطرے کی گھنٹیاں بجا رہا ہے، ہماری زرعی ترقی کی شرح 1 فیصد سے بھی کم ہے، ملک میں گندم کی پیداوار 40 سے 50 من فی ایکڑ ہے، جبکہ ماہرین کا ماننا ہے کہ آئندہ چند سالوں تک یہ پیداوار 2 گنا نہ بڑھائی گئی تو بدترین غذائی بحران سر اٹھا سکتا ہے، جبکہ گذشتہ 60 سالوں میں زیر کاشت آراضی میں صرف 40 فیصد اضافہ ہوا جبکہ آبادی میں پانچ گناہ اضافہ ہوا ہے۔ چنانچہ جب صحت پر ایسی سرمایہ کاری ہو رہی ہو اور خوراک جیسی بنیادی ضرورت کا کوئی پرسان حال نہ ہو وہاں انسان کیا اور کیسے ترقی کریں گے؟

روزگار کے محدود مواقع

اس وقت پاکستان کی 13 کروڑ سے زائد آبادی نوجوانوں پر مشتمل ہے جو ملکی آبادی کا 60 فیصد سے زائد بنتا ہے، تاریخ کی یہ بلند ترین سطح ہمارے لیے خوش قسمتی بھی ہے اور ایک بڑا چیلنج بھی، خوش قسمتی اس طرح کہ یہ نوجوان پاکستان کو آگے بڑھانے کیلئے کافی ہیں، اور اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں، اور چیلنج اس طرح کہ فی الوقت پاکستان میں نوجوانوں کیلئے روزگار، انکی شخصیت سازی اور پروفیشنل صلاحیت کو بڑھانے کیلئے خاطر خواہ اقدامات نظر نہیں آتے۔ روزگار کے حوالے سے پاکستان کو 2040 تک 12 کروڑ نوکریاں پیدا کرنے کی ضرورت ہے جن کا حصول ناممکن لگتا ہے۔ پاکستان بیورو آف سٹیٹکس کی رپورٹ کے مطابق ملک کے تقریبا 20 فیصد گریجوایٹ طلبا بیروزگار رہیں، جن میں سے طالبات کی بیروزگاری کی شرح 41 فیصد تک ہے جبکہ مرد طلبا کی شرح 7 فیصد تک بڑھ گئی ہے جو محض ایک دہائی پہلے 4 فیصد تھی۔ اسی طرح انٹرمیڈیٹ پاس طلبا میں بیروزگاری کی شرح 11 فیصد ہوگئی ہے جو ایک دہائی پہلے 6.5 فیصد تھی۔ اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق 77 فیصد پاکستانی طلبا روزگار کی خاطر اعلیٰ تعلیم تک نہیں پہنچ پاتے، جبکہ ڈگری حاصل کرنے والے 36 فیصد پاکستانی نوجوان اپنے مستقبل سے ناامید ہیں۔ لہذا جب ہمارے نوجوان ایسی خستہ حالی سے گزر رہے ہوں تو ان کا ملک کیلئے سرمایہ بننا مشکل نظر آتا ہے۔

بڑھتی آبادی

پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک میں انسانی ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ آبادی کا بڑھتا ہوا دباؤ ہے۔ جو دیگر تمام رکاوٹوں کو جنم دے رہا ہے، کیونکہ بے لگام آبادی کسی بھی ملک کے وسائل پر بوجھ بن جاتی ہے، اور کمزور حکومتیں تمام انسانوں پر سرمایہ کاری کی سکت نہیں رکھتیں جو نہ ہی سب کو معیاری خوراک، تعلیم، ہسپتال، روزگار و دیگر سہولیات مہیا کرنے کی ضمانت نہیں دے سکتی ہیں۔ آج صورتحال یہ ہے کہ ہماری آبادی 23 کروڑ کے لگ بھگ ہے، ملک میں ہر 1 منٹ بعد ایک بچہ پیدا ہو رہا ہے، جبکہ فی جوڑا شرح پیدائش 3.6 ہے، جس حساب سے 2050 تک ہماری کل آبادی 45 کروڑ تک پہنچ جانے کا خدشہ ہے۔ اس کی مرکزی وجہ شہریوں میں بنیادی سماجی شعور اور آگاہی کی فقدان ہے۔ 60 کی دہائی میں صدر ایوب خان نے جامع وسائل کیساتھ ملک میں فیملی پلاننگ (FP) پروگرام شروع کیا تھا۔ جس میں عوام کو کم بچے پیدا کرنے کی تلقین کی گئی، مگر یہ پروگرام قدامت پسند طبقات کا شکار ہو گیا اور تسلسل کیساتھ نہ چل سکا، اور ملک کا عام آدمی آگاہی سے محروم ہی رہا جو کہ اس مہم کا اصل ہدف تھا۔ اسکے بعد جیسے ملک میں آبادی کا سیلاب امڈ آیا، جبکہ انسانی ترقی لانے کیلئے آبادی کا کنٹرول کرنا بے حد ضروری ہے، اس کی بڑی مثال چین کی لی جا سکتی ہے، جو آبادی کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے،

جب اس نے اپنے انسانی وسائل کا بہتر استعمال کرنے اور ان کی کام کرنے کی صلاحیت بڑھانے کا فیصلہ کیا تو سب سے پہلے بڑھتی ہوئی آبادی کو کنٹرول کیا، 70 کی دہائی میں وہاں One Couple One Child پالیسی متعارف کروائی گئی، جس کو اپنانے والوں کو سہولیات، انعامات اور مراعات دی گئیں جبکہ نہ اپنانے والوں کو جرمانے کیے گئے، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ شرح پیدائش کم ہوگئی اور 1970 تا 1991 260 ملین بچوں کی کم پیدائش نوٹ کی گئی۔ جس سے دستیاب آبادی کو قدرتی وسائل کو استعمال کرنے کا بہتر موقع ملا۔ حکومت کی معاشی پالیسیز کی وجہ سے نوجوانوں کو روزگار ملے، انہیں جدید تقاضوں کے مطابق باصلاحیت بنایا گیا اور پھر انسانوں نے ملک کو معاشی طور پر مضبوط بنانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ وہیں سے چین نے اپنی ترقی کی راہ متعین کی۔ چنانچہ پاکستان میں بھی آبادی کو

عدم برداشت۔۔

سائنسی تحقیق کی راہ میں رکاوٹ

تحریر: مہر محمد طفیل لوہانچ

کبھی کبھی معمولی باتوں سے شروع ہونے والی دشمنیاں نسل در نسل تباہی کا باعث بن جاتی ہیں

عدم برداشت کے خاتمے کیلئے مکالمے کی افادیت اور اہمیت اجاگر کرنے کی ضرورت ہے

بعض لوگوں کے نزدیک سر اٹھا کر جینے کا طریقہ یہی ہے کہ دوسرے کی عزت پیروں تلے روند دی جائے

نت نئی ایجادات کی مخالفت کرنے والے معاشرے پسماندہ رہ گئے لوگ آئزک نیوٹن پر ہنستے تھے کہ اگر زمین میں کشش ثقل تو پھر پرندے ہوا میں کیسے اڑتے ہیں؟، کوپرنیکس کی حمایت کرنے پر گلیلیو کو سزا ملی

ذہنی انقلاب ایک عظیم پیش رفت تھی جس نے انسان کو دیگر جانداروں سے اعلیٰ ہونے کا درجہ دیا۔ اور ذہنی انقلاب کے بعد معاشرے اور زبانیں سامنے آئیں۔ انسانوں نے ڈھانچے تیار کئے اور اتحاد بنائے۔ انسان سوچ سکتے ہیں جس نے انسان کو دیگر جانداروں پر برتری حاصل کرنے میں مدد دی۔ عظیم تہذیبیں انسانی فراست اور نئے تصورات کے جنم لینے کی صلاحیت کا نتیجہ تھیں۔ اگرچہ زمین پر انسانوں کی کامیاب بقاء کی ایک وجہ ترقی کے عمل اور نئے خیالات ابھارنے کی صلاحیت ہے لیکن بعض اوقات انسانوں نے نئے خیالات اور نئی سوچ کو سخت ہاتھوں سے نمٹنے کی کوشش کی ہے۔ انسان نے مخالف رائے کو ہمیشہ مسترد کیا۔ لیکن کچھ نظریات کی افادیت کو جاننے کے بعد انہیں قبول کیا۔

بعض معاشرے نئی ایجادات کی مخالفت کرتے ہیں۔ اسی لئے وہاں نئی سوچ پیش کرنے والوں نے ہر قسم کے حالات کا سامنا کیا۔ نئے خیالات جب عوام الناس کے منظور شدہ خیالات کے برعکس نکلے تو پھر انہیں زبردست مخالفت کا سامنا کرنا پڑا انہیں کو دھمکیاں بھی ملیں اور کچھ نے تو اپنی جان بھی گنوائی۔ گلیلیو گلیلی کو صرف اس لئے قید کیا گیا کیونکہ اس نے کوپرنیکس تھیوری کی حمایت کی تھی۔ کوپرنیکس نے کہا تھا کہ نظام شمسی کا مرکز سورج ہے اس نظریے کی حمایت کرنے پر گلیلیو کو نظر بند کیا گیا۔ گلیلیو کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ اس کے نزدیک یہ نظریہ ان کی قدیم سوچ کے منافی تھا۔ وہ یہ سمجھتے تھے کہ زمین نظام شمسی کا مرکز ہے۔ آج، یہ سائنسی طور پر ثابت شدہ حقیقت ہے کہ نظام شمسی کا مرکز سورج ہے اور گلیلیو کو ایک حقیقت کی حمایت کرنے کی سزا دی گئی۔ آئزک نیوٹن نے جب زمین کی کشش ثقل دریافت کی تو لوگوں نے سختی سے مخالفت کی۔ اس پر ہنستے، اور کہتے تھے کہ اگر زمین میں کشش ثقل ہیں جو ہر چیز کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے تو پھر پرندے ہوا میں کیسے اڑتے ہیں۔ وہ کیوں گرتے نہیں؟

یونانی فلسفی سقراط کو محض اس لئے موت کی سزا دی گئی کیونکہ وہ اپنے دور کے لوگوں سے مختلف سوچتا تھا۔ اس پہ الزام لگایا گیا کہ وہ نوجوانوں کے ذہنوں کو خراب کرتا ہے۔ سقراط کے خیالات عام انسانوں کی سمجھ کی سطح سے آگے تھے۔ لوگوں نے اسے برداشت نہیں کیا اور اس کے خلاف مہم چلائی لیکن آج ہم انہیں انسانی تاریخ کے ذہین ترین افراد میں سے ایک مانتے ہیں۔ انہیں فلسفہ میں ایک عظیم اہمیت حاصل ہے۔ نہ صرف عظیم مفکرین لیکن بہت سے سائنس دانوں اور صوفیا کرام کو بھی اپنے خیالات اور نظریات کی وجہ سے مشکلات کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ ان کے نظریات عوام الناس کے نظریات کے ساتھ تصادم میں تھے۔ پرنٹنگ پریس یوہانس گوٹن برگ کی طرف سے ایجاد کیا گیا تھا۔ یورپی ممالک نے اس ایجاد سے کافی فائدہ اٹھایا۔ لیکن ایک طبقے نے اسے مسترد کرتے ہوئے لوگوں کو اس سے دور رہنے کی ہدایت کی خاص طور پر مذہبی کتابوں کے لیے اس کے استعمال سے گریز کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

مولانا جلال الدین رومی عظیم ولی تھے۔ ان کی تخلیقات ایک سو سے زائد ممالک میں نصاب کا حصہ ہیں۔ اپنے استاد شمس تبریز کے ساتھ اپنے صوفیانہ سفر کا آغاز کرتے وقت انہیں بھی سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ محبت کی علامت مانے جانے والے رومیؒ کو دانش کی بلند ترین چوٹیوں تک پہنچنے کے لیے مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ برصغیر کے صوفیا کرام اور مشہور شعراء کو بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ صوفی شاعر بابا بلھے شاہ اور شاہ عبداللطیف بھٹائی کو اپنے فلسفیانہ سفر میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ علامہ محمد اقبالؒ کو بھی ان کی مشہور نظم 'شکوہ' کے لیے مخالفت کا سامنا کرنا پڑا تھا اور انہوں نے پھر 'جواب شکوہ' لکھی۔

کہا جاتا ہے کہ جب امیر تیمور نے فارس پر حملہ کیا، تو فارس کے دانش ور اور علماء کو اس کے سامنے لانے کے لیے کہا گیا۔ فارس کے دانش ور مسلم دنیا میں مشہور تھے، اس لیے امیر تیمور ان کے ساتھ ایک مکالمہ کرنا چاہتا تھا۔ ان کے ساتھ مکالمہ کرنے کے بعد امیر تیمور رنجیدہ ہوئے۔ ان کے مطابق ان لوگوں میں حکمت کا فقدان تھا۔ پھر کسی نے انہیں بتایا کہ فارس کے بعض دانشوروں کی مزاحمت کی گئی تھی، وہ اپنی سلامتی کے لیے چھپے ہوئے ہیں۔ امیر تیمور نے انہیں تلاش کرنے کا حکم دیا۔ فارس کے عظیم شاعر اور دانش بشمول حافظ شیرازی کو پیش کیا گیا۔ امیر تیمور ان کے دانش سے متاثر ہوئے۔ پھر امیر تیمور نے دریافت کیا کہ ایسے عظیم دانش وروں پہ کیوں الزامات جاری ہوئے۔ حافظ شیرازی نے جواب میں بتایا کہ جب یہ دانش ور اپنے طریقے سے کائنات اور خدا کی تخلیقات کے بارے میں بات کرتے ہیں تو لوگ بجائے ان کی بات سمجھنے کے، الزام دیتے ہیں۔

اب دنیا ایک ایسی شکل میں ہمارے سامنے ہے جہاں ہر شخص اپنے اختیار کے مطابق ظالم ہے جس کی واضح مثالیں ہمیں ہر ملک میں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ صبح آنکھ کھولتے ہی کوئی نیا واقعہ ہمیں خوش آمدید کہتا ہے

یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ ایسے واقعات کے پیچھے معاشرے میں بڑھتی ہوئی عدم برداشت اور انتہا پسندی کی شدت اختیار کرنے والی لہر ہے جو آہستہ آہستہ شدت پسندی کے دامن کو چھوتی ہے اور تشدد کی سرگرمیوں کو جنم دیتی ہے۔ جس معاشرے میں ہم رہ رہے ہیں یہاں کسی پر تشدد کرنا، جائیداد کے تنازعے یا غیرت کے نام پر قتل کرنا ایک روایت بن چکی ہے جو بظاہر عدم تشدد یا برداشت سے لاعلمی دکھائی دیتی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا یہ شدت پسندی یا عدم برداشت ہمیں وراثت میں ملی ہے یا یہ موجودہ حالات اور وقت کی دین ہے؟ اگر ہم ماضی پر نظر دوڑائیں تو چونکا دینے والے مناظر سامنے آجائیں گے جس کے پیچھے کم علمی اور غیروں کی خوشامد کا بھی ہاتھ ہے۔

لفظ دشمنی بذات خود ایک فتنہ فساد کا حصہ ہے اسے سنتے ہی نفرت، قتل و غارت فتنہ فساد برائی جیسے عکس ذہن میں گردش کرنے لگتے ہیں۔ خاندانی دشمنی جس طرز انداز میں بھی ہو یہ نفرت کو جنم دیتی ہے اور رشتوں میں فاصلے پیدا کرتی ہے اور جہاں تک اسلام کا تعلق ہے تو اسلام نے نفرت قتل و غارت فتنہ فساد پھیلانے سے منع کیا ہے اور اسلامی بھائی چارے اور امن کا درس دیا ہے۔ جب خاندانی دشمنی کا ذکر آتا ہے تو یہ وہ فساد ہے جو نسل در نسل چلتا رہتا ہے اور نفرت اور قتل و غارت کا سبب بنتا جاتا ہے، خاندانی دشمنی کی بڑی وجوہات جہالت اور شعور کی کمی ہے۔ خاندانی دشمنی پر اگر تحقیق کی جائے تو اس کے آغاز کی وجہ عام معمولی سی بات ہوتی ہے جیسا کہ کسی زمین میں پانی کی ترسیل پر دو خاندانوں کا آپس میں جوں توں ہو جائے یا پھر زمین کی مٹی پر جھگڑا ہو جاتا ہے کہ یہ میری زمین کی مٹی ہے اس کو نہ اٹھایا کرو۔ اس طرح پیسوں کے لین دین کی وجہ سے بھی تنازعات سامنے آجاتے ہیں یا پھر بچپن کے رشتوں سے انکار کی وجہ بھی خاندانی دشمنی کا باعث بن جاتی ہے، مطلب خاندانی دشمنی کا آغاز معمولی باتوں سے ہو جاتا ہے مگر بگڑتے بگڑتے یہ خطرناک صورت اختیار کر لیتا ہے اور پھر نسل در نسل تباہی کا باعث بنتا جاتا ہے۔ خاندانی دشمنی ہر جگہ ہوتی ہے مگر قبائلی علاقوں میں اس وجہ سے خاندان صفحہ ہستی سے مٹ جاتے ہیں اس دشمنی میں پہلے عام سی بات کو لے کر ضد اور انا کا مسئلہ بنا لیا جاتا ہے اور پھر اس ضد اور انا کی وجہ سے بات قتل و غارت تک پہنچ جاتی ہے اور ایک فریق نے کسی کو اگر قتل کر دیا تو دوسرا فریق پہلے خاندان والوں کو قتل کر دیتے ہیں اور پھر پہلے خاندان والے دوسرے خاندان والوں کو قتل کر دیتے ہیں یوں نسل در نسل یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے۔ خاندانی دشمنی میں حریف خاندان کو کمزور کرنے کے لیے جو زیادہ طاقتور بندہ ہو اسی کو ہی ہدف بنایا جاتا ہے، اسی کو قتل کر دیا جاتا ہے۔

بعض معاشروں میں بچوں کو جنگجوؤں کے طور طریقے دکھاتے ہیں۔ ان کے ذہن میں یہ بات بٹھا دی جاتی ہے کہ تم ایک بہادر اور بندوق سے محبت کرنیوالے فرد ہو۔ ان کے ہاتھوں میں کھلونا نما اسلحہ تھما دیا جاتا ہے۔ بچے کو اسلحہ سے محبت ہونے لگتی ہے اور جب وہ بڑا ہو جاتا ہے تو وہ اسی اسلحہ سے اپنی نام نہاد بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے معمولی باتوں پر آدم زاد کی جان لے لیتا ہے۔ ایسے معاشرے میں عدم برداشت کے بڑھتے رجحان کے پیچھے جھوٹی انا کی آبیاری کے اصول کارفرما ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ ہر فرد کو اس کی ذات، ہنر اور رنگ کے حساب سے اہمیت دیتے ہیں اور اس کے ساتھ ان کی حیثیت کے حساب سے برتاؤ کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر کسی ہوٹل میں خدمات انجام دینے والے افراد ہوں یا کسی ورکشاپ میں کام کرنے والا بچہ، کوئی سکیورٹی گارڈ ہو یا کسی سٹور کا سیلز مین، ان میں سے ہر شخص روزانہ کئی بار اپنے معاشرے کے دیگر نام نہاد مہذب افراد کی طرف سے برے رویے کو سہتا ہے جو یقیناً ان کے اندر بھی منفی جذبات کو جنم دیتا ہے۔

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ عزت سے سر اٹھا کر جینے کا یہی طریقہ ہے کہ دوسرے کی عزت پیروں تلے روند دی جائے۔ ماہرین کے خیال میں عدم برداشت دراصل ہمارے اندر چھپی ہوئی مایوسی سے جنم لیتی ہے اور یہ مایوسی ہمارے ناتمام ارادوں اور ناآسودہ خواہشات کا نتیجہ ہوتی ہے۔ معاشرتی اصولوں یا تربیت کے باعث ہم بہت سے ارادوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے سے قاصر ہوتے ہیں۔۔ عدم تشدد کا فلسفہ انسان کو انسان دوستی، امن، بھائی چارے اور خدا کے مخلوق چاہے اس کا تعلق کسی اور مذہب سے ہی کیوں نہ ہو، اس سے محبت کرنے کا درس دیتا ہے۔ زیادہ تر، لوگ دوسروں کو اس وقت برداشت نہیں کرتے جب ان کی رائے ہماری رائے سے متصادم ہو۔ یہ لوگ اپنے خیالات سے متصادم رائے کا اظہار کرنے والوں کے ساتھ سختی سے نمٹنا چاہتے ہیں۔ منظور شدہ نظریات اور خیالات وقت کے ساتھ مقدس بن جاتے ہیں۔ اگر آپ ان کو چیلنج کرتے ہیں تو بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

آج ہم جن کے کام کو سراہتے ہیں لیکن جب وہ زندہ تھے تب کیوں انہیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟ اب بھی کئی معاشروں میں مختلف نظریات رکھنے والے افراد کو برداشت نہیں کیا جاتا۔ لیکن دنیا میں ترقی اور خوش حالی ایسے لوگوں کی وجہ سے بھی ممکن ہوئی ہے جنہوں نے کچھ نیا سوچنے اور کرنے کی ضرورت کو اجاگر کیا۔ ہمیں ایک ایسی دنیا کی تخلیق کرنی چاہیے جہاں ترقیاتی سوچ کو خیر مقدم کیا جائے اور اختلاف رائے کو برداشت کیا جائے نہ کہ کچلا جائے۔ عدم برداشت کی ایک بڑی وجہ تعلیم اور شعور کی کمی ہے۔ آخر کب تک جہالت کی اندھیر نگری میں ہم انسانوں کو تباہ ہوتا ہوا دیکھیں گے؟ ہمیں چاہیے کہ اب اس عمل سے نکل کر آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔

The Urdu Daily
WATTAN
وطن

انڈین ویمن ٹیم سنسنی خیز مقابلے میں آسٹریلیا سے ہار گئی

ویب ڈیسک// ہندوستانی ٹیم ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ سے باہر ہونے کے دہانے پر، اب ساری امیدیں پاکستان پر منحصر ہیں۔ خواتین ٹی ٹوئنٹی عالمی کپ 2024 میں کل یعنی 13 اکتوبر کو ہندوستانی ٹیم اور آسٹریلیا کے درمیان ایک انتہائی دلچسپ میچ کھیلا گیا۔ آخری اوور میں ہندوستانی ٹیم کو جیت کے لیے 14 رنز درکار تھے لیکن وہ اسکور نہ کرسکی۔ اس طرح گروپ اے کے اس مقابلے میں ہندوستانی ٹیم کو 9 رنز سے شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔ میچ میں آسٹریلیا نے ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے 152 رنز کا ہدف دیا۔ جواب میں ہندوستانی ٹیم 9 وکٹوں کے نقصان پر صرف 142 رنز بناسکی اور میچ ہار گئی۔ اس شکست کے ساتھ ہی ہندوستانی ٹیم کا سفر اب ختم ہونے کے دہانے پر ہے۔ میچ میں ہندوستانی ٹیم کی جانب سے کپتان ہرمن پریت کور 54 رنز بنانے کے بعد ناٹ آؤٹ رہیں، تاہم وہ ٹیم کو جیت سے ہمکنار نہ کرا سکیں۔ ان کے علاوہ دیپتی شرما نے 29 رنز بنائے، جبکہ شیفالی ورما نے 20 رنز بنائے۔ ان کے علاوہ کوئی اور بلے باز اپنی چھاپ نہیں چھوڑ سکا۔ اب سب سے بڑا سوال یہ ہے کیا ہندوستانی ٹیم سیمی فائنل میں جائے گی یا نہیں؟ اس کا فیصلہ اب اس شکست کے بعد نیٹ رن ریٹ پر اٹکا ہوا ہے۔ دراصل آسٹریلیائی ٹیم اپنے تمام 4 میچ جیت کر گروپ اے میں کوالیفائی کر چکی ہے۔ دوسرے نمبر پر ہندوستانی ٹیم 4 پوائنٹس کے ساتھ ہے جس کا نیٹ رن ریٹ پلس 0.322 ہے۔ نیوزی لینڈ صرف 4 پوائنٹس کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے۔ اس کا نیٹ رن ریٹ 0.282 ہے۔ اس گروپ کا آخری میچ اب نیوزی لینڈ اور پاکستان کے درمیان کھیلا جانا ہے۔ پاکستان 2 پوائنٹس کے ساتھ چوتھی پوزیشن پر ہے۔ اگر نیوزی لینڈ کی ٹیم یہ میچ جیت جاتی ہے تو وہ سیمی فائنل میں پہنچ جائے گی جب کہ ہندوستان اور پاکستان کی ٹیمیں باہر ہو جائیں گی۔ اگر پاکستانی ٹیم نیوزی لینڈ کو شکست دیتی ہے تو اس کے ہندوستان کے برابر 4 پوائنٹس ہو جائیں گے۔ پھر معاملہ نیٹ رن ریٹ پر پھنس جائے گا۔ اس صورت حال میں ہندوستان اور نیوزی لینڈ کے درمیان تصادم ہوسکتا ہے۔ اب یہاں سے سیمی فائنل میں پہنچنے کے لیے ہندوستانی خواتین کو نیوزی لینڈ اور پاکستان کے درمیان کھیلے جانے والے میچ کے نتیجہ کا انتظار کرنا ہوگا۔ اگر نیوزی لینڈ پاکستان سے ہارتا ہے تو ٹیم ہرمن پریت کور کو سیمی فائنل کا ٹکٹ مل جائے گا لیکن اگر کیوی ٹیم جیت گئی تو بھارت ورلڈ کپ سے مکمل طور پر باہر ہو جائے گا۔ آسٹریلیا سے ہارنے کے باوجود ہندوستان کا نیٹ رن ریٹ اب بھی نیوزی لینڈ سے بہتر ہے۔

وراٹ کوہلی کے اندر آج بھی رن بنانے کی خواہش کم نہیں ہوئی: گمبھیر

بنگلورو// ہندوستانی کرکٹ ٹیم کے کوچ گوتم گمبھیر نے وراٹ کوہلی کی تعریف کرتے ہوئے کہا ہے کہ رن بنانے کی بھوک پہلے کی طرح برقرار ہے اور ایک دہائی سے زیادہ وقت گزرنے کے بعد بھی ان کے اندر رنز بنانے کی خواہش کم نہیں ہوئی ہے۔ ٹیم انڈیا کے سابق سلامی بلے باز گوتم گمبھیر نے نیوزی لینڈ کے خلاف چناسوامی اسٹیڈیم میں 16 اکتوبر سے شروع ہونے والے پہلے ٹیسٹ سے قبل کوہلی کی لگن کی تعریف کی۔ وراٹ ٹیسٹ کرکٹ میں 9,000 رنز بنانے کے قابل ذکر سنگ میل کو حاصل کرنے کے بہت قریب ہیں۔ گمبھیر نے وراٹ کے ابتدائی دنوں کو یاد کرتے ہوئے، یو این آئی کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا، "مجھے سری لنکا میں ان کے ساتھ ان کی پہلی سیریز یاد ہے۔ ان کی رن بنانے کی بھوک ہمیشہ جیسی رہی ہے، اور یہی چیز انہیں عالمی معیار کا کرکٹر بناتی ہے۔ وراٹ اپنے عزم کے لیے جانے جاتے ہیں اور انہوں نے مسلسل ثابت کیا ہے کہ ان کی کامیابی کے لئے بھوک کبھی ختم نہیں ہوتی ہے۔" گمبھیر نے اس پر زور دیتے ہوئے کہا۔ "ان کی ہمیشہ زیادہ رن بنانے کی خواہش رہتی ہے اور ان کی یہ بھوک کبھی کم نہیں ہوتی۔ مجھے یقین ہے کہ وہ ہندوستان اور آسٹریلیا کے دورے میں آنے والی سیریز میں بلے سے زیادہ رنز بنانے کے خواہشمند ہوں گے۔" انہوں نے کہا کہ ہندوستان تین میچوں کی گھریلو ٹیسٹ سیریز کے لیے تیار ہے جس کے بعد آسٹریلیا کا ایک مشکل دورہ ہوگا۔ وراٹ کا تجربہ اور عزم کے لیے ان کی لگن اہم ثابت ہوگی۔ وراٹ نے اپنے ٹیسٹ کیریئر میں اب تک 114 میچ کھیلے ہیں اور 8871 رنز بنائے ہیں جس میں 29 سنچریاں اور سات ڈبل سنچریاں شامل ہیں۔ انہیں 9000 رنز کا ہندسہ عبور کرنے کے لیے 140 رنز درکار ہیں۔

پاکستان کی نیوزی لینڈ کے ہاتھوں بھاری شکست

ویب ڈیسک// خواتین کے ٹی ٹوئنٹی عالمی کپ 2024 میں کل یعنی 14 اکتوبر کو ہندوستانی ٹیم کے لیے ایک بری خبر سامنے آئی۔ پاکستانی خواتین ٹیم کو نیوزی لینڈ کے خلاف عبرتناک شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اس نتیجے کے ساتھ ہی ہندوستانی ٹیم اور پاکستان دونوں سیمی فائنل کی دوڑ سے باہر ہو گئے ہیں۔ ہندوستانی ٹیم 8 سال بعد یعنی 2016 کے بعد پہلی بار گروپ مرحلے سے آگے نہیں بڑھ سکی ہے۔ خواتین ٹی ٹوئنٹی عالمی کپ کے گروپ اے سے آسٹریلیا کے بعد اب نیوزی لینڈ نے سیمی فائنل کے لیے کوالیفائی کرلیا ہے۔ گروپ اے میں بھارت، پاکستان اور سری لنکا بھی شامل تھے۔ اگر پاکستان جیت جاتا تو ہندوستانی ٹیم کے سیمی فائنل میں پہنچنے کے زیادہ امکانات تھے لیکن اب یہ خواب ٹوٹ چکا ہے۔ دوسری جانب گروپ بی سے انگلینڈ، ویسٹ انڈیز اور جنوبی افریقہ اس وقت سیمی فائنل کی دوڑ میں ہیں۔ ہندوستانی خواتین ٹیم ٹی ٹوئنٹی عالمی کپ 2024 کے گروپ مرحلے میں 4 میں سے صرف 2 میچ جیت سکی اور تیسرے نمبر پر رہی۔ اسے آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ نے شکست دی جبکہ ہندوستانی ٹیم نے سری لنکا اور پاکستان کو شکست دی۔ واضح رہے کہ گروپ اے کا آخری میچ پاکستان اور نیوزی لینڈ کے درمیان دبئی میں ہوا۔ اس میچ میں کیوی یعنی نیوزی لینڈ ٹیم نے 110 رنز بنائے تھے۔

پاکستان کیخلاف ون ڈے سیریز کیلئے ہیڈ اور مارش کو آرام دیا گیا

نئی دہلی// ٹریوس ہیڈ اور مچل مارش کو پاکستان کے خلاف آئندہ تین میچوں کی ون ڈے سیریز کے لیے آسٹریلیا کی 14 رکنی ٹیم میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔ دونوں بلے بازوں کو پیشہ ورانہ بنیادوں پر چھٹی دی گئی ہے، یعنی نوجوان کھلاڑی جیک فریزر میک گرک کو آرڈر کے اوپری حصے میں ایک اور موقع ملے گا۔ میٹ شارٹ، جنہوں نے حالیہ برطانیہ کے دورے پر واحد بال فارمیٹس میں متاثر کیا، آسٹریلیا کے لیے دوسرے ماہر اوپننگ بلے باز بننے کے لئے تیار ہیں۔ اس سیریز میں پیٹ کمنس کی واپسی بھی ہو رہی ہے، جنہوں نے 19 نومبر 2023 کو احمد آباد میں ورلڈ کپ فائنل کے بعد سے ون ڈے فارمیٹ نہیں کھیلا ہے۔ 31 سالہ کمنس کے ساتھ فاسٹ باؤلر جوش ہیزل ووڈ اور مچل اسٹارک کو بھی ٹیم میں شامل کیا گیا ہے، یہ تینوں 2023 کے ون ڈے ورلڈ کپ کے فائنل کے بعد پہلی بار ایک ساتھ کھیلنے کے لئے تیار ہیں۔ مارکس اسٹوئنس کیمرون گرین کی چوٹ کے باعث دوبارہ اسکواڈ میں شامل ہوگئے ہیں جو کمر کی تکلیف کے باعث باضابطہ طور پر آسٹریلوی موسم گرما سے باہر ہوگئے ہیں۔ سرجری کے باعث آل راؤنڈر چھ ماہ تک کھیل سے باہر ہونے جا رہے ہیں۔

بڑودہ نے ممبئی کو 84 رن سے شکست دی

بڑودہ// بھارگو بھٹ (10 وکٹ) کی شاندار گیند بازی اور متیش پٹیل (86 رن) کی اننگز کی بدولت بڑودہ نے رنجی ٹرافی کے موجودہ سیزن (2024-25) کے پہلے میچ میں دفاعی چیمپئن ممبئی کو 84 رنز سے شکست دی۔ کرنال پانڈیا کی قیادت میں بڑودہ نے ممبئی کو دوسری اننگز میں جیت کے لیے 262 رنز کا ہدف دیا تھا۔ بھارگو بھٹ نے چھ وکٹیں لے کر ہدف کا تعاقب کرنے والی ممبئی کی ٹیم کو 177 رنز پر سمیٹ کر 84 رنز سے ٹیم کو جیت دلائی۔ ممبئی کو پہلا جھٹکا چھٹے اوور میں پرتھوی شا (12) کے طور پر لگا۔ اس کے بعد ہاردک تامور (6) رن آؤٹ ہوئے۔ کپتان اجنکیا رہانے (12)، شریس ایر (30)، شمس ملانی (12)، شاردل ٹھاکر (آٹھ)، تنوش کوٹیان (ایک)، موہت اوستھی (5) رنز بنانے کے بعد آؤٹ ہوئے۔ سدھیش لاڈ نے (59) رنز کی اننگز کھیلی ممبئی کی پوری ٹیم 48.2 اوور میں 177 رنز پر ڈھیر ہوگئی۔ دونوں اننگز میں 10 وکٹیں لینے والے بڑودہ کے بھارگو بھٹ کو میچ کے بہترین کھلاڑی کا ایوارڈ دیا گیا۔ بھارگو بھٹ نے بڑودہ کی طرف سے چھ وکٹیں حاصل کیں۔ مہیش پٹھیا نے دو وکٹیں حاصل کیں۔ بے سنگھ نے ایک بلے باز کو آؤٹ کیا۔ اس سے پہلے پہلے بلے بازی کرتے ہوئے بڑودہ نے پہلی اننگز میں 290 رنز بنائے تھے۔ جس کے جواب میں ممبئی کی پوری ٹیم 214 رنز ہی بنا سکی۔ بڑودہ نے دوسری اننگز میں 185 رنز بنائے اور ممبئی کو دوسری اننگز میں جیت کے لیے 262 رنز کا ہدف ملا۔ بھارگو کی شاندار گیند بازی کے سامنے ممبئی کی ٹیم دوسری اننگز میں 177 رنز پر ڈھیر ہوگئی۔

انگلینڈ نے دوسرے ٹیسٹ کیلئے پلیئنگ الیون کا اعلان کر دیا

ویب ڈیسک// انگلینڈ نے دوسرے ٹیسٹ کے لیے پلیئنگ الیون کا اعلان کر دیا، کپتان بین اسٹوکس کی ٹیم میں واپسی ہوئی ہے۔ فاسٹ بولر میٹ پوٹس کی پلیئنگ الیون میں شمولیت ہوئی ہے۔ انگلینڈ کے اسکواڈ میں زیک کرالی، بین ڈکٹ، اولی پوپ، جو روٹ، ہیری بروک، بین اسٹوکس، جیمی اسمتھ، برائیڈن کارس، جیک لیچ اور شعیب بشیر شامل ہیں۔ دوسری جانب انگلینڈ کرکٹ ٹیم کے کپتان بین اسٹوکس نے پریس کانفرنس کرتے ہوئے کہا ہے کہ پہلے سے بہتر ہوں، پہلا ٹیسٹ بہت اچھا رہا، دوسرے ٹیسٹ کے منتظر ہیں۔ بین اسٹوکس کا کہنا ہے کہ پہلے ٹیسٹ میں پرفارمنس اچھی رہی ہیں، میٹ پوٹس اچھی بولنگ کر رہا ہے، ان کنڈیشنز میں بولروں کو آرام بھی دینا پڑتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو بھی پچ ہے، اس پر کھیلنا ہے، اس پچ کے عادی ہیں، دیکھتے ہیں کہ پچ کیسا کھیلتی ہے، امید ہے ٹاس جیتیں اور بیٹنگ کریں، پہلے گھنٹے یا پھر پہلے روز پچ کا پتہ چل جائے گا۔ ادھر انگلینڈ کے ٹیسٹ کپتان بین اسٹوکس کا پاکستان کے خلاف دوسرا ٹیسٹ کھیلنے کا امکان ہے۔ بین اسٹوکس ہیم اسٹرنگ انجری کی ری کوری کی وجہ سے پہلا ٹیسٹ نہیں کھیل سکے تھے

بابر اعظم کو ڈراپ نہیں کیا بلکہ آرام دیا ہے، اظہر محمود کی وضاحت

ملتان// پاکستان کرکٹ ٹیم کے اسسٹنٹ کوچ اظہر محمود کا کہنا ہے کہ بابر اعظم کو ڈراپ نہیں کیا گیا بلکہ آرام دیا گیا ہے اور وہ آرام کے بعد تازہ دم ہو کر آئیں گے۔ ملتان میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے اظہر محمود نے کہا کہ بابر ہمارا نمبر ون پلیئر ہے، سلیکشن کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ آگے بہت کرکٹ آرہی ہے تو بابر اعظم کو آرام دینے کا یہ بہترین وقت ہے۔ انہوں نے کہا کہ فاسٹ بولرز نسیم شاہ اور شاہین شاہ آفریدی بھی آرام کے بعد تازہ دم واپس آئیں گے۔ اظہر محمود نے کہا کہ ہمارا پلان تھا کہ بنگلا دیش کے خلاف کیسی پچ بنانی ہے اور انگلینڈ کے خلاف کیسے، بہت سی چیزیں ہو رہی تھیں اور ذہنی طور پر آپ جتنا بھی کہیں کہ میں مضبوط ہوں مگر چیزیں اثر کر رہی ہوتی ہیں۔ پاکستانی ٹیم کے اسسٹنٹ کوچ نے کہا کہ انگلینڈ کی ٹیم بہت فٹ ہے اور جب آپ فٹ ہوں تو موسم تنگ نہیں کرتا، امید ہے اس بار بال اسپن ہوگا اور کوشش کریں گے پچ کو اپنے حق میں استعمال کریں۔ واضح رہے کہ بابر اعظم 2023 سے ٹیسٹ کرکٹ میں اپنی فارم کے ساتھ جدوجہد کر رہے ہیں۔ پچھلی 18 اننگز میں بابر 20.33 کی اوسط سے صرف 366 رنز بنا سکے ہیں اور ان کا سب سے زیادہ سکور 41 ہے جو انہوں نے آسٹریلیا کے خلاف میلبورن کرکٹ گراؤنڈ میں بنایا تھا۔ ان کی آخری اہم شراکت 26 دسمبر 2022 کو کراچی میں نیوزی لینڈ کے خلاف 161 رنز کی تھی۔

رونالڈو نے کیریئر کا 906 واں گول کیا، پرتگال کی جیت میں اہم کردار ادا کیا، اسپین نے ڈنمارک کو ہرایا

نئی دہلی// کرسٹیانو رونالڈو نے اپنا ریکارڈ 133 واں بین الاقوامی گول بنا ڈالا کیونکہ پرتگال نے نیشنز لیگ فٹ بال ٹورنامنٹ میں پولینڈ کو 3-1 سے شکست دی تھی جبکہ دوسرے میچ میں اسپین نے ڈنمارک کو 1-0 سے شکست دی تھی۔ رونالڈو نے 37 ویں منٹ میں رافیل لیو کی شاٹ پوسٹ پر لگنے کے بعد ریباؤنڈ پر گول کیا۔ اس سے قبل برنارڈو سلوا نے پرتگال کی جانب سے پہلا گول 26 ویں منٹ میں کیا۔ یہ رونالڈو کے کیریئر کا 906 واں گول تھا۔ رونالڈو اس سال کے شروع میں یورپی چیمپئن شپ میں پرتگال کے لیے پانچ میچوں میں ایک بھی گول نہیں کر سکے تھے لیکن وہ نیشنز لیگ میں اب تک جتنے بھی تین میچ کھیل چکے ہیں ان میں گول کرنے میں کامیاب رہے۔ ان میں کروشیا کے خلاف کیا گیا گول بھی شامل ہے جو ان کے کیریئر کا 900 واں گول تھا۔ پولینڈ کی جانب سے واحد گول مڈفیلڈر پیوٹر زیلنسکی نے 78 ویں منٹ میں کیا تاہم دفاعی کھلاڑی جان بیڈنریک نے کھیل کے اختتام سے دو منٹ قبل خود ہی گول کر کے پرتگال کی بڑی فتح کو یقینی بنایا۔

تمل ناڈو نے سوراشٹرا کو اننگز اور 70 رن سے ہرایا

کوئمبتور// گرجپنیت سنگھ نے خوابوں میں ڈیبیو کیا اور شاندار چھ وکٹیں (14-5-22-6) حاصل کیں، جس کی بدولت تمل ناڈو نے سری رام کرشنا کالج گراؤنڈ میں کھیلے گئے رنجی ٹرافی کے پہلے راؤنڈ میچ میں سوراشٹرا کو اننگز اور 70 رن سے شکست دی۔ میچ میں سوراشٹرا نے پہلے بلے بازی کرتے ہوئے اپنی پہلی اننگز میں 203 رن بنائے۔ سوراشٹرا کے لیے ارپت واسواڈا نے ناقابل شکست نصف سنچری کھیلتے ہوئے شاندار 62 رنز بنائے۔ واسواڈا کے علاوہ چراغ جانی نے 34، شیلڈن جیکسن اور کپتان جے دیو اناڈکٹ نے 21-21 رن بنائے۔ تمل ناڈو کی جانب سے سونو یادو، ایم محمد اور کپتان سائی کشور نے 3، 3 وکٹیں حاصل کیں۔ جواب میں تمل ناڈو نے اپنی پہلی اننگز میں 367 رنز بنائے اور نارائن جگدیشن (100) کی سنچری اور سائی سدرشن (82) کی شاندار نصف سنچری کی بدولت 164 رنز کی برتری حاصل کی۔ سوراشٹرا کو تمل ناڈو کو واپس کھیل میں لانے کے لئے 129 رنز درکار تھے۔ سوراشٹرا نے اپنی دوسری اننگ 5 وکٹ پر 35 رن پر شروع کی اور صرف 90 منٹ میں 94 رن پر آؤٹ ہوگئی۔

مضبوط کم بیک کیلئے کوشش کروں گا/ شاہین آفریدی

کراچی// پاکستان کرکٹ ٹیم کے فاسٹ بولر شاہین شاہ آفریدی نے پاکستانی ٹیم کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا ہے۔ سماجی رابطے کی ویب سائٹ ایکس پر جاری کیے گئے بیان میں شاہین شاہ آفریدی نے کہا ہے کہ پاکستان ٹیم کے لیے بیسٹ آف لک۔ انہوں نے کہا کہ مضبوط کم بیک کے لیے کوشش کروں گا۔ واضح رہے کہ پاکستان نے انگلینڈ کے خلاف دوسرے ٹیسٹ میچ کے لیے پلیئنگ الیون کا اعلان کر دیا ہے۔ پلیئنگ الیون سے فاسٹ بولر شاہین شاہ آفریدی کو ڈراپ کر دیا گیا ہے۔

بیلجیئم کے وکٹرا یچ آئی ایل کی نیلامی میں دوسرے دن 40 لاکھ روپے میں فروخت ہوئے

نئی دہلی// ہاکی انڈیا لیگ (ایچ آئی ایل) کے کھلاڑیوں کی نیلامی 2024-25 کے دوسرے دن پیر کو پہلے ہاف میں سورما ہاکی کلب نے سب سے زیادہ بولی لگائی اور بیلجیئم کے وکٹر ویگنیز کو 40 لاکھ روپے میں خرید لیا۔ تمام آٹھ فرنچائز ٹیموں نے آج یہاں نیلامی کے دوسرے دن بولیاں لگائیں۔ غیر ملکی کھلاڑیوں میں ڈنمارک کی جوڑی تھیری برنک مین کو 38 لاکھ اور آرتھر وان ڈورن کو 32 لاکھ روپے میں کلنگا لانسرز نے خریدا۔ جبکہ دہلی ایس جی پائپرز نے ٹامس ڈومین کو 36 لاکھ روپے میں، کلنگا لانسرز نے آسٹریلیا کے ایرون زلیوسکی کو 27 لاکھ روپے میں، تمل ناڈو ڈریگنز نے 27 لاکھ روپے کی بولی کے ساتھ بلیک گوورز کو اپنی ٹیم میں شامل کیا۔ اس دوران کلنگا لانسرز نے سورما ہاکی کلب نے رانچیند را کو 32 لاکھ روپے میں اور محمد راحیل کو تمل ناڈو ڈریگنز نے 25 لاکھ روپے میں خریدا۔ آج پہلے ہاف میں مجموعی طور پر 51 ملکی اور غیر ملکی کھلاڑی فروخت ہوئے۔ ان میں سب سے زیادہ بولی والے وکٹر ویگنیز (بیلجیئم) کو سورما ہاکی کلب نے 40 لاکھ روپے، تھیری برنک مین (ہالینڈ) نے کلنگا لانسرز کو 38 لاکھ روپے، ٹامس ڈومین (ارجنٹینا) کو دہلی ایس جی پائپرز کو 36 لاکھ روپے، بیلجیئم رانچیند را کلنگا کو لانسرز نے 32 لاکھ روپے میں آرتھر وان ڈورین (بیلجیئم) کو کلنگا لانسر کی ٹیم میں شامل کیا ہے۔

بنگلہ دیشی نژاد باکسر رخسانہ بیگم: کک باکسنگ کی وارئیر شہزادی

نئی دہلی// کھیلوں کی دنیا میں مسلم مرد و خواتین دونوں نے، وہ جہاں کہیں کے بھی باشندے ہوں، اپنی بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کر کے نام روشن کیا ہے۔ ایسے بہت سے مسلم کھلاڑی ہیں جنہوں نے اپنی سرزمین کے علاوہ غیر ملکی سرزمین پر ملک کا نام روشن کیا ہے اور ملک کے وقار کو چار چاند لگائے ہیں۔ ایسی ہی ایک متاثر کن شخصیت خاتون باکسر رخسانہ بیگم کی ہے۔ رخسانہ بیگم برٹش اور یورپین موتھائی چیمپئن ہیں، انہوں نے ورلڈ کک باکسنگ ایسوسی ایشن کا ٹائٹل بھی جیت رکھا ہے۔ رخسانہ بیگم کی پیدائش 15 اکتوبر 1983 کو ایک بنگالی خاندان میں ہوئی۔ وہ ایک انگلش پروفیشنل کک باکسر ہیں۔ رخسانہ بیگم کی پیدائش اور پرورش لندن، انگلینڈ میں ہوئی۔ رخسانہ بنگلہ دیشی نژاد خاندان سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان کی تربیت ایک روایتی، مذہبی مسلم گھرانے میں ہوئی۔ ان کے دادا دوسری جنگ عظیم میں انگریزوں کے لیے لڑنے کے لیے بنگلہ دیش کے سلہٹ ڈویژن سے برطانیہ ہجرت کر گئے تھے۔ ان کے والد ایک فیشن اسٹورز کے لیے چمڑے کی جیکٹس بنانے والی ایک فیکٹری میں کام کرتے تھے اور والدہ ایک گھریلو خاتون تھیں۔ رخسانہ نے مقامی پرائمری اسکول اور پھر سوانلی اسکول میں تعلیم حاصل کی۔ انہوں نے آرٹ، ہسٹری، بنگالی، میڈیا اسٹڈیز میں اے لیول کی تعلیم حاصل کی۔ تاشقند، ازبکستان میں مزید تعلیم حاصل کرنے کے بعد، رخسانہ نے 2006 میں یونیورسٹی آف ویسٹ منسٹر سے آرکیٹیکچر میں ڈگری حاصل کی۔ وہ ایک ٹرینی آرکیٹیکٹ تھی۔ بچپن میں رخسانہ بیگم کو فٹ بال، بیڈمنٹن اور تیراکی جیسے کھیلوں میں بہت دلچسپی لیتی تھیں۔ وہ پانچ یا چھ سال کی عمر سے ہی مارشل آرٹس میں بھی دلچسپی رکھتی تھیں۔ رخسانہ معروف باکسر محمد علی اور مارشل آرٹ کے مایہ ناز ہستی بروس لی سے بہت متاثر تھیں۔ اپنا کیریئر بنانے کے لیے رخسانہ نے کالج کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد کک باکسنگ کی کلاسیں لینا شروع کیں۔ انہوں نے اسے ابتدائی طور پر یہ ایک شوق کے طور پر حصہ لیا۔ انہیں اس بات کا خوف تھا کہ ان کا خاندان انہیں اس پیشہ میں نہیں جانے دے گا۔ انہوں نے تعلیم اور جز وقتی ملازمت کے ساتھ ساتھ باکسنگ کی بھی تربیت حاصل کی۔ اس امر کو انہوں نے اپنے خاندان والوں سے تقریباً پانچ برسوں تک چھپائے رکھا۔ رخسانہ بیگم نے لڑنے کے اپنے جذبے کو قائم رکھا اور اس بات پر یقین رکھا کہ وہ اپنے خلاف آنے والی تمام مشکلات کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ رخسانہ جب بھی رنگ میں اترتیں، ان کے دماغ میں صرف یہی خیال رہتا تھا کہ رنگ سے جیت کر ہی باہر آنا ہے۔ رخسانہ کے خیالات بھی بہت اونچے رہے۔ ان کا ماننا تھا کہ اگر آپ گولڈ جیتنے کے خواہش مند ہیں تو آپ کو اس بات کا احساس ہونا چاہیے کہ اپنی لگن محنت اور مشقت کتنے بغیر کچھ بھی حاصل نہیں کر سکتے ہیں۔ بنگلا دیشی نژاد برطانوی موتھائی اور کک باکسنگ چیمپئن رخسانہ بیگم نے باکسنگ کی دنیا میں قدم رکھا۔

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,